

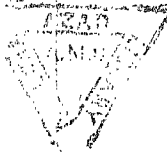
SECRET

DUE DATE

2195

1918 NW 1.1

2 2 1 1 2



2195
22

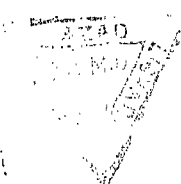
1918 NW 1.1

YNAAN

SECRET

SECRET

Date	No.	Date	No.



SECRET

اسے کارساز قبلہ حاجات کارنا
 آغاز کردہ ام تورسانی بہ انتہا
 الحمد للہ الملک المنان کہ دین زمان مجموعہ قصائد امیر موشان شعراء
 شیوا زبان الموسوم بہ



حصہ سوم

ترکیب الایضاق

بہ زبان اردو

انتخاب کردہ عالیجناب ملکی ادب حاوی المدائح و الثاقب سید

محمد اصغر صاحب نیس قصیدہ اتمام مہوم

بتاریخ ۲۲ ماہ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

مطبوعہ مطبع اشاعشری سید عابد علی خان

بعون صنایع کین مکان و فضل خلاق مبین زمان

الحمد لله الملك المنان که درین زمان سعادت اقران و اوان برکات
تو زمان مجموعه قصائد در بحر سیدالسنم الجان و امیر مومنان و دیگر ممتاز
رحمان از نتائج افکار بادبار زکین بیان و شعرا رشیدو ازبان موسوم به

حصه سوم

روضه ضریح

ببربان اردو

انتخاب کرده عالی جناب ملکی آداب شیخ الشان رفیع المکان مبین الاعیان عمده
الاجله و الارکان حمادی الملاح و المناقب سرکار سید محمد اصغر صاحب
رئیس انعام البقاه الشهدا و ادام حسب فرمائش ممدوح و الامقام
بمقام نگین

و مطبع اشاعه شریک حسن اہتمام عاصی علی مطبوع گردید



۸۹۱۵۳۱۰۸
۱۱ ۲
۲۲۸۸۵

جنے ارض و سما کیا پیدا
وحش و اشجار اور ثمر و حجر
کل بہن مرزوق اور وہ رازق
جیسے انگشتی پہ ہووے نگین
سب نے اپنی صورت نمود
کس کی طاقت کرے سخن اب پر
جس کی تعریف ہے فزون از حد
ہے شریعت بھی او کی تیر بل
ہے عظیم ولی شہ مردان
ہے امانت کا انکی ذات چہر
جو مددگار سب یہ ہو جا دین

اے قلم جلد کلمہ تو محمد خدا
کے ملائکہ سے تابین و بشر
جتنے مخلوق سب کا ہے خالق
ہر سرد آب سہمے بساط زمین
بسملگی ممکن است اور موجود
ما عسر و ناک جب کہین سرور
کون سردار د و جہان احمد
یہ سردار ایشیا و رسل
بعدا و سکے امام سرد و جہان
از حسن تا جناب صاحب عصر
حاجتین سب ہماری بر آوین

اما احمد کر شتہ وادی گننامی سید محمد اصغر بن سید عوض علی بن سید نصیر علی واسطی
احمدی الزیدی الاونامی کہ از عالم و زعمور و سرشار بادہ طہور و لائے جناب

ساتھی کو شریعت و اہل اللہ کے لاکھ تر شاہ اول روضہ صفوان شہر قصاید مجتبیہ
چناب چارہ معصومین علیہم السلام تالیف کر کے قالب طبع میں در لایا بہ خیال
خاطر قاصر میں یہ آیا کہ جلد دوم بزبان فارسی ہشت خلد و ہفت بند و سہ
وغیرہ جمع کر کے اوسکو بھی چھپوایا اب بعض برادران ایمانی اور خدای روحانی اپنے
یہ حکم کیا کہ جلد سوم قصاید زبان اردو بھی لکھ کر چھپو او لہذا تعمیل احکام اجاباً و
واجباً جانکر قصاید اردو و مدحیہ حضرات چارہ معصوم علیہم السلام کو جمع کیا
واللہ اعلم بالصواب التوفیق بالا غارہ الانجام و علیہ التکلیف و ہذا الاعتصام

من کلام بلاغت نظام سید میرزا صاحب نقوش و مدح کعبہ

<p>پھر وہ دن ہو کہ خدا ہمو کو دکھائی کعبہ جائے دل سینہ میں لازم تہی بنائی کعبہ سنگ اسو کی نثار اور خدا کے کعبہ تیر سی غر شہ پہ جاتی ہے دعائی کعبہ مر کے بھی سہ سے بجا نیکی ہو ای کعبہ کتنی مرغ و پند و چسپ ہر جائے کعبہ مجھ سے عاصی کی زبان اور شنائی کعبہ جھگو کم ظرف سبجنتے ہیں گدائی کعبہ اسی زہی عزت و اجلال خدائی کعبہ یاد آتی ہے بہت آیت ہو اس کے کعبہ پھر کہین دار پہ سیم نکلتی ہی ولای کعبہ</p>	<p>دل سرگشتا ہے ہشت روز برائی کعبہ آپ کے شوق کو بس نہایت نیا واہ خلیل طوف میں ہوتی ہیں کیفیتیں سبب حصول جیکہ زور پر ہو نشا تو نکلا کیا معنی موندھ میرا گور میں قبیلہ کی طوف نو ہو گا جو ہے دنیا میں رہا بہت کچا جاتا ہے اتنی نہ ہے لطف خوشا بندہ نوازی تیر میں لگا نیکی تیرے جام کو اسی چم کیونکر طوف کر نہیں بدن کا پستی ہیں چہرہ تیر ابے خرم کے وہ ہنس کر وہ ہوا صحن کے سر تو میرے جسم سے ای روح نکلیا سو با</p>
---	--

<p>اپنے ذرہ پہ کرے مہر خدائی کعبہ بنائی کعبہ مقصود و لاس کے کعبہ چشم وحدت سے چوچہ کو نظر آئے کعبہ دے میرے دل کو یہ توفیق برائی کعبہ خلدین رونے لگوں یاد چو آئے کعبہ جان آجائے جو آجائے ہوا کے کعبہ پروہ دن ہو کہ خدا ہما کو کما سی کعبہ</p>	<p>ہی دعا جامہ احرام کفن ہو میرا میری تربت کا فرش توں کیا آگے طواف دوسرا کوئی مکان انگوٹھیں بٹھری نہ کہی جج سے ہر بندہ عاصی ہو مشر و مالک کیا کہوں انگوٹھ کیا نور وہاں ٹیکتا ہے جسم خاکی ہی یہاں دیر میری روح وہاں ای تعشق ہی مصرع ہو وظیفہ اپنا</p>
---	--

وصفت مدینہ طیبہ از تعشق

<p>بڑے جوش پر ہے بہار مدینہ کہ مجھ پر پڑا ہے غبار مدینہ جب اوٹھا ہوا سے غبار مدینہ یہ ہم لائے ہیں یاد کار مدینہ ابھی مول لیتے ہیں خار مدینہ کہ پہولون من تلے ہیں خار مدینہ برا بر ہیں لیل و نہار مدینہ پھر اہوں میان دیار مدینہ ہوا اوٹھ جائے انگشت خار مدینہ تو آواراے نثار مدینہ نہال و گل و برگ و بار مدینہ</p>	<p>ریاض جنان ہے نثار مدینہ مجھے چھو بھی سکتی ہے نار جہنم نہ بیٹھا کہین او جسز عرش اعظم نہین بہولتار و نہر پاک احمد جو بیچے گلستان جنت کو رضوان کہوں کیوں نہ رگامی گلہامی جنت جو ہے نور و نگو وہے نور شبکو بہلا کیا میرے آگے صحرائے محشر گل ماہ تابان گرے آسمان سے جو گلہامے باع جنان کو توڑے ہیں آٹھون بہشتوں کی فختار و مالک</p>
--	---

یہ پستی چرخ خضر نظرمین وہاں کی زمین کا تصور ہے دلمین خضر کی دعا ہے کہ اے ابر رحمت پکاروں کا برگ خزاں کی طہر جسے کمان ہم کمان ابہ دنای عشق	جھکا تا ہے سر سبزہ زار مدینہ گرہ میں بند رہا ہے غبار مدینہ ملے رتبہ سبزہ زار مدینہ خضر لو میرے گلزار مدینہ کبھی تھے میدان دیار مدینہ
---	--

نعت سرور کائنات منہج موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم من کلام میر عباس علی متخلص بعالی

مدینہ میں نہ کیونکر ہو مگر عشق محمد کا تصور جب کیا مضمون سراپا می محمد کا ستون میں صفت لکھتا ہوں قد موزن احمد کا دہن ہے حلقہ حایم میں دال کیسو ہے صد آل علی کی عرش و کرسی ہی ہوئی پیدا زمین پہ نہ وہ شرف پایا تیرے جسم مطہر سے گری بت مومن کے پہل آیا تیرا نزل طاق کثر تیر نہ تجھ پر ناز ہو کیونکر خلیل و نوح و آدم کو رہے وہ چرخ چارم پر یہ پونچھے عرش عظم پر تیری ریش مقدس و حسن صورت زیبا بنائے واجب ممکن کا مجمع ذات کو تیری	ریاض خلد کی دیتا ہے بور و ضہ محمد کا سر طوبی سے مصرع بر میر کیا موزونی تھا نہیں اور کا ایک حرف یہ مصرع ہو آمد کا قد رشک سی تیرا الف ہو لفظ احمد کا قلم نے کوچہ جسوقت لکھا نام احمد کا کہ خم رہتا ہے سر تسلیم کو چرخ زیر جد کا ہو اجس دم جہا نہیں شور تیری آمد آمد کا کہ ذی رتبہ میرے فخر ہوتا ہی اب جد کا شب عراج رتبہ کھل گیا عیسے پہ احمد کا گمان ہو رحل میر فتوح قرآن مجلد کا خدا نے ہو کیا داخل احمد میں ہم احمد کا
--	---

زما و برق کا سرمہ فلک کو چشم کج کو
 نہال طور و شمع نور و نوسے دو بالا ہو
 تیرے جسم مقدس کی دلیل بیشالی ہے
 گنگار و نگے ہو گا سر پہ خورشید قیامتین
 سرا پا علم و دانش ہو ہمہ تن علم و بخش ہے
 رخ رنگین پہ تیرے خال شکن ہیبت تیا ہے
 نہ کیوں حسن عطرے فوق ہو زنگی کوروی پر
 دلونے تیرے استکی سیاہی جذب کرتا ہے
 پہونچ جانا جو تیری آستان نور افشان پر
 ہواک لوشم علی اور دو نور خسار و پرورش
 یہ بیضا کوشی میں چپائیں شرم سر موسے
 نہ سنگین تباہی خیم علی قلصہ اوٹا لیتا
 تیرے دولت رٹے خاص کی کیا نزلت ہو
 مدینہ علم کا ہے ذات تیری عقل کل شاما
 کجا کر سی عدم پایہ سناسی شہبہ خندان ہو
 شب معراج بے کنجی کھلاتا جسم پہ تیرے
 گل سنبہا گلشن بیخار جنت ہے
 جو تو رکھے کف پائی منور فرقہ پاو سکے
 گلہ کرتے ہو فرق عرش سے ہنگام نظارہ
 بلند می سے زمین فرشتے جب عرش نچا ہو
 خجالت سے دروغین عرش مثل فرش بچاے

اگر پونچے قریب اس پر تو تیرے مرقد کا
 عجب کیا کر قیامتیں لے مضمون تیرے قدا
 ہوتا عالم ایجاد میں سایہ تیرے قدا
 زمین پر اس لئے پرتا نہیں سایہ تیری قدا
 یقین ہو کیوں نہ تیری ذات پر عقل خجرت کا
 دو بالا حسن ہے نقطہ جو ہوا احمر پہ اسود کا
 کہ رتبہ سنگ مرمر سے سوا ہو سنگ اسود کا
 نہیں ہے رنگ تیرہ ہی سبب سنگ اسود کا
 بحیرت سنگ مرمر دیکھتا یہ سنگ اسود کا
 تیری مینی میں ہے شاہا اثر حرف شد د کا
 جو دیکھیں خواب میں ہی نور تیری ساعدید کا
 تیری بار وین تھا سب سے و تیرے ساعدید کا
 کہ جب اللہ کا گھر ہو مکان نائب کی مول کا
 باین دانش سبق لیتا ہو تیری درس ایجاد کا
 کہوں عرش منظم کو جو تکیہ تیری مسند کا
 بجائے گر کہیں ہم آسمان کو قفل ایجاد کا
 جو پہ پشت و پناہ خلق تکیہ تیری مسند کا
 ضیاء میں مہر مثل ماہ ہو محتاج مرقد کا
 کلس ہے کس قدر راو نچا تیرے روضہ کعبہ کا
 مشابہ اوج ہو کس سے تیرے روضہ کعبہ کا
 اگر دیکھے ترف وہ تیرے روضہ کعبہ کا

قیامت تک پہنچے و نکونہ دہر کا آمد شب کا
ہوئے حکام سب تیرے اور انجیل کے پائل
اگر کچھ چہرہ کر ہی عقل کل ناپی دراز میں
زمین آسمان قائم ہوئے ہیں ذاتے تیری
وجود فرد سے تیرے نہ کیوں ایجاد عالم ہو
بیت زانی ہوا ہی اور ہو گا دونوں عالم میں
صدت ہرگز دشمنوں سے فیضانکے دامن کو
پس تین خیال آئے جو تیرے روی وشن کا
تیرا داغ محبت دلپہ مثل ماہ روشن ہے
پس مردن بخ روشن تیرا اگر پیر تو افکن ہو
ہر روز شتر آشفستہ سرکین چوٹ جانیکا
فرشتے جاہلی حمت باب حمت مجھ کو لکھنی
صفی اللہ سے تا ابن مریم وقت شکل کے
میری عصیان ہسپانا اپنی ذیل حضور مجھے
اطاعت اور عبادت زہد و تقویٰ پرچ ہیں شاہ
خدا رکھیکا جب تاج شفاعت فرق پر تیرے
نکیوں پکڑوں تیرا اس شفیع الدین ہے تو
میرا راز خفیہ تجھ پر چلی ہے مثل آئینہ
ہرچکھو دینے میں کسی صحرائین ہر جاؤں
کرین مد فون ملک لیجالی تیرے سامنے در
بجا کہ تاسہ پیر ایک لوح حذر پر پائے

جو حضور کو کہہ کر تیرے روضہ کے گنبد کا
تیری ملک شریعت کے کچا ہو جسے خطرہ کا
از لیسے تاباں ہو نصف تیرے عہد ممتد کا
تیرے آگے بدلا کیا ذکر و القدرین کی سدا
مرکبے سدا ترکیب میں محتاج مفرد کا
قلم نے روز اول بجھو لکھا حرف مفرد کا
جو پاسے ایک قطرہ تیرے بحر فیض بیحد کا
سحر میں مہر کی ضدوی اندھیرا کج مرقد کا
ہمیں کیا خوف ہوتا تاریکی شبہائی مرقد کا
نبی ہیج قمر تاریک خانہ میرے مرقد کا
خدا پرسان ہنو کا تیری زلفوں کی مقید کا
سحر میں ورد رکھو نگا تیرے اسم محمد کا
ہوا ہی مہر بنی سمون تیری لطف بیحد کا
کیلے جسوقت پردہ شرمین ہر نیک ربد کا
تیری اک لطفین بڑھتا ہو درجہ بنی عبد کا
کیلے کا حال و دم ملحد و زندیق و مرتد کا
قیامتیں برآمد کار ہو گالینک سے بد کا
نہیں محتاج تیرا علم ہے اظہار مقصد کا
میرا لاشہ نہ طعمہ ہو وہا پیر دام اور دوا
کہ نظارہ کروں تیرے نور مرقد کا
یہ راہ نعت ہے موقع نہیں یہاں کا وشن لکھا

تیری جھنکی بھر طبع کو بخشی ہے مواجی میری سیت زانگی تیرا یان پونچین جو گرد و شہید یک طبع ناسخ بھی حال جدین او کہ کجی کی اوی حاجت نہ ہو استاد کی و سکو اوسے کیا ذائقہ بخشید گیوہ باغ جنت کے	کوی دریا نہوگا خلق میں اس جزو اس کا صفایان کیا مقرر تیج ہو تیغ ہند کا سے مضمون عالمی گر میرے طرز مجد کا کشایش میں سدا طبع رسا ہی فضل مجد کا زبان نے جنکے پایا ہے فراغت محمد کا
---	--

زمانی نے کیا ہے تنگ شایابی نیازی وی
نہیں ہو کر وہ عالی ہی میر و نکی خوشامد کا

عالی

اگر ہے ماہ سیما کے محمد جنم گھر ہے اعداے محمد ظہور نور میں ہے ایک رونق جہان کہتے ہیں جسکو عرش و کرسے نہ چہرہ کھولیں یہ بیضا کو ہوی فرشتے لیکے بھاگین آتشین گز چپائیں ابر میں مومغ ماہ و خوشید میحا کو سکھاتے ہیں جلانا نہوتا انتظام کار عالم ولائے مصطفیٰ ہے دلکے اندر باغ آفرینش خوش قدیمی شرے سے تا شربا و جدین ہون	تو شب ہے زلف زیبای محمد جہان در ہے اوداے محمد یہ بیضا کف پائے محمد وہ ہیں نقش کف پائے محمد اگر دیکھیں کھن پائے محمد میرے مرتدین جب اے محمد رخ روشن جو دکھلاے محمد دم نقشیر لہاے محمد نہ سیتے گر قضا راے محمد مندا کے گھر میں ہے جای محمد علم ہے سرو بالاے محمد سناؤں گر سراپاے محمد
--	--

<p>نہ پہچانا کسی نے اوس کا رتبہ اگر ہیں عرش و کرسی پست و پایہ شبِ معراج کین باتیں خدا سے کفو اوس کا جو پوچھا عرش بولا بدینہ سے دون گامین نہ تشبیہ منو نے سے ہوا سایہ کے ثابت معطر ہو جان گر کچھ ہوا سے</p>	<p>خدا ہے بس شناسائے محمد کھون کالا مکان جائے محمد ہوئے حاصل تمنائے محمد عدم ہے جائے ہمتائے محمد منور میں کہیں پائے محمد نہیں ہے خلق ہمتائے محمد ہلے زلفِ منم سائے محمد</p>
--	---

رضوان

<p>لکھ وصف امی قلم شہ گردون اثناع جنت صلہ ہے حب رسول کریم میں نارِ حبیم او سکے لئے شعلہ ریز ہے اہل سخن جو وصف نہ لکھے جناب کا دو نو جہان ہیں حکمِ رسالتاب میں امت کے مغفرت کے سر انجام کے لئے چا ہمار کر کے رقم ہو میں وصف شاہ پڑ ہتا ہوں تیری لغت کو مہر پہ بندھ کر لکھوں جو مہر ختمِ رسل میں بعز و جاہ یا شاہ دین پناہ ملے مجھ کو اب شباب امت کے والدین رسول کریم ہیں پیدا ہوئے جناب رسالتاب جب مسجود تھے ملائکہ عرش کی رسول</p>	<p>جبریل پاسبان ہے جسکے رواق کا شہیم ایک قطرہ اونکے وفاق کا جس نے رکھا ہے سلسلہ دل میں نفاق کا یا رب اوسے نصیب مرض ہو خفاق کا ہے عرش آستان سوار برق کا حق سے معاملہ ہوا عہد و وثاق کا گم ہو گیا حواس اہل سیاق کا ہے مرتبہ حصول مجھے طمطراق کا ہو غلغلہ جہان میں میرے سباق کا خوانِ کرم سے تیرے وظیفہ طباق کا خاطی کے واسطے ہے لکھنا تہ عاق کا ظاہر ہوا تازہ لزلہ کسری کے طاق کا منکر پہ صدر نہ ہو ویکاضر جہاں کا</p>
--	--

<p>ساری خدای حکم میں شایا نام کے گر ہو عطا الوش میرے خوان نوا سے پونچے در حضور پہ رضوان بصد حضور</p>	<p>کیا ذکر شام و مصر و حجاز و عراق کا ہو ذائقہ درست زبان کے مذاق کا صدر مدہ دل حرمین کو ہمشہ کے فراق کا</p>
<p>ساقی پلا وہ بادہ تسیم بید رنگ نشہ وہ ہو کہ جوش محبت میں آنکر ہو رنگ سرخ پیکی می حب آ پاک رنگین ہ شعر ہون رخ گلگونکے و صفین بعثت کے بعد مکہ میں سردار کائنات یہ حال تہا عداوت بوجہل شوم کا مشغول تہی عبادت خالق میں ایک دن اس ظلم پر ہی دست ہدایت و مبدم جو جو خلوس قلب سے ایمان لای تھے کعبہ میں ایلہ و زیہ ثانی کا تہا بیان سننے ہی اس کلام کے ابن ربیعہ نے سرتا قدم سو جایا بدن کو غریب کے ابوین کو شہید جو عمار نے کیا حکم خدا ہوا یہ رسول انام کو فرمایا تب علی سے رسول کبیر نے اذعان کیا جو حکم بنے کا امام نے گھیرے رہے مکان بنی کو تمام شب</p>	<p>رضوان ہے مدح مصطفیٰ کی میرے دل کو اب مانگ لکھون کلام چست و مضامین بای رنگ شرمائے جبکی سرخی سی عسارہ قینک سن سنکے بو کی طرح اور میں شاعر و نیک آئے تھے اہل کفر کے ظلم و ستم سے تنگ رکتا تار بگزار پہ شہنے کلخ و سنگ رکما مشیمہ شمر کے شہ پہ بید رنگ کفار کے دلون کا پھڑاتے تھے شاہ رنگ مشک اور نبین بنائی تھے ایک تھے وہ خدنگ کلمہ پڑے وہ جائے گاہنت میں بید رنگ لعین پاسے قافیہ او کا کیا باتا تنگ محسوس جس سے ہوتا تھا او کا روپ رنگ اوس روز سے نقب ہوا یا سرب نام رنگ نکلو ہیا نسے اب نہ کرو جائین رنگ سو د ہمارے فرش پہ بخوف بہر جنگ سوئے اوسی پہ ختم رسل کا تاج و پلنگ وقت سحر و آئے لعین بہر قتل و جنگ</p>

سجے ردا کو اور ہے بین اور بین میان خوا
سنکھد اسے شور و شر منہ رقبہ جوں
دیکھا سنگروں نے کہ آئے ہیں طرح
بھاگے تمام خوف سے شیر آلہ کے
نکلے رسول خانہ عصمت سے وقت شب
اشنار راہ میں ملے ثانی جناب کو
پونچھے رسول پاک در غار کے قرین
فیض قدم سے شہر مدینہ ہوا بہشت
کیا ہو بیان شرف شہ لولاک کا دلا
مملو ہے تیرے وصف کے انجیل و زبور
رضوان کو اب بلاؤ مدینہ میں یا نبی

علمہ کرین رسول چہ بانیزہ و تشنگ
چہئے عدو پشیر خدا صورۂ پائنگ
نکلے کمال سے زور میں جسطرح خدا تک
تھے منتظر اس نیتا دلین شوق جنگ
جزر حافظ حقیقے نیتا اور کوئی سنگ
سمراہ یار غار ہوئے مار کر شلنگ
روشن فروغ رخسے ہوا غارتار و تنگ
پھیلار رسول پاک کے رخ کایہ آب نگ
برقبہ میں کم بلال سے ہیں خوش تنگ
منکر ہیں بغض و کینہ سے گو عالم فرنگ
ہندوستان کے سنی سے وہ دیکھا آنگ

بسم

سہوہ ان یہ مطلع ہے جو مطلع ہر انور کا
دلایل زور دست مرتضیٰ ہی حال خیر کا
زمین سے لاسکا ننگ رخ پھیلایا حیدر کا
اذ انین ہی پس نام خدا موجود ہے دیکھو
زمین آسمان سب حکم سے اوسکے ہو پیدا
علی سے تابہمدی تنہائی خلق بارہ بین
کسی کی کیا ہر طاقت کر سکے جو لغت احمد کے
غلام مرتضیٰ ہو کیا ہے جو عصیان کی کثر تہیے

یقیناً ہے رقم و صف اسمین بخسار پیہر کا
نہ ہو لیگا کہی روح الامین کو صد شہید کا
فلک پر پہ گیا مہ شرم سے خورشید انور کا
محکم کا ملا ہی نام اقدس اور حیدر کا
وہی خالق ہے بر و بحر و ماہ و مہر انور کا
وصی ہر ایک انین سے ہلا شگ ہی پیہر کا
خدا خود جانتا ہے مرتبہ اپنے پیہر کا
بہر و سا ہے محل کو شفیع روز و عشر کا

بسم

<p>جو لوح عرض اعظم کو نبی نے اک قلم دیکھا بہت ڈھونڈا کسی چاہنے کو ایسی جگہ دیکھا نبی معراج سے آئے تو یہ صحابہ بولے تھک کر ہوئی معراج میں جب قربتِ بڑا زمین روضہ حیدر کو کیسا ہر شرف حاصل رہے مدتِ تلکِ نیامین لیکن ابھی ناکامی ہمارا یوسف ثانی سر بازار جب نکلا فرشتہ بنکے اُتر آئے مرقدِ مین مگر بہاگے بجمل کیا لکھے شانِ سواری اپنی لبر کے</p>	<p>علی کا نام اپنی تاج کے سنبھرتے رقم دیکھا تجسس میں تیری ہر گوشہ دیر و حرم دیکھا علی کا نام نامی عرض ہے کہ اسے رقم دیکھا خدا کی استغین اور دستِ حیدر کو کیم دیکھا فلک کو چنے چپے کیا ہے اسے لیم دیکھا ستارہ چہرہ انور نہ ہننے ایک دم دیکھا حسین و عین جیسے ہمہ ہر گز کا حرم دیکھا ہمارے لوحِ دل پر نام حیدر جیسے رقم دیکھا کبھی چشمِ فلک نہ ہی نہ یہ جاہ و حرم دیکھا</p>
--	---

رضوان

<p>و یک ستعین و یار ازق ہے قلم کی بہلا یہ کب طاقت ایک شمع نہ لکھ سکون توحید مغفرت اور نجات کی امید ہے جو ایجاد و جہاں کا سبب کون وہ ہے شفیع روز جزا یون خدا ہے رسول پر شیدا معبذہ ایک ہے کلام اللہ سارے آفاق کے فصیحون پر دیکھ کر ایک سورہ کو شر دوسرا معجزہ ہے شقِ ستر</p>	<p>ہے تو دو نوجوان کا خالق لکھ سکے حیدر ابق و فائق تو ہے غفار اور مین فاسق تیرے بخشش پر اسخ و عاشق نور آدم سے جسکا ہے سابق احمد پاک بخشہ صادق جیسے معشوق پر خدا عاشق جس زبان میں خدا موانا ملق نظم اور نثر پر جو تھے فائق ہو گیا درد و غم اور نین لائق بارم افلاک سے ہوا شاہق</p>
---	---

معجزات جناب محمد بن
یا حبیب خدا رسول امین
بجیج میرے مدد کو یا حضرت
کون شیر خدا جناب علی
وہ انگوٹھے نماز میں بخشی
دوست انکا ہے لائق جنت
ہے لکھا حال غزو خیبر
اس سبب سے رسول رب کریم
اذن لے کر رسول باری سے
تین دن جنگ سے فرار ہوئے
نبوئی جبکہ فتح خیبر کی
لائے جبریل حکم خالق یون
تب نبی نے مسلم علی کو دیا
بیجو میرے علی کو بکرو غا
لے کے لشکر کو حیدر کرار
پونچے جسدِ قریب قلعہ علی
لے کے نام جناب ایزد پاک
اوسکے بعد آیا مر حب خود سر
آپ کے نور پاک سے عالم
صنیریت ذوالفقار سے شاہ
مین ہی کستا خدا نصیر مثال

کون ہے یہاں شمار کے لائق
نظرِ رحمت کا ہون شائق
اسد اللہ کو پیے حقائق
وصف میں ہے کلام حق ناطق
تھے حیدر ارجمین سے جو فائق
خصم انکا جحیم کاشائق
چشم حیدر میں تیار دلا حق
انکو سمجھے نہ جنگ کے لائق
خلفا جنگ کے ہوئے رائق
بھاگنے کے تھے جو سدا شائق
عنیم ہوا تب رسول کو لاق
کوئے عیدراز علی بن لائق
کر کے تفریق بخش خالق
تاکہ ظنا ہوں معجزہ خارق
جنگ کا کمر ارادہ واثق
آیا لڑنے کو حارث فاسق
ایک ضربت میں کر دیا دثوق
وہ بھے حارث سے ہو گیا لائق
طرفۃ العین میں ہو اشراف
دین اسلام ہو گیا شابق
امر شرعی ہوا ہے اب عائق

تم سے حق اور نہ تم خدا سے جدا دین اسلام کا رواج ہوا یا علی اپنے خوانِ نعمت سے	تم ہو لاریب مصحفِ ناطق کلمہ کی ذوالفقار تھے خالق بھیر رضوان عطا ہوا کہ اتق
---	--

عالمے

<p>ذکر کرتا ہوں نبی کی زلفِ عجب بار کا گر پیرِ عشقوں میں وصفِ وہی احمد مختار کا میں نہیں طالب ہوں اسی رضوانِ شکر کا وصف جو لکھا ہے روحی احمد مختار کا ہو جو ہجو نہ کر لفظِ حالِ معراجِ نبی دو ہوا تھا ایک لاکھ کی سی شاعرینِ فہر روضہ احمد کی رفعت کیا کہے مارجِ بیان پہنچیں غزلِ مہرہ سخنِ روضہ کا تیرے کس سے دو چینِ بخت و روضہ کی بلندی کی مثال وقتِ نظارہ تیرے روضہ کی رفعت دیکھ کر اس جہانِ تنگ میں ایسے ہمارے مرتفع ساکنِ روضہ ہوں کیونچ اقص سوادِ شام کیونچ نہ چاہیے تیرے روضہ کے ذیل پہنچنا راست دن ہوتا ہے روضہ میں ہجومِ زائران آسمان نے پنجہ خورشید میں جھک کر لیا ہوا ہی صحت تو دیکھی گرنگاہِ لطف سے اسی گلِ باغِ کرم باعثِ تہا تیرے نور کا</p>	<p>کہو لہا ہوں مشکِ نافہ آنہوی تانار کا بزمِ کور و روشن کرے شعلہ میری گفتار کا بھا گیا ہے مجھ کو روضہ احمد مختار کا مطلعِ خورشید ہے مطلعِ میرے شعرا کا ہے ارادہ ذہن کا عرشِ برینگی پار کا یہ اک ادنیٰ معجزہ ہے احمد مختار کا عرشِ پروردہ ہو جسکے سایہ دیوار کا دلفکار و نکو ہے بچا ہا ہم زنگار کا بیکہ بامِ عرش پر سایہ پیرے دیوار کا پیچ کھلتا تاہو تاسر عرش کی وختار کا کیونچ نہ چوی ہا متہ صنایع ازل ہمار کا مثلِ خوب نورِ ساطع ہو در و دیوار کا ہے لگا ہر درمیں پردہ رحمتِ غفار کا اب مدینہ میں ہے جلوہ صحر کی بازار کا کشمکش میں گر عامہ گر گیسار وار کا میں تو ہوں بیمار تیری نرس بیمار کا نارِ ابرامیم میں جو رنگ تھا گلزار کا</p>
---	---

عرضہ صحن قیامت ہو تیرا نقش و سدم
 طور پر پایا کلیم اللہ نے اذن کلام
 روز ہجرت میں یہ ہے اعجاز تیرا شاہین
 ہے دلیل امن ہمو افتاب حشر سے
 اب نہیں طاقت جدائی کی شہا کیو طلب
 شاد ہوں گر قطع رشتہ عمر دراز
 تیرا آیا جو تیرے روی روشن کا خیال
 سر کشی زیا نہیں ہے اہل جوہر کے لئے
 حشر میں عمریاں تھوکی پیروہ پوشی کیچھو
 اب مسلمان نہیں باقی جو نہیں ہو اتفاق
 جب تک اتفاق نہیں ہر اک اقلیم کا
 زندگی میں مغمون پر پریش زرجاہے
 افسوس کو حال پر ہی فلسفہ کی ہی ضرور
 دیکھئے اہل دل میں مجاہدی فتنہ پر سوار
 پیرو قارون بصد حسرت کہیں گے حشر میں
 خاں از معبث کوئی سمجھنے ان اشعار کو
 سنکے مدح گلشن احمد میں نعمہ بنجیان
 ہو گئے طے عالی بزرگ بوئی گل راہ صراط
 کنج عزت میں نہیں ملتی ہوا جانی مان
 گئی گئی انکسار آہی دید منید میں سفید
 ہمسیر علی میں ہوتا ہی ادنی اوج سے

آفتاب حشر پر تو ہے تیرے رخسار کا
 عرش پر شایو تم الخالق تیری گفتار کا
 غار کے موخر کو چھپانا عنکبوتے تار کا
 دنگو ہونا سر پہ تیرے ابر سایہ ار کا
 ایک مدت سے ہوں پیاسا شربت دیدار کا
 ہجر میں تار نفس دورا اپنی تلوار کا
 بیخ خور نجائے گا نقشہ مزار تار کا
 اوج میں ہی دیکھ خم رہتا ہوں تلوار کا
 اسی شفیع مذہب میں ناب ہے تو تار کا
 بس یہی باعث ہر آنکے نکت واد بار کا
 بادشاہ تابع تھا انکے تیغ جو ہر دار کا
 کام تربت میں نہیں آتا ہر زردار کا
 پاس رکھنا چاہئے دیندار کو دیندار کا
 راستہ میں بکفن لاشہ پڑانا دار کا
 الفت دینار نے شعلہ دکھایا نار کا
 ہے ضمیمہ یہ بھی لغت احمد مختار کا
 طرز بلبل نے اوڑھ لیا ہی میری گفتار کا
 ہاتھ میں دامن ہے آل احمد مختار کا
 ہو گیا حد سے سوا جو رستم کفار کا
 کب نمایاں ہو گا نور اوں مطلع انوار کا
 آسمان تک ہر زمین پونچا کسی کسار کا

<p>ہے ذلیل و خوار گر نوکریں سرکار کا کھول رکھا ہے خدا نے بابِ حقار کا جوش پر آجائے دریا رحمتِ حقار کا ظلم سیکھا ہے زمین نے چرخِ کھنکار کا سامنا اک روز ہوگا قادر و قہار کا</p>		<p>فی زمانہ بو علی سینا ہوا ہو خیر از لپنے ان افعال و اعمال سے توبہ کرو معنی لفظ امن رحمۃ اللہ ہو عیان ریخ پاتا ہوں جہاں جا تا ہوں میں احباب اسے سلام و خدارا چوڑو بعض نفاق</p>
<p>ہے سر قرآن جیسے تاج بسم اللہ کا ہوا ہی داغ کلفت سے صاف چہرہ ماہ کا جب ہوا طالع زمین پرواہ عبد اللہ کا جب عیان کا شمس ہو دو قاش ہونا ماہ کا حشر تک دامن پنجوشیگار رسول اللہ کا ہے عصا مجھ ناتواں کے پاس مدد کا ای زمین جسم دم دھوان پیلنگامیر آہ کا ماند ہو جائے ید بیضا کلیم اللہ کا رحل پر رکنا مناسبت کلام اللہ کا</p>	<p>ولہ</p>	<p>یون لکھا دیوانہ مطلع وصف و شہاد کا عکس پڑ جائے اگر روی رسول اللہ کا آسمان پر دیگر شمس و قمر حیران ہوئے کیون ہنوشق القمر کے معنی یکے بقر اونکلیون کے ساتھ کتہ ہیں لکیر بناتہ کے ہند سے شرب پونج جاوٹکا اوٹتہ بیٹے اور زیر آسمان اک آسمان بنجائیگا ذکر رخ کیسا جو دیکھی نور پائی مصطفیٰ دیکھ کر روی کتابی پیش اقدس پر کلا</p>
<p>دشگیر خلق ہے بازو رسول اللہ کا مہر ہے ذرہ سے کم کیا ذکر نور ماہ کا جو ہوا تھا طور پر عالم کلیم اللہ کا</p>	<p>ت</p>	<p>کیون نہ حیدر کو کون دست زدوست خدا ہے قدا احمد سراپا نور جیکے سامنے جب کیا سینہ تصور وہ ہوی حالت حیر جب بنی کے حکم سے آئے سریر العلم</p>

بیخبر کو دی کنوی میں کھینچ کر تیغ دوم
 رعد کو فے النار کر کے تیغ سے لے لیں
 بعد مردن خوش نہ آئیں گا اور سب باغ جنان
 با ادب تسلیم کو دونوں کے جھک جاتی ہیں
 زائر و نکو حاجیوں کا کیون نہ ہمایا کہوں
 یوسف مصری نہ کیوں تیری زرخندان پر
 کب زرخندان پر ہے تیرے سبزہ خط کی بنا
 دیکھتے گروا میں تیرے رخ پر نور کو
 سنگ و سہیل ہی اور اسٹین تیرا ہوا غشت
 کیون نہ روشن ہو دل تیرہ تصور سے تیرے
 چو دیوین شب دون تیرے رگوں کی مٹا
 لے کر وہ مسلمین تم اسمیں رکھو اتفاق
 منعون کی پاک رہی ہیں یغنین ہر روز و شب
 ہے تیرے بویا و فرش زردین مرگ تک
 زندگی تک ہو لباس پر شکفتہ ہر گ
 سو کر و کر صرف بجا ایک سایل کو بھی دو
 ہسک رہا ہوں نار ہر اینچ کچھ کیچوں ہ گرم
 آفتاب حشر میں سایہ رہے سر پر تیرا
 تب تھی گرنے سے سقفت میرا سال آسمان
 قبرین عالی اگر پوچھیں ملک کی بھیر

دیکھ کر غزم و غا قوم جن گمراہ کا
 راستہ بتلا دیا دین رسول اللہ کا
 جسے دیکھا زیست میں وضعہ رسول اللہ کا
 ایک عالم ہے تیرے در پر گدا و شاہ کا
 کم نہیں کعبہ سے رتبہ ہے تیری درگاہ کا
 قدسے افرون ہی شیریں لب وں چاہ کا
 کر دیا ہے خضر کو حق سے محافظ چاہ کا
 نام بھی لیتی نہ یوسف سی زلیخا چاہ کا
 اب ہمارے دلمیں ہی عالم ہی بیت اللہ کا
 پر تو خور سے چمک جاتا ہے ذرہ راہ کا
 مہر محشر تک رہے محتاج نور ماہ کا
 جس میں ملت ہو وہ پیر و ہر رسول اللہ کا
 گھر سے مفلس کے دیوان و ستا ہر دم کا
 ایک بستر قبر میں ہو گا گدا و شاہ کا
 ہے وہی دو گز گفن ہر مفلس و فی جاہ کا
 ہے وہ حفظ نفس یہ سودا خدا کی راہ کا
 جلکے خاک تر ہی ہو جای خرم ماہ کا
 یہ شنا گوی سے مطلب ہے تر تھوڑا کا
 جب لگایا ہے اڑا شاہ تیرا آہ کا
 امست خیر الورا بندہ ہو عین اللہ کا

مومن ہلوی

پہلے درجہ کی کتاب ہے کہ درجہ دوم کی کتاب ہے ۱۲

<p>چمن میں بیٹھ بلبل ہے یوں طربانوس ہی اس طرح فرح انگیز کو کوئی قمر سے نوازے طوطی شکر فشانی لذت سے غبارِ حن چمن کیمیا کے عیش و نشاط صفا سے وہ درو دیوار باغ کا عالم نہ ہے فریب صفا خاک نیزے گلچین ہجومِ بہتری نے کی بسکہ رنگ آمیزے ہوی ہی سق فک مانعِ قدر ازلی ہو کیونکر ایسی رطوبت پہ سنگِ انسیم خزانہ خاک میں ہر تنگدل ملاتا ہے نوید مالک گلزار کو کہہ زر کی جگہ یہ اب رنگِ آسمان لعل اور زمرہ کا چمن کے خاکسے گلگونہ اب بپاتی ہیں خمیدہ شاخیں یوں ہر گُل چلتا ہے پڑے ہی مرغِ گلستانِ ہر مطلع رنگین</p>	<p>کہ جیسے صبح شب ہجر ناہمی خروس کہ جیسے فوج مظفرین شور و غلغل کوں سماع و قیص میں اہل مذاق چون طائوس بہار لالہ گل سمیائے عرض شمس کہ اشیانہ میں دشوار طایر و نگو جوس پڑے جو وسعت گلزار میں گلونے کوں زمین پہ چادرِ مہتاب بنگئی ہر سدوس و گرنہ بید کمان ادر ترقی معکوس بنا ہے شبنم گل آبکینہ فانوس نہ بسکہ لفظ سخا جانتے ہیں سب منحوس ہر ایک کا نسہ گل میں ہی گنجِ وقیانوس مگر دیا ہے گل و بہرہ نے او نہیں ملے بوس شگفتہ تادمِ نصرت ہی ہو عذا خروس کہ جسطرح ہے ہر گل و ٹہن شعل منکوس کہ سنگے بس جیسے رہ جای سن بلبل طوس</p>
<p>زبان لعل کمان و ریدچ تاج خروس ہزار دلع ہو پر وائے افتاب کسے شگفتہ تر ہے چمن بوضہ ہائے جنسے خلل پذیر عبوس ہوا دماغ بہار ہی دستِ بزمِ طرب کثرتِ تیاج سے</p>	<p>گر ابھی خاک پہ کیا لعلِ فسر کاوس پرستش گل خورشید میں ہے گرم جوس ہنسی کے جانین گر صومعہ نشین عیوس عجب کہ بہرہ خوابیدہ کو ہوا کا بوس نہ کیوں ہو شکلِ خار کیونہ شکلِ عروس</p>

ہواے سیرچمن زار کے وہستی ہے
عجب نین کہ لبان بکس غسل و گلے
منو کا مجنہ وصل علیہ بھر گندم
قبای گل کو اگر اطاس سے دیجئے تشبیہ
قواے نامیہ کو ناگوار ہے کتنا
ہوا ہے ابتویہ سرمایہ لطافت آب
کہیں جہانین کافی نظر نین آتی
سرایت خم آب وضو سے دور نین
بعید کچھ نین شادابی زمین سی اگر
گر اس بہار کی یعقوب کو ہوا لگ جا
ہوا سے بسکہ گل شمع ہی ہی عطر آگین
یہ گل کھلاتے ہیں اب ہوا کے شربین
ہر ابھی جنبش و راق سے یہ عطر فروش
فسونگر می دم مشاطہ نسیم کے دیکھ
خفات آئے جو آئینہ ہوا میں آنظر
سدا اعلیٰ ہے ملکہ ہوا سے کیا ہر فرق
عجب ہوا ہی کہ فیض نفس ہے کہتا ہے
غریق اب خجالت ہوا کے فیض سے ہون
ہوا ہی کو لئے ایسی مگر مدینہ کی
شرف مدینہ کو جس سے ہی ہونو وہ ہو
جو خواہین ہی کہی دیکتی جمال او سکا

کہ خلق کو ہو می مشکل حفاظت ناموس
کہ اندرون ہو کو می مبتلا ہی بیلادوس
کہ چاک چاک حسد ہوا دل افیوس
سیاہ پوش جعل ہو درون ماحم شوس
کہ ہضم رابعہ محتاج ہو سوی کیلوس
کہ پشت ماہی پگھلا می اشرفی پین فلوس
کہ صرف رنگر زان ہو گئی بجای ابوس
جو سبزہ زار بنی ریش زاید سالوس
زیادہ تر کہرے سیلان خون گل خاموس
شمیم جامہ یوسف کہی ہنوس
عدیل بلبلہ عطار بنگلی فانوس
کہ ہے پیار کو لاف منافع ملبوس
لغات ورد کہ ہیں ثبت صفحہ قاموس
کہ مشک نافہ ہوئی غنیمت ہے زلف عطر
اگا خواص عوارض کو اعتبار نفوس
کہ بانگ خندہ گل ہے کہ نالہ ناقوس
شکم میں خستہ کے نشوونامی اصل السور
کہ گل ہوا ہے میرا غنچہ دل مایوس
وہم سیج کو ہے جسکے حسرت پابوس
جسے بناتے ہیں محبوب حضرت قدوس
تو دیتی دل کو بھی یوسف کو دختر طلیوس

جوتی بزم کھول دیکھ روی تابان کو وہ کون احمد مرسل شفیق روز جزا جہان مطاع شہنشاہ آفتاب نشان سیاہ چشمونکو مشکل نگاہ وز دیدہ نگاہبانی عصمت سے وہ رواج حیا سے ہے دور عدالتین اسکے شیر غزا کرم بین دونوں سے نیسانے کس طرح یہ جبین ہے کہ پڑھوں دیکھ مطلع	اکتان و نور بنی کوڑھسہ فانوس جو خلق کا سبب و باعث مذاونوس فلک سرچر و قمر طلعت ملک ناموس یہ اسکے حفظ سے ہو ملک معدلت محروس کہ چار چشم ہنوں نرگس و وافینوس شبانکے ضربت بیجا سے ناشن جاموس ہزار سالہ گہر ہاے قلزم و فالوس جو ہوا ہر اک متغفس کے طبع سے مانوس
--	--

مطالع ثالث

تیرے ہے فیض سے ہر قطرہ ایسا رنجوس ہمیشہ عفو تیرا طالب گنگار ان تیرے حسد کے نسبت جیل ہی ہیں نیکون تیری غلامی دولت سے خاکپای بلال خمیدہ کس لئے نہ آسمان بنے تہی ہلا ہمایں دیتی ہر ماہی دینہ ہا می زمین ہے احتساب تیرا مانع لباس حریر تیرا وہ خوف کہ رگ جانے تا گلو اگر یہ می کوئی جہان سوز نے جلایا ہے ز بس شراب کو ہی آفتاب کتہ بین قریب عدہ یہ چوڑی ہوتوں نہ جوتیم دم مصاف تیرے دشمنوں کے لشکر میں	تیرے نور سے ہر ذرہ جلوہ راز شمس مدام رحم تیرا درد مند کا جاسوس ہجوم شعلہ سے دوزخ ملی کف افسوس سفیدہ رخ فغفور چین و خسہ دروس نہتا ازل سے جو مد نظر تیرا پابوس یہ بڑھ گئی تیرے سکے کے قدر تا بفلوس یہ پھینک دیو کی مین چرخ اطلس ملیوس نہ نکلے معبد تیرا مین نالہ ناقوس کہ منع کر سکے فرق صراحی و فانوس نہ آسمان کے وازن دن رہے مدام کیوس سنا زبانی تیرے ہی جو وعید غموس صدائے لوح و شمعوں کی شور و غفل کوس
---	---

۱۱ غموس کی زبان کو کھینک کر خدا تعالیٰ کے در و دروازہ کو کھول دے کہ در و دروازہ ہر گھڑی ہر لمحہ کھلا رہے اور ان کی زبان سے ہر وقت کلمہ حق جاری رہے اور ان کی زبان سے ہر وقت کلمہ حق جاری رہے اور ان کی زبان سے ہر وقت کلمہ حق جاری رہے

دو تہیم ہوں تیری شمشیر کے تصور سے
ملا دے گا وزین کا دھچ سے نیزہ
اگر کے مدد سے یا محمد عربی
مخالفون کو تیرے دو جہان جہنم ہے
براق پہ تیرا بروی مندرشتہ رکاب
نہ جسکے دھیائیں مضمون قلب قوسیں آئے
تیرے عدد کی خرابی کا کچھ علاج نہیں
تیرے خیال سے اصحاب کف کو ہی چین
ظہور میں ہوئی تقدیم انبیا کہ نہ تھا
شہما ستم ہے کہ تیرے دیح خوان پہ کرے
کچھ انتہا ہے کو اکب کے دور بیجا کے
جو اپنے حسرت ارمان میں بیان کروں
جفا کو آ میری دل شکستہ پر رحم
ملے ہیں خاکین کیا کیا میرے فنون علوم
حکیم وہ ہوں کہ جاتے رہیں جو اس اگر
لطیف وہ ہوں کہ ہوسوز سینہ بلبیل
جو ہوں معالج مبطون تو قابض ارواح
ورم ہو چارہ گرفتار بدست لکیم
کروں جو گردش انجم کے میں صد بندے
گواہ عصمت مریم ہو کثرت اولاد
طہسم ماہ لکھوں گے پڑے زبان بستن

بسان ساغر خورشید کا سہا سحر و سحر
بشادے خاک پہ شہر سپہر کو دروس
صغیر مرگ ہو ستم کو نعرہ لاؤں
کہ تاب مہر سے جلتے رہیں یہاں ہی مجھ
کمان ہو چشم شبہ ایسے پاؤں نے محسوس
وہ دیکھ لے تیرے زین کمال کا قبروس
ہنو قبول غلام سے ہی فعت بپوش
وگر نہ خواب کمان در زمان قیاموس
تیرے وسادہ دولت پہ احتمال جلوس
ہزار گو نہ ستم روزگار نامانوس
ہمیشہ ہے میرے طالع میں اجتماع نحوس
نہ تاب لائے دل سخت زاہد سالوس
ملا کرے سحر احوال راز پر افلوس
خدا کسی کو نہ دے ایسا طالع منکوس
کرے بعارضہ سر دفتر عقول و نفوس
نظارہ رخ گلہام سے بھی محسوس
کرے دعای رواج طریقی جالینوس
کیا ہو مینے جو تجویز و زین مغر فوس
فدا ہو وجد میں اگر روان طلبیوس
عقیدہ مجہ سے سنے گریبان شکل عوس
بنائے مہر دہن چرخ نکتہ مجاسوس

میر تقی میر کی شہرہ آفاق شاعری

اردو ادب کی ایک اعلیٰ مثال

میر تقی میر کی شہرہ آفاق شاعری اردو ادب کی ایک اعلیٰ مثال

نظم عطار دہلوی
دعا بہت کہ
برای بدالی
خواندہ ۱۳

یقین کہ زمرہ و خورشیدین متاثر ہو جو میرے شر کے دیکھے لائے منشور بفرض گر کر خاک کو کہوں دابر فنون نظم میں مینے کالی ایسے راہ میرے کلام شریا نظام کا منکر جو دیکھیری طبیعت کی گوہر افشانی دئے ہیں میرے حسد نے زبس ہزاروں داغ قماش دیکھنے کے رنگینی سخن کا میرے خدا کے واسطے صرف دعا ہو بس مومن ہے جنت لک گل و بر قسمت نہال و شجر مدام پھولے پھلے دوستوں کا نخل مراد	پڑھوں جو میں پی دوری و عابد ریاض اوٹا لے اسند حشمت حجابیہ کاؤس شکست اسپ گلی ہووی پیش باز فروش طریقہ اشعارے سلف ہو املموس وہ تیرہ روزہ جو نہیں کہہ سکے مغرور شرک و درہم ہوں محمود و ناکہ سرور رواہ ہے بانہ پہنکے کہ عذاب کو طافوس حمیر و لالہ و گل شرم سے ہوا درقل کہ منتظر ہے ازل سے اجابت قدوس ہے جنت لک لالہ میں داغ حشر و دوس رہیں داغ عذو کا رہی دل مایوس
---	---

حاجی محمد رضوان علیخان مراد آبادی مخلص رضوان

اترا میں نکاہن جو پڑی سوئے محمد مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبھل مہ بنتا ہے ہر تہ کہی برہم کہی گت کہ خوشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کے کتا ہوں قرین مہ نو دیکھ کے تارا قمری نہ پہرے باغ میں کرتی ہوئی کوکو اوستا ازل نے غزل حسن میں لکھا موسیٰ کی طرح برق تجلی کو بھی غزل آئے	دل لوٹ گئے دیکھتے ہی روی محمد پڑ جائے اگر سایہ کیسوئے محمد کہ روئے محمد کہی ابروئے محمد پہیلی ہوئی ہے روشنی روی محمد یہ چشم محمد ہے وہ ابروئے محمد گر دیکھ لے سر و قد و لبوئے محمد کیا مطلع ہر جہت ابروئے محمد بے پردہ اگر ہو رخ نیکوئے محمد
--	---

<p>ہوتی کہی بلبل کو محبت نہ چین سے کستی میں گنگارونے مایوس ہونا اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا سر اپنا طرف کعبہ کے زاہد ہی جب کائی پیر مردہ ہوں یا رب نہ گل باغِ محبت وہ بلبل خوش لہجہ ہوں نغمہ میرا سکر لکھا ہوں میں صفتِ شہِ دینِ حیدر ہے محکم کجی صفتِ مرصعوی میں ہے نورِ علیؑ نورِ نبیؐ ایک ہی یارو رضوان جو دم ترغ اشارہ طلب کا</p>	<p>بجائے نہ پہو لون میں اگر بوسے محمدؐ صدقے ترے اے چشمِ نخلکوی محمدؐ دیکھا جو کہی ائینہ روئے محمدؐ عاشق ہوں میرا کعبہ ہے ابروی محمدؐ ان پہو لونے آتی ہر جگہ بوی محمدؐ میں جو منے لگے شجر کو می محمدؐ ہے دستِ خدا قوت بازوی محمدؐ جو بوی علیؑ ہے وہی خوشبوی محمدؐ روشن ہو کس طرح سے مشکوی محمدؐ جان کرتی ہوئی قص چلسوی محمدؐ</p>
--	--

طیس

<p>نور احمد سے منور عرش کا مارا ہوا مطلع اوجِ نبوت ہی صفاتِ معتبر ہی زمین و آسمان کا باعثِ ہستی و خضرِ آدم کا ہو کیوں ساری مخلوقات پر جبرِ النور و نورِ علماؤں ملک اور مرغ و مور تا ابدی شہبہ ہے بالانشین کائنات کون جز ذاتِ محمدؐ ہے امامِ مرسلین قرابتِ حق کی ملے معراج کیا تو قیر ہے پیرِ تو اس کا دیکھنے پائی نہ چشمِ روزگار ایک ادنیٰ معجزہ اظہر من الشمس اس کا ہی</p>	<p>چمچ و انجم ذرہ نورِ شیدہ پارا ہوا ذاتِ پاک احمدی مقطعِ رسالت کا ہوا نور سے جسکے ثوابت اور سیارہ ہوا جسکے فرزند و نحسین پیدا آپسایا ہوا ذرہ نورِ نبیؐ سے خلق یہ سارا ہوا جمعِ بزمِ ازل میں جو کہ صدآرا ہوا کسکے قدموں سے منور خانہٴ قضا ہوا کسکی یہ عزت ہوئی ہر کسکلیہ رتبہ ہوا صاعقہ سے طورِ جلِ جل کرمان ہر سہ ہوا چاند او گلی کے اشارے سے دوپارا ہوا</p>
--	--

<p>مرد سے جی اوسنے دغلیسی میں عجز رہتا مخبرہ ادنی تھا جو رو بروئے منکران میں محضت پر فدا ہوا ایک لیجا ہی رہے</p>	<p>سہو کر ولسے انکے امت کے کھڑا مردہ ہوا استخوان مردہ سے تازہ شجر پیدا ہوا اور بتلاؤ جگر تفتہ بھلا کس کا ہوا</p>
<p>ایک عالم جو ہے تو دوسرا شیدا ہوا شعلہ دوزخ حضور مصطفیٰ ٹھنڈا ہوا جلسہ حضرت سے بالاعمال بالہوا شانین جس کے کہ نازل سورہ طہا ہوا مخزن علم لدنی آپ کا سینا ہوا جبکہ نکلنے کے لئے لوح و قلم پیدا ہوا امتی امتی تو ہے پرے کتا ہوا جسکا ہادی اور مرثدا ہے مولا ہوا جب ملا ایک کا دین تو عیسیٰ میں گونگا ہوا عارفون کا دیدہ جبکہ فیض سے مینا ہوا</p>	<p>دیکھ کر روئے منور سرور کو نین کا ہو گئی گلزار ابراہیم پر آتش تو کیا تکبہ گنہ تھا وادی میں کلام اللہ کا کب زبان خلق سے توصیف اوسکی ہو سکے اگر چہ کہتے تھے اونہیں بل عیسیٰ ملی اکلاک انسان کو کہاں طاقت کہ اوسکو لکھتے حشر کے دن سب بنی یا نفسی یا نفسی کہیں پیرو دین متین مصطفیٰ کو کیا ہے ڈر فغت اوسکی تو کہے ہی طیش تیرا منہ کہنا بیچ تو اوپر درود اور اونکے آل پاک پر</p>
<p>ملک پیدا فلک پیدا زمین پیدا زمان پیدا ہوئی ہیں جسکی باعث زمین و آسمان پیدا کیا لوح و قلم ظاہر ہوئے کرو بیان پیدا نتی خلقت مولا کی نہ نام و نشان پیدا نہ فردوس برین پیدا نہ تاباغ خزان پیدا ہوئی دونو جہان پیدا ہوئی سب اللہ جل جلالہ</p>	<p>ظہور نور احمد سے ہوا کون مکان پیدا کہاں عالم میں احمد سا ہوا عالم کا پیدا ہوئی ظلمت نہان کی فرورغ نور احمد سے ظہور نور احمد حب ہوا آدم تھا اوسدم نہ تو اتنی نہ گندم نہ شیطاں نہ خداون تھا رسول پاک کے باعث شہ لولا کے باعث</p>

<p>نہ کوئی عرش سے تافرش تجسا ہی نہ ہو گیا گو اہی سنگ نے دی ہر نبوت پر تیرے یکسر کہاں تھا عالم باقی کہاں تھا عالم فانی کہاں جنت کے چاہتے تھے کہاں جہنم کے بدیتے نتہا را خدا ظاہر تھے راہ ہدایا ہر یہ موعظے طیش کسا جو کہتے احمد علی تو کہ روز زبان اپنا درود مصطفیٰ ہر دم انکہ رکھ آں اطہار محمد کے وفادارین</p>	<p>نہ نورین وہاں پیدا نہ خاکین ہاں پیدا ہوے اعجاز سے تیری زبان بیزبان پیدا طفیل سرور عالم ہوئے دونوں جان پیدا ملا ایک کے مخلقت تھے تھی بان انس جان پیدا طفیل رہبر عالم ہوا ہے سب ہنر پیدا ہوئے جب نام لکھی مین قلم کے روزبان پیدا کہ تاملین تیرے نور یقین ہو سیکان پیدا ہوئے جنکی محبت کو قلوب ہونان پیدا</p>
---	---

لطف

<p>از زمین جوش پر آیا جو دریا حق کے رحمت کا ہو واجب عالم را آفتاب و جہنوت کا ہو واجب جلوہ عالم گیر نور روی حضرت کا شہنشاہی ہر عہد حق تعالیٰ کی رسالت کا محمد انجمن را ہے ایوان رسالت کا بیان ہو کس بابائے صفت اعجاز و کرامت کا ضیائی چشم موسیٰ نور ہر حضرت کی صوت کا ہو اداران ظلمت کو سہارا ہے ہدایت کا علی مرتضیٰ سے گھل گیا ہر عقدہ حجت کا نتہا خیر کنی کام آدمی کے زور و طاقت کا پڑھا اللہ ربیبہ کس قدر شان نبوت کا لکھی سب اس غزل طہمت تو نے ہر حد کا</p>	<p>سر احمد پر رکھا تاج عالم کے شفاعت کا ہر اک درواہو بیتاب کس کی عزت کا منور ہو گیا عالم نشان پایا یہ ظلمت کا دو عالم مین چلن ہے سکہ مہر نبوت کا چراغ طور اک جلوہ ہوا سکی شمع خلوت کا کہ آدم کو تفاخر ہے محمد کی شرافت کا ارادہ نقش پاس ہے ہر یدینا کی بیعت کا گنہگار ان امت کو وسیلہ ہر شفاعت کا امامت کا ولایت کا شہادت کا ریاضت کا ید اللہ ہو لقب بازوی پیغمبر کے قوت کا کہ فرزدان احمد کو ملا درجہ شہادت کا عزل اک کو پڑہا ہے اگر ہر اح حضرت کا</p>
--	---

بزم	<p>عاشق وہ بے نیاز ہے میرے نیاز کا رکن حرم قیام ہے جسکی غماز کا سر عرش پر ہے شعلہ سوز و کداز کا ہو کس زبان سے شکرا و اکار ساز کا عالم النیب میں منظر آیا فراز کا قابل عقل کل ہی میرے امتیاز کا طالب رہے اعانت بندہ نواز کا محمود کو سلام بناوے ایاز کا ر شک بہار خلد ہے تختہ حجاز کا ہاں ناخدا ہو فضل خدا جس حجاز کا</p>	<p>کیونکر ہو مقام مجھے خسرو ناز کا ایدل وہی خلیل ہے اوس بے نیاز کا جلتا ہوں تیرے عشق میں لو تجھ سے ہر لگی رکھانہ کام بند میرا کیسی مین ہی خالق نے خالصہ کار تہ کیا بلند بے دیکھ میں ہوں شاہد توحید ذات پاک غافل ہو عبادت معبود سے بشر وہ جسکو چاہے ذلت و عزت کر عطا فیض نبی سے باغ مدینہ ہوا انال امی بزم تجھکو بحر حوادث کا کیا ہے ڈر</p>
بزم	<p>تاج محبوب الہی کا ہے کوہ آفتاب ہج جو زامن چپے جا کر مفسر آفتاب کس طرح ہو نور احمد کے برابر آفتاب کیا قد آدم او تر آ یا زمین پر آفتاب ماہ یک شب برق کوہ طور اختر آفتاب دیکھ لے شمشیر احمد کے جو جوہر آفتاب بن گئے تے نقش نفیلین پیغمبر آفتاب ماہ تباہ دیکھ بے باہر اور اندر آفتاب یا او تر آ یا ہے پیشہ کے اندر آفتاب</p>	<p>سب ستار و نین ہو ممتاز کیونکر آفتاب دیکھو لہو نین جوشہ کاروی نور آفتاب آسمان شان حق کے ہیں پیغمبر آفتاب روے روشن دیکھ کر حضرت کا یہ کتے تے سب ابرو و نور جمال پاک و روی مصطفیٰ صورت شوق القم ہو جائے ہمیشہ دو نیم لگ گئے تے چاند گویا عرش کو معراجین خلوت معراجین تباہوں فروغ جانبین پھر ہوشہ کا تصور دیکھ آئینہ میں ہے</p>

جس جگہ گزرے پیغمبر وہ زمین گرد و بونی
ایک پینچ و نو مگر اسی پر ہم اتنا فرق ہے

لکشان جاوہر تالفتن نامی نور آفتاب
ماہ تابان جیہ در صفدر پیغمبر آفتاب

طیش

احمد رسول خاص ہے رب حلیل کا
ہتا نور گستر اوسکا قدم جس مقام میں
توقیر مصطفیٰ جو ہوے لاسکا نہیں
قبل از ظہور آپ نے دکھایا معجزہ
تھے اندام بیت خدا کی جو فکر میں
جتنے تھے کا قرآن وہ سب ہو گئے ذلیل
گمراہ راہ حق سے ہوئے دو جہان میں
خلقت تیری نظیر کتمت سی ہی رہے
آتے تھے جن و انس سلیمان کے حضور
تیرے مریض عشق کے دیدار ہے دوا
پیر و کوتیرے درہنہ مطلق صراط سے
جز ذکر حمد رب ثنائے رسول پاک
جلے ادب ہے بند کر اپنے زبان کو

قرآن وسیلہ جسکے ہوا ہے دلیل کا
جلجائے وان پہ جاتے ہی پر جبریل کا
آدم کا تہا یہ رتبہ نہ درجہ خلیل کا
قرآن میں ذکر آیا ہے صحاب فیل کا
سر ٹوٹا سنگریز وٹے صحاب فیل کا
دنیا میں جب ظہور ہوا اوس حلیل کا
سالک ہوا نہ جو کوی تیری سبیل کا
ہمشکل کون شکمیں ایسے شکیل کا
مہبط ہوا ہے آپ کا درجہ جبریل کا
عیسیٰ سے ہو علاج نہ ایسے علیل کا
دامن پکڑتے جاہلین کے اپنے کفیل کا
فکر کثیر ہے نہ یہاں غم قلیل کا
موقع نہیں ہے طیش یہاں قال قیل کا

لطف

عاشق ہوں دل سے اوس شہ عالی وقار کا
روز نازل سے لگہ گیا تقدیر میں میرے
روز جزا بجاوے گپا سونلی پیاسکو
مشکل شاخا ہے اوسکا علی ہے نام

امی لطف جو حبیب ہی پروردگار کا
مداح ہونگا شافع روز شمار کا
ہے حکم اوسکو مالک روز شمار کا
ہمنام ہے وہ بندہ ہے پروردگار کا

<p>سنتے ہیں جبکہ وصف شدہ ذوالفقار کا ہیجان ناطقہ ہے بندہ ہر اک دین دار کا مہو ہر جسم و سلم چمن روزگار کا اونی سا وصف ایک شہ دلدار کا ایکسا ایک برگزیدہ ہے پروردگار کا مداح تو ہوا ہے اگر شہت و چار کا</p>	<p>ایسے ہیں کیسے کیسے عدالت سے خارجی انسانی کیا ہر جان کہ لکے مولائی وصف کو بنجائے روشنائی ہی ساری جہان کی اسباب پیشہ ہزارہ خلق کرے کر رقم ہنو اوپر بخت کا وصف تو باہر تو وصف ہے بخشش میں تیرے کون کرے لطف کو</p>
<p>صبح صادق سے بلجی شمن ہوا آجکے رات اکستان ہے رہ پر نور و ضیا آجکے رات کوئی ہی جاسمین اپنے نہرا آجکے رات جلوہ افروز زمین محبوب خدا آجکے رات جلوہ افروز زمین محبوب خدا آجکے رات دہوم ہے آتی ہیں محبوب خدا آجکے رات شادی محل کا دیتی ہوتا آجکے رات منتظر ہے کسی بندہ کا خدا آجکے رات چرخ پہنے ہے ستاروں کی قبا آجکے رات ایک جا احمد و محمود ہوا آجکے رات راز ہے عاشق و معشوق ہیں کیا آجکے رات خلق میں آئے ہیں محبوب خدا آجکے رات شکر صد شکر وہ ہے جلوہ نما آجکے رات چاہ یوسف سے بھی بھگو ہوا آجکے رات</p>	<p>بزم وصف مہر رخ شہ کا جو لکھا آجکے رات حازم عرش ہیں محبوب خدا آجکے رات پہنی ہے نور کی کس گل نے قبا آجکے رات ایفلک عرش سے کرسی کو تو لا آجکے رات غیرت عرش ملے میرا شانہ ہے ہے بجا جان اگر چاہے پی استقبال لے نور ہر اک نجم منظر آتا ہے شب معراج یہ جبریل پتا دیتی تھے عرش پر مہربوت کے ولادت کی ہی دہوم شب معراج یہ کتنے تھے ملائک باہم ایک ہے پردہ کے باہر نہیں پردہ ہوا ایک حضرت آمنہ کے گہر میں لا دلتی ہے دہوم پردہ قدس میں جو نور رہا برہمنوں تک شام سے یاد زخندان بنی میں ہند چین</p>

<p> راز ایجاد جہان مجہد پہ اکمل آجکے رات گیسوے نور کجا اور کجا آجکے رات جیتے جی باغ جنسان بندیکو مولد کھلا حد سے مشتاق ہوں فردوس کا نشہ اکمل محو دیدار ہوں وہ مجھ کو تجلدا اکمل اک نظر چاند سا اوس کا مجھے کلہر اکمل یا خدا نور کا اوسکے مجھے جلو اکمل اوس گل تر کا خدا یا رخ رعنا اکمل یا خدا ایک نظر وہ رخ نیبا اکمل یا خدا میں ہی شہیدین ہوں ہر وقت اکمل اپنے محبوب کو تواج خدا یا اکمل </p>	<p> شب ہراج ہے یکجا ہیں حبیب محبوب شام ہے پر ہم پر محو صفت زلفت نبی یا خدا بہر نبی اب تو مدینہ دکھلا یا خدا احمد مختار کا کو چا دکھلا طور پر حضرت موسیٰ کو غش آیا جس سے ظلمت کفر کو یارب کیا زایل جس نے نور سے جسکے ہوا ہے یہ ظہور کو مین باغ فردوس کا بہر پھول ہے بلبیل جسکا شوق دیدار نبی حد سے فزون ہے محکو تا کہ شوق شہادتین پہرون آوارہ حشر کے روز خدا سے مین کہو کا لطف </p>
<p> نور ایک پیدا مجھے اور منور ہو گیا پہر فروغ حق سے وہ دُور منور ہو گیا جس سے شمس و قمر گردوں اختر ہو گیا آیت و تفسیر سے ظاہر یہ اکثر ہو گیا نور ایما سے جہان سار امنور ہو گیا لامکان پر تکیہ زن کس کا پیغمبر ہو گیا بوسہ گاہ جبرئیل پاک وہ در ہو گیا آپکے حصہ میں جنت اور کوثر ہو گیا احمد مرسل کا معجزہ انضر ہو گیا </p>	<p> کن کے فرماتے ہی امر حق مقرر ہو گیا پہلے وہ نور منور ایک گوہر ہو گیا ثانیاً پیدا بقدر چار سوے کائنات رہا وہ نور پاک بیشک احمد مختار کا جب ہوا ظلمت سرے دہریاں و کافروں اور بنیو نکی نہ کیوں امت پہ پہلو شرف چوتھے تے تخت جم قوم نبی جان کر تو گیا گونگیاں چشمہ آب بقا کا خضر ہے راہ موسیٰ کو ملی تھی در میان و ذیل </p>

<p>پادشہ میں کافر کے گویا صاف پتھر ہو گیا آگے نور شمس کے کم نور اختر ہو گیا کر دیا خود بین او سے جسکے برابر ہو گیا نور سے آئینہ یان سینہ سر اسر ہو گیا جسم خاکی جسکا نور حق کا مظہر ہو گیا نام تیرا واسطے شیطانکے پتھر ہو گیا پہل تیری تلوار کا کافر کو اثر ہو گیا واسطے لوح و قلم کے میقتدر ہو گیا اور زمین عمدہ امامت کا مقدر ہو گیا</p>	<p>ق</p>	<p>ہی شہادت پر تیرے جاری ہاں ہیراں جب ہوا فرقان نازل ہو گیا باطل نجوم ہے جو مشہور جہاں آئینہ اسکندر مومنوں کو کیا ضرور آئینہ اسکندر کیون نہ پیکر اوسکا ہوسایہ کے کلفت ہے واہ ری تاثیر کلمہ سننے ہی بہاگی بلا تہا عصا موسیٰ کا حامی جبکے ہی شکل ہو کھلتا فی وصف احمدین کروں اطمینان ہو سکے تو پڑہ درود او پڑ اور انکی آں</p>
<p>صحت کا خانہ صحت رالغیاث اور سب بنی پکار نیلے غفار الغیاث بے سود شور گریہ ہے بیکار الغیاث گردش دکھا رہے یہ پرکار الغیاث جب یہ کہا کہ حیدر کمرار الغیاث جب حشر میں گمیں گے گنہگار الغیاث دامن سے میرے اور بھی ہیں ہو غار الغیاث کیا مضطرب ہیں مردم بیمار الغیاث بار گراں ہے سایہ دیوار الغیاث دشمن ہو می ہے میری یہ تلوار الغیاث اے نور صبح رحمت غفار الغیاث</p>	<p>میرم</p>	<p>ای چارہ سارے بیکس فی بار الغیاث ایک امتی ہماری ہے مولا گینگے ہاں جب تک عائن دیکھے احمد کا واسطہ چکر سے دور حیرت کے جھکونکالے مشکلیں ہو بین تو اوس وقت ٹل گئیں رحمت خدا کی جو شمعیں آگ کی دیکھنا اب خارزار ہند سے مولا نکالے فخریج طالب دیدار مرتے ہیں یہ ناتوان ہوں وضع احمد کے عشق میں کتا ہے تیغ ہجر سے رشتہ حیات کا گیر ہو ظلمت شب ہجران نے ہر دم کو</p>

طیش	
<p>کون ہے کونین میں تیرا سوا مصطفیٰ سبحان گاہ عرشیان ہو نقش پامی مصطفیٰ بی حجاب اللہ کو گر دیکھ پامی مصطفیٰ وہ سنے آواز حق اور حق صدا مصطفیٰ درگہ حق میں ہی تھی التجاے مصطفیٰ جو کہ ہے مرضی خدا کے وہ رضای مصطفیٰ ہے وہ فرمان خدا جو کچھ سنای مصطفیٰ انس و جان و خور و غلمان بدنامی مصطفیٰ وہان ملک کو وجد تہا سنکر نامی مصطفیٰ اور گیا قصر فلک کے باد پامی مصطفیٰ گرم تہا بستر ملے ویسی ہی جامی مصطفیٰ مگر ہاں کفر کو رستہ دکھائی مصطفیٰ ہے شہنشاہ سے کہیں خوشتر صدا مصطفیٰ طیش کب نطق بشر سے ہو نامی مصطفیٰ</p>	<p>کر دلاورد زبان اپنی شناسی مصطفیٰ دیکھئے رفعت کے درجے کو جناب پاک کے اوٹ گیا پر وہ دوئی کا درمیان سے کیج گوگو کے تین ہاں با تین عجیب سرارتا استہ عاصی کو میری بخش دے اے رب میر جو پہراونے ہوا بیشک خدا سے منحرف گوش جانے سنکے اک عالم کرے تسلیم اوست حسن یوسف پر تہرید اگر غیر ان ہاں نغمہ داؤد سے بیان عالم خاکی تہا محو گو سلیمان کا سدا دوش نہا پر تخت تہا اے نہ ہی سرعت کہلے کر آیا عرش آسمان راہ ہو لونکو تہا خضر یہ مشہور ہے جہاں تہا بن خاکسار کے کیا کر دہر کے جسکے صفونین فرشتہ کلی زبان قاصر ہے</p>
لطف	
<p>بنا تہا اشک کا ہر قطرہ قطرہ اب زمر کا کہ پونچا عالم بالا تلک غل میری ماتم کا وہ قارون تہا بنا جو بندہ بیدام و دریم کا عمل ہے شاعر و نیک پاس بیشک اس غظم کا فزون ہے مصر سے باز از ثوبی آبچا چمکا</p>	<p>تصور روئین تہا کعبہ بروی پر خم کا یہ کسکے قد بالا کے الم میں جان دیتی ہیں بنی کے حکم سے کیا مال زہر ہنقد جان دیدن ہر اک صفون علی عالم بالا سے لانی ہیں لئے پرتے ہیں لایان شتری بیعانہ کے خاطر</p>

<p>توسل کر نہوتا امی شفیع المذنبین تیرا خیال کعبہ ابروی حضرت ہودم مردن ہوئی سی لطف رویت عالم رویا میں حضرت</p>	<p>گنہ بخشانہ جانا حشر تک خواہ آدم کا عیوض کو شر کے اے جو روپلاہ آب زمزم کا ہوا بیدار بخت خفتہ کو لب بخت کا چمکا</p>
<p>ہمنے احمد کو تو جانا ہے علی کے باعث زیت کا لطف نہیں اور کسی کے باعث آیتیں آئی ہیں شاہ مدنی کے باعث یار پاسکتا ہے کب کوئے در احمد پر مان ہوئیں گیارہ اماموں کی جناب ہرا دیکھ کر شہ کو نیکرین ہٹے بالین سے اوشے بدترین دنیا میں کوئی فرد شہر آکے جبریل نے رستہ میں لیا ہاتھوں ہاتھ عیب ہوتا نہیں کچھ مانع تکمیل کمال قوت بازوی فطرس ہوا لطف احمد اقتباس اسنے کیا روز ازل ثابت یہ ہے صاف کھل جاتا تھا گذرے ہیں ادھر سے احمد مرتبہ عرش کو غلین نبی نے بخشا عشق ابرو سے پیغمبر سے ہوا دل روشن واہ کیا ہاتھ تھے کیا روز تھا اللہ اللہ ساغر دل ہے مئی حب علی سے لب ریز بزم کیا اسکو بھی ہے ہجر نبی کا صدمہ</p>	<p>بزم اور اللہ کو بچا ناہی کے باعث زندگانی ہے میری عشق نبی کے باعث بائیں خالق کی سنی ہمنے نبی کے باعث آئے جبریل ہی پیغا مبری کے باعث پہول کیا کیا نہ کئے ایک کلی کے باعث قبر میں بھی جو بچے ہم تو نبی کے باعث دین کھوتے ہیں جو دنیا طلبی کے باعث جان یوسف کے بچی تیز پر سیکے باعث نقص کیا مٹھین ہو داغ جگر یکے باعث اور نہیں سکتا تاجے بال پر سیکے باعث روشنی مہر میں ہے نو نبی کے باعث گلیاں بس جاتی تھیں خوشدلی نبی کے باعث بن گیا افسر افلاک اسی کے باعث بن گیا ماہ ایک دوش نبی کے باعث چولین ڈھیلی ہوئیں غیر کے علی کے باعث خوین ملجا ننگے اس لال پر سیکے باعث مہر مضطر ہے جو سوز جگر ہی کے باعث</p>

لطف

عشق احمد نے بنایا ہی مجھے دیوانہ آج
 سائے کو شریلاو سے مجھ کو وہ پیمانہ آج
 گیسو احمد کا سودائی ہے ہر فرزانہ آج
 طائر ان قدس جل جالین عجیب کیا رشک سے
 گر رو لایا چاہتے ہو مجھ کو تم اے واعظم
 بے شراب عشق احمد سے مجھے خود رفتگی
 عشق حضرت نے کیا ایسا تعلق سے جدا
 سا قیام پوڑینگے سر دہلیز نیچانہ سے مست
 ولین بے کیفیت چشم جناب مصطفیٰ
 لطف گرفت نبی میں تم نہ لکتے یغزل

فرض واجب کے ادائے سچن شکرانہ آج
 نشہ میں جسکے لکھنوی شاعر کچھ ستانہ آج
 عقل کل کو کتا ہے دیوانہ ہر پوانہ آج
 شعلہ رخسار حضرت پر ہون میں پروانہ آج
 بر سر منبر کہو کچھ آپ کا افسانہ آج
 طاق سے اوتیرے نہ مساقی تیشہ پیمانہ آج
 کل جو اپنے تھے سمجھتا ہوا زمین بیکانہ آج
 آنکھ سے اوہل ہوا دم بہر اگر پیمانہ آج
 کیا شراب عشق سے لے کر ہے پیمانہ آج
 شاعر و نگو خوش نہ آتا آ پکا افسانہ آج

طیش

شیدا ہوں دل و جان سے رسول عربی کا
 محبوب خدا صل علی صاحب لولاک
 بیتاب ہے دل اپنا کہ شمشاد ہے ننگہ کا
 تو در یتیم اور تیرا رب ہے خریدار
 رخ پر ہے فدا گل تو صبا صدقی دہن کے
 ہیں غیرت گلزار جنان خنسل مدینہ
 گو چشم دیدار سے سیراب ہوا ہوں
 اک قطرہ جو ملجائے تیرے بحر کرم سے
 آجائے نظر ساری خدا می کی حقیقت

ملی مد نے ہاشمے و مطلبے کا
 مخدوم ملک را ہنما جملہ بنے کا
 سیما ب کو ہے حوصلہ راحت طلبی کا
 کیا مجھ سے بیان ہو تیری عالی نشی کا
 لالہ کو ہوا داع تیرے غنچہ لبی کا
 عالم نین شمر جس کا ہے شیریں لبی کا
 شکوہ نکلیا دسے میرے لستہ لبی کا
 عقدہ مجھے کھلجائے ہر اک بو بھبی کا
 پر تو ہو عیان آنکھ و نین نور قلبی کا

رحمت کی نظر کیجئے اسی فرمسیجا
ہو کون سوا تیرے شفیع نبی آدم
دو دنیا کا ہنر عشق کہ ہو دے فراموش
لکھتا ہوں جو ہم شکل بغیر کا بیان آج
ہی فکر ساز لفلک کو چہ میں وان آج
کل زیر فلک جفا پر انام تھا مشہور
اسد رجبہ ہوا زار میں رہجر بنو مہی میں
میں محو ہوں محبوب الہی کے شامین
دیتا ہے سیر قلم آواز تحیت
ہے محفل میلاد خود آئے ہیں محمد
اٹو نے جو لیا وصف محمد کا بصد شوق
آلینے دے بالین یہ محمد کو دم نزع
ہے غفلت معراج کی شبکا جو فلک پر
بدلا ہے ہر اک حور نے ہر اہن جنت
فردوس کے دیوار وغین ہے آئینہ بیک
ہر شاخ شجر جو متے ہی وجدین کر
مدتے جو مشتاق زیارت تہا نبی کا
فرحت ہر انار و نچ کیا خندہ شادی
کلیان چو دختونہ ہیں سب پہول گئے ہیں
ہی شور کہ آتی ہیں نبی عرش برین پر
صدر سے یہ جبرائیل میں دیتی ہیں آواز

ہرم

عالم میں بیانا لہ ہے در مان طلبی کا
جب حشر میں ہو شور شفاعت طلبی کا
اسی طیش از سے ہوں فدا نام نبی کا
اشعار ہی خامہ سے نکلتے ہیں آج
اس شب کے سحر دیکھتے ہوتی ہو کہاں آج
ملتا نہیں انونو گوئی قبر و نکا نشان آج
بستر کی شکن کا ہر میرے تن پیکان آج
دکھلا رہی ہو جوش میری طبع روان آج
کرتا ہی میرا فلک روان کا زبان آج
ہم مرتبہ عرش ہوا میرا مکان آج
رتبہ ہوا کیا پیش خدا تیری زبان آج
جلدی ہے یہ کیا اور ہر عمر روان آج
آراستہ رضوان نے کیا باغ جنان آج
استادہ ادب ہے ہر اک سرور روان آج
ہر برگ پہ ہوتا ہے زمرہ کا گمان آج
ہے بلبل فردوس جدار مزہ خوان آج
کوثر ہے بڑی جوش سے لکمت روان آج
چھنی جو بہت تک گئی ہو سخن زبان آج
ہر خوشہ پہ ہے اختر تابان کا گمان آج
مشتاق ملاقات ہے غلاق جہان آج
اللہ سے ملتے ہیں شہ کون مسکان آج

<p>کچھ راز کی باتیں ہیں کہ اس قدر عجیب و غریب ہوں صبح شب ہجرتی کے لئے بچپن ہیں جمع گل باغ رسالت کے شاخ و ان اللہ کا گھر حیدر کرار کا میلاد وصف لب شیریں ہمیزین ہوں مہر و</p>	<p>ہی عاشق و مشوق میں فرق دو کہاں آج معلوم نہیں کل ہی میرے دلی کہاں آج مہکا ہوا ہر خلد کے پہلو کو کسے کہاں آج دنیا میں تو بہر نہیں کبھی سہکاں آج ای ہر دم مرنے لوتی ہو میری زبان آج</p>
<p>پیدا کرے وہ عشق رسالت کا روح عشق رخ رسول میں کوئی جو بینہ جان غافل ہوئی جو یاد رسالت کا بین راہی ہوا ہون کعبہ مقصود کی طرف رکتا ہی لگے پوی حضرت کا سلسلہ اللہ ابتوا کے مسجے کیجئے ہوں عاشق رسول نکر بن چپ رہو اسی لطف جان کہ پختہ پختہ میں ہم</p>	<p>جنت میں جاے جسکے حب بھیاں روح تن سے نکلے نکلے بوے گلاب روح ہوگی بہت خراب یہ خانہ خراب روح دیکھو تن آگے جاے کہ پونچھ شاپ روح زندہ تھیں کہانی ہی کیا بچتا روح ہوتی ہے مثل جسم فنا ایجاب روح دے لینگے روز حشر خدا کو جواب روح ازردہ دل ہو یا کہ ہے ہم عتاب روح</p>
<p>مظہر رسول پاک کے خالق کے نور کا کیا اوسکے تاب حسن کے یوسف کو تاب دید ہوے ضیائیں اوسکی کف پاکی بخوشیہ خاک میں کب نظیر ہو اوس بے نظیر کا جو مرتبہ براق نبی کا ہے حسن میں ہے نور احمدی کہ ہوا باعث حیات</p>	<p>جسکے قدم کے نقش کو رتبہ ہی طور کا خوشید شمع دان ہی جسکے حضور کا الماس کا نہ رتبہ نہ درجہ بلور کا جسکا وجود پاک سر اسر ہے نور کا غلمان کا یہ رتبہ نہ درجہ ہے حور کا انسان جن ملائک وحش و طیور کا</p>

<p>اپونچا ہے تابعرش بھلا کونسا بنی آدم سے تاسیج ہوئے جتنے ہیں بنی گر رہ نہوتی نیل میں فیضان کے تیرے قدیر اسر و نور ہے وہ سوختہ درخت دور و جیب احمد مرسل بہشت کو وہ امتان احمد مرسل ہیں بیگان تیرہ دلوں کو نور یقین سے دیا فروغ بیفکر ہو جا میں نکر غم کی کاٹش حاجت روا خدا ہو پائل رسول پاک</p>	<p>جانا تو لا مکان میں رستہ ہے دور کا پیغام دیتے آئے ہیں تیرے ظہور کا موسیٰ کو پہر مجال نہوتا مجبور کا رشتہ ہے تیرے سامنے کیا نخل طور کا ہوئیگا مدعا یہ فقط نفع صورت کا کوثر یہ جو کہ پائین کے ساغر طور کا اعجاز حقہ بخشا ہی حضرت کو طور کا مشکلا کشا بنی ہے تیرے سب امور کا کرنا علاج ہے یہ دل ناصبور کا</p>
<p>آجائے دلمین جلوہ مولا کسی طرح کہلا دو اپنی صورت زریا کی طرح جی جائے یہ مریض تمہارا کی طرح کہ تانہ خلق تجھ کو اگر واجب الوجود ہوتا اگر نہ فرش در پاک کا تیرے دیکھے جو سر و قامت موزون حسن کا رکتے نہ تیرے در پہ جو پیشانی نیاز وہوتا اگر نہ آب کرم ذات پاک کا جائیں ہزار بار اگر طور پر کلیم ملتا اگر نہ تیرے قدم سے شرف او سے معراج میں محمد و محمود سے قریب</p>	<p>بنجائے رشک طور یہ سینا کی طرح دل مانتا نہیں میرے آقا کی طرح اؤ مدد کو رشک میں کیا کی طرح مکو نہیں تہی خلقت دنیا کی طرح رفعت نہ پاتا عرش معلیٰ کی طرح اگر نہ نہ پہر بہشت میں بلو با کی طرح پائے نہ اوج حضرت عیسیٰ کی طرح ہوئی پاک جس سے دنیا کی طرح پائیں نہ تیرا رتبہ اعلیٰ کی طرح بنتا مکان خدا کا نہ کعبہ کی طرح جز دو مکان نہ فرق تھا اہل کی طرح</p>

تو ختم انبیاء ہے تیرے بعد سربنئی مدت سے پریم کو ہی زیارت کے آرزو	پیدا ہوا نہ اب ہے ہنو کا کس طرح بلو اسکے مزار پر یہ مولا کس طرح
لطیف	
سہیں قسمت میں جو دیدار پیہر یارب غم شیرب میں شب روز ہوں مضطرب ہو کے صدقے کروں جان نذر پیہر یارب یوں جو بیدار گنہ گرا ہوں کشر یارب گو بظاہر ہوں ہر اک بندہ ہی کتر یارب بہر مشہ شکر بشارتیں زبان نجبا سے فرط رنج غم محبوب خدا سے ذرات اشوق دل کو یہ اشتر بخش کہ شیرب جا کر میں ہوں روضہ اطہر کے زیارتیں شید عالم ہستی سے جب لوئیں ہر ملک عدم گور سے نکلوں محمد ہے محمد کمتا در محبوب کی جا رہی لطف کو بخش	خاک شیربے ہے آنکھیں بون منور یارب اب تو پونچا مجھے وان بہر پیہر یارب گر مدینہ کے میسر ہو زیارت یارب جانتا ہوں کہ تو بخشے کامقر یارب دل میں بچہ ہے مگر عشق پیہر یارب شہ شیرب کی جو ہو دید میسر یارب لب پہیا ہو ہے کہی گاہ زبان پر یارب ہند کو آؤں عرب سے نہ میں پر کر یارب دفن ہوں میں ہی شید کی برائے یارب یا محمد میرے دل میں بون زبان پر یارب ہوں نہ مایوس قیامت میں نہ مضطرب اب نہ دنیا میں پر اتواسے در در یارب
طیش	
کون ہے صلے تمساحیب کبریا ہادی عالم شفیق حق شفیق المذنبین محسن علم لدنی منبع جود و سخا قبل تیرے جز خدایں نہ تھا موجودیان باعث ایجاد عالم ہادی راہ ہدا	پیشوائے اولیا و رہنمائے القیاء رحمتہ للعالمین ہو اور لام الانبیاء شافع روز جزا محبوب خاص کبریا ذاتے تیری ہو اپیدا وجود ماسوا حامی آزا دکان منزل نمای اولیا

<p>واہ کیا پاکیزہ خلقت ظاہر باطن میں ہے نام میں محمود ہو مقبول ہو محبوب ہو بادی و ناصر ہو تم امی منظرہ انوار حق جب چلے دنیا سے تم معراج کو سوی فلک اگ کلش ہو گئی تھی گو خلیل اللہ پر انس و جان کا ہو گیا یہ پیر ایمان گر تو گیا تیرے رنج و فانی عیسے سے نہیں کچھ التجا طور کو سرمہ ہو ایمان چشم انسان کے لئے بتا سلیمان بازمان میں باہر حکمران کیا لکے تو صیف تیری طیش و ولیدہ بیا</p>	<p>روح و زوالین جسم خستہ الانبیا ظہ اور یسین ہو اور نور پاک کبریا داعی و قاسم ہر شے ہو حبیب صفیا عرش سے تافش کرتے تھے ملائک محیا کرہ آتش تیرے پر تو سے پانی ہو گیا جھکو خالق نے کیا ہی انبیا کا پیشوا بہر تم جان ہوئی ہو جب تیری حب الشفا خاک پای تیری ہوئی چشم ملک کا تو تیا دو نو عالم کا شہنشاہ تجھ کو خالق نے کیا ہین فرشتہ گنگا ورقا صر زبان اولیا</p>
<p>عاشق ہوں عطر عفو دماغ گناہ کا ممدوح ہے وہ گل چین ماسواہ کا رتبہ اگر گدا کو وہ دے غر و جاہ کا دیندار و نکو ہے شوق مدینہ کے راہ کا کلمہ کے اونگلی کوئی اوٹائی تو اس طرح اندھیر دیر و کعبہ میں ظلمت دلوین ہے لے بتکدہ سے کعبہ و حد تکار استہ دو نو جہان سایل اسی آستانے ہیں مینہا ہونہ جو چاہئے شہد عفو سے تو ایک ہر شے یک نہیں ہو گی تیرا</p>	<p>سو نگہوں جو شک گیسوی لام اللہ کا ماہانہ چمکے سر وی زہین کلاہ کا لچکول فقر تاج بنے بادشاہ کا ہر نقش پا کو مرتبہ ہے مجسمہ گاہ کا سمجھیں الف ملائکہ لفظ اللہ کا جلوہ تیرا چراغ کا کس خانقاہ کا اندھیا بن بتوں کو سمجھتے میل راہ کا جاے کہاں فقیر تیرے بارگاہ کا نغمہ البدل ہو تلخی ہر گناہ کا محتاج یہ سخن نہیں ہر گز گواہ کا</p>

<p>توبہ کے سر سے خون میرے ہر گناہ کا ہوں امتی جناب رسالت پناہ کا سولی پہ کھینچ دے نہ کوئی خار راہ کا سکہ ہی ہے سیم و زر مہر و ماہ کا ضامن وہ نور ہے میرے عفو گناہ کا رتبہ ہے جسکے پیرو کو خضر راہ کا مطلع ہے یہ قصیدہ نور الہ کا مدوح انبیاءے فلک بارگاہ کا سہرہ ہمارے سر پہ ہے خاشاک اہ کا خوشید ایک ذرہ ہے داغ جباہ کا ہر ایک جانشین ہے رسالت پناہ کا صاحب زمان مہدی دین الہ کا ای بزم شور بزم میں ہو واہ واہ کا</p>	<p>لو لگانے سے حشر کے دن نقد مغفرت لیتے ہیں نام صل علی کہہ کے سب میرا ای جمیع زائران مدینہ سے بل نکر نام محمد عربی سے سر و رخ ہے کلمہ سے جسکے زیرہ نار آب ہے شاہ رسل شمشہ کل مادی سبل نور خدا ہے پاک علی و رسول ہیں زوج جناب فاطمہ داماد مصطفیٰ دولہ بنادے دشت بخت کا اگر غبار پر نور سجده و حیدر کا ہے نشان بارہ امام نور خدا حجت خدا دل سے ہی دعا ہے کہ جلد ہی طہور ہو سنگ غزل یہ منقبت و لغت و حمد کے</p>
--	--

میان مصحفی

<p>بروز شتر میرے سر پہ ہو سایہ پیمبر کا خدا جانی کہ میں مذبح ہوں کس دست خیر کا نہ شتاق ہو کیا جانی کن یاؤ نیک شوکر کا کوئی پیر اوڑھے اور تے شاید لپوچے کبوتر کا نہ سوکھا ایک دم رومال اپنے دیدہ تر کا چمکنا جبکہ ساقی بکھو یاد آنا ہے ساغر کا کیا نالوں نے تیرے بپا ہنگامہ محشر کا</p>	<p>خداوندانین مشتاق میں سر و صنوبر کا گیا ہوں جلنے تو ہی بزرگ مجھ میں باقی پڑا ہوتا اکثر راہ میں اس دراز و تنے جواب نامہ تو معلوم اس کے پاس سے آیا غرض ہر وقت رہی ہے ہم دیکھ ماتم میں میری آنکھوں نے گر تے ہیں آنسو حین حافلین کی دکان مصحفی جہاں تک کہ بنید سوی ہے</p>
--	---

مرزہ رفیع اسووا

نہ ٹوٹے شمع سے تسبیح زنا سلیمانے
 نہ جو ن تیغ بے جوہر و گرنہ ننگ عریانی
 نہیں کچھ جمع سے غنچہ کو حاصل جز پریشانی
 نہ ہماڑی آستین کمکشان شاہوکی پیشانی
 سدا خورشید کی جگت ساوچی زلفشانے
 ہوئی جب تیغ زنگ لودہ کب جاہو بچانے
 ہوئی ہر فیض تنہائی سے عمر خضر طولانی
 بہت رہتا ہونا لان فصل گلین مرغ بستانی
 کہ ہو جو تیغ باجوہر او سے عزت ہو عریانی
 کہ تا بد کو صدائے غیب سے کیسے شیمانی
 موافق گر نہ ہوئی دوست ہو وہ دشمن جانی
 نفس حبیبے داغ دل سے فرصت کیونکر پائی
 کہ زیب ترک چشم یار ہو سر صفایا
 لکھو گا پھر غزل گر اس زمین میں مطلع ثانی

ہو واجب کفر ثابت ہو وہ فحاشی سمانے
 ہنر پیدا کر اول ترک کچھ بیت لباس اپنا
 فراق ہم زکا کرنا باعث اندوہ دل ہو کر
 خوش آمد لب کمرن عالی طبیعت ہلدوتے
 عروج دست بہت کو نہیں بچ قد پیش و کم
 کری ہو کلفت ایام ضائع قدر مرد و نکی
 اکیلا ہو کے رہ دنیا میں گر چاہے بہت جینا
 اذیت وصل مین و فی جدائی سے پہا شق کو
 موقوف جان ارباب ہنر کو بے لباسی مین
 بزرگ کو رہ خاموش حروف نامہ سنگر
 یہ روشن ہی بزرگ شمع بطباد و آتش سے
 نہیں غیر از ہو کوئی ترقی بخش آتش کا
 کرے ہر دہر زینت ظالمون پر تیرہ روزیکو
 طلوع مہر ہو یا مال حسرت آسمان او پر

مطلع ثانی

فلک بال ہما کو پلین سوچی ہو مگر رائے
 کہ چشم نقش پا سے تا عدم بکھلے نہ حیرانے
 و گرنہ دیکھ آئینہ کو پتہ ہو گئے پانے
 کہ بچہ جیت خاطر مجھے اونکی پریشانی
 اگر غنچہ کے کہولی ہو صبا کیونکر پائے

عجب نادان ہیں جو جنکو عجبتاج سلطانی
 نہیں معلوم اون نے خاکین کیا کیا ملا دیکھا
 ہماری آہ دل تیرا نہ سڑپاوی تو بہت
 تیرے زلفوں سے اپنی رو سیاہی کہ نہیں کتا
 زمانہ نہیں نہیں کہلتا ہو کار سبہ حیران ہوں

جنو کے ہاتھ سے ستر قدم کا پیدہ اتارنا ہوتا ہے
 نہ کہ بیکین رسم دوستی اندوہ روزی نے
 سیرنجی سے اسی سو وائین طول اہل لازم
 سمجھائی ناقبات فہم کو یہ بیان ہو گا
 خدا کی واسطے باز آتو اب ملنے سے خوابان کے
 نظر کرنے سے حاصل ویکے چشم و زلف کے اوپر
 نکال اس کفر کو دے کہ اب یہ وقت آیا ہے
 نہ ہی دین محمد پر وین ویکے جو ہو وین
 ملک سجدہ مکرے آدم خالی کو گراو سکے
 روسی کے آدم و نوا کے خلقت سے کیا پیدا
 خیال غلط او کا اگر شفیق کافران ہووے
 یہ پانچ اسکے گذرے حروف جہاں شفا عین کا
 کہ جب قدم سپر پڑے ہو شریعت کا
 اگر قصا پنہن کے شر کا نکلا راوہ ہو
 موافق گرنہ کر تا عدل و کاب و انش کو
 یہ کیا انصاف ہی یاد و کھیر و خوش نگین
 پلے ہوا شیاعین باز کے بچہ کہو تر کا
 ہما آسا ہے پروانہ لخت اوج سعادت پر
 کیلے ہیں پنجہ گل باغین خاطر سے بلبل کے
 چہاں انصاف سے ہر گاہ اب معرہ ہے اتنا
 ہزار افسوس ایدل ہم تہی و صوفت نیاید

کہ اعضا دیدہ زنجیر کے کرتے ہیں مڑگانے
 مگر زانو سے اب باقی رہا ہی ربط پیشانے
 منط خاصہ کی سر کو اسکی ایسے زباندانے
 اداسی چہرہ پیشانی و لطف لطف طولانے
 نہیں ہے فائدہ او نے تجھے غیر ارشیا نے
 مگر ہمارا ہووے صعب و رکھنے پریشا نے
 برہمن کو سنم کر تا ہے تکلیف مسلمانے
 رہے خاک قدم سے او سکے چشم عرش نورانے
 امانت ار نور احمد ایسے ہووے پیشانے
 مراد الفاظ سے معنی میں تا آیات قرآنے
 رکھیں بخشش کے سر منت یہودی و نصرانے
 کہے وان نازا مرزش پھر انکساق وزانے
 کہے ہو سوچ پھر معدلت تب سے یہ طغیانے
 کردہ لوگ کے دوہین کہے غرق انکراہانے
 تو کوئی سنگ بندہ تہی نہیں تہی شکل بانے
 اس اس پیش سے اپنی لبر اوقات لیجانے
 شبان نے گرگ کو گلہ کی سوچی ہی نگہبانے
 کہے ہے مورچہ چڑھ کر دہشہر سلیمانے
 جواب وراق جمیعت کو ہونی تو پیشانے
 تو اسکے آگے ہوگی عدلی کیا کچھ فرماوانے
 و گرنہ گرتے یہ انکسین حال اسکے سے نورانے

نہو نیسے جدا سایہ کے اور قیامت کی پیدائش ہے
جسے صورت و میرت یہ کہ امت حق تعالیٰ ہو گا
معاذ اللہ یہ کیا ہر حرف بی موقع ہوا نہ رہا
کہ میرا ہر فہم ناقص لیکن مجھ کو نہ یہ سمجھا
جو صورت اور کسکی ہوا لایف ہر صورت نہ ایزد
حدیث میں رانی دال ہو اس گفتگو اور پر
غرض مشکل میں ہوئی کہ پیکر کے ایسے کو
پس لگے مت چلائی سو وائیں دیکھا فہم میرے

قیامت ہو گیا کچھ پٹہ محبوب بھانے
بجایہ کہنے ایسے کو اگر اب یوسف ثانی
جو اسکو پہرہ کوں لے سفت تو ہونین مرد و ستان
کہ وہ ہر الوہیت ہو یہ ہے ماہ کنعانے
جو معنی اوسین بیشک ہیں وہین معنی ربانے
کہ دیکھا جسے اسکو اون کے دیکھی شکل نیرانے
خدا اگر یہ نفرتا نہین کوئی میرا ثانی
کہ استغفار اس موقع سے اب ایسے کی شان خوانے

مزار اربعہ السودا

ولادہ یای رحمت قطرہ ہوا آب محمد کا
محمد علم کا گھر ہے علی اسکا ہی دروازہ
قد عجا بپنا خم کیا بہ نماز اول نے
زمین آسمان کیونکر روشن فرمے اس کے
کہا پر خروٹے مریجب خورشید گردون کا
اداسکی زبان سے ہو سکے لشکر اسکی لغت کا
ہوا ہے کیا کچھ اہلبیت پر سودا نہ دم مارا

جو چاہے پاک تو پیر و ہوا صاحب محمد کا
غلام اسکا ہو تو جو کلب ہوا باب محمد کا
ہوا اسوقت ساجد کعبہ مہراب محمد کا
کہ ہے اک پر تو خورشید متاب محمد کا
یہ بختی بارکش رہتا ہے اسباب محمد کا
دو عالم ریزہ چین حقے کیا قاب محمد کا
خدا بن کون ہے آگاہ اداب محمد کا

حاجی حکیم سید محمد سجاد موہانی بزرگان علم و فارسی اردو و ہما کا

من و ہند تباہی و در بدر سے لفر قلک یا خیر البشر
کس سے ہوا امید چارہ گری تمہین نہ کیو جب مدد ہمیری
خواہم کہ بسازم صبر مگر لا تمہلنی القلب المضطر

رکتی نہیں بارش دیدہ تر موری نین ہیوساون بدرے
 بیہیم بجان فیض تیرا اوصاف جمالک کا
 خورشید و قمرین یون ہے ضیا جسے موری سیلچ سدا تھرے
 سودی ندہ بے تابلی مالاکتر حمناکا تر حمناکا
 آئے جو مدینہ میں ہی تو کیا کوئی بات نہیں پوچت ہماری
 از جرم و گناہ گیران بارم مافیہ سبیلی لاکسلہ
 کس طرح کیلگی راہ عدم ہے بات کشن ہمارے کٹرے
 یکبار بخوانم باز بیا آئے وجہک فی السرویا
 سرشار رہوں تار و زجزا دیکھوں جو انگسیان مدہ کی بہرے
 دل سوخت جگر ہم چاک شدہ قداحرقنی نادر الفرقہ
 آنحضرت میں میرا حال تباہ موری اوپر منہ میں جو گجرے
 ایک جان من و صدر یخ و بلا لاکتظرحالی و اسفنا
 ملتا نہیں دم بہ چین ذرا یہ کیسو سنکٹ ان پڑے
 حافظ بفرق مشوغمناک لاکتسنا لاکتسناک
 بھولی نہ کسیکوشہ لولاک میں کیسے کہوں مورا سدا بہرے

مولود مسعود نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من رضوان

حمد خالق کو کر تو روز زبان وحدہ لا شریک لہ وہ ہے ماعرفناک قول احمد ہے نور احمد کے اب ظہور کو لکھ	جسے پیدا کیا ہے کون و مکان حمد کے مجھ میں کب تک تائب تو ان اشہب خامہ کی تو پیر عنان بخشے جاوین گے تیرے سب عصیان
---	--

ہے جناب امیر سے یہ بیان
 جب یہ معبود کو ہوا منظور
 تب ہوا یہ ملائکہ کو خطاب
 ہوئے اسکا ظہور بس اوس دم
 ہوئے گا وہ شفیع روز قیام
 اوس سے بڑھ کر نین کوئی بجاہ
 عرض کی تب ملائکہ نے ہم
 حکم سے تیرے سر کشی کب ہے
 حکم تب جسٹیل کو یہ ہوا
 جس جگہ اب ضریح اقدس ہے
 ہے مقدر میں اس طرح تحریر
 حشر میں وہ وہیں سے اوٹے کا
 غیر جا کر سیکو بعد فنا
 ہیں مقرر فرشتہ نقال
 یہاں سے فوراً نکال کر اوسکو
 آئے اوس جاہان ہے اب وہ
 تہی زمین پاک و طیب طاہر
 لے گئے خاک کو بروے سما
 جتنی نہرین جنائکے اندر ہیں
 کرتے تھے سب ملائکہ تعلیم
 جب ہوئے خالق حضرت آدم

اور روایات صادقہ سے بیان
 ہوئیں پیدارسول کون مکان
 جو ارادہ میں میرے ہے پنہان
 خلق ہوا شرف زمین و زمان
 اوسکے باعث سے ہوں حجیم و جنان
 شرف و منزلت کا ہے شایان
 تیرا فرمان ہے واجب الاذعان
 بندگی کے سوا نہیں مکان
 قبضہ خاک پاک لاؤ یہاں
 پاک ہے خاک وہاں کے مثل جن
 جو نبی جس سے اوسمیں ہو پنہان
 خاک میں اپنی جو ہوا ہے نہان
 گاڑ دے ظلم سے کوئے نادان
 ہے یہی جستجو اونہیں ہر آن
 خاک جس جاگی ہے رکینگی مہان
 لے نیکو خاک خورم و خندان
 معصیت ہونے پامی تہی نہ وہاں
 پہر جب کہ خداے کون و مکان
 اون میں غوطہ دیا ہوئے تابان
 اور خوش خوش تھے طر فو گویان
 پشت سے اوسکیون صد آسمان

جس طرح جانور کرے نغمہ
عرض کے حق سے تب یہ آدم نے
تب یہ خالق نے اونے فرمایا
دوست اوسکے بہشت پائین کے
نور احمد مجبہ آدم
شب یلدا میں تھا وہ نور حسین
ہے روایت علی عالی سے
خالق عالم سے پہلے لاکھوں سال
حق تعالیٰ نے دیکھ کر اوسکو
تو ہے مقبول ایزد اور
جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست
بعد ازاں مرتفع ہوا وہ نور
اوس سے پیدا ہوئی ہیں بارہ حجاب
داخل اوس میں ہوا جو نور بنی
دوسرے پہر حجاب عزت میں
اس طریقہ سے پڑھتا تھا تب
تیسرے تھا حجاب ہیبت میں
چوتھے تھا وہ حجاب منت میں
پانچویں حجاب جبروتی
ششیمیں وہ حجاب رحمت تھا
ساتویں پردہ کائنات نام

اور تب ہی ایزد مسلمان
ہے یہ کیسی مسدا میرے نیروان
ہے یہ تب ہی سرور و جہان
ہونے لگے ختم اوسکے داخل نیران
مثلاً خورشید نکو ہوتا تابان
صفت ماہ چارہ رخشان
نور احمد بتا نور رب جہان
نور احمد رہا ہے بچہ خوان
لطف سے یہ کہا کہ جہان جہان
بین طفیلی تیرے زمین زمان
تیرا دشمن ہے دشمن نیروان
جس سے دو بوجہاں ہو رخشان
اولین ہے حجاب کا ہیبت بیان
قدرت حق سے تھا وہ بچہ خوان
رہا بارہ چار سال انسان
تو ہے سبحان و ایزد منان
حمد عفا را اوسکے ورد زبان
حرف تحمید ایزد سبحان
جس میں سبحان رسالت بیان
جس میں حمد خدا تھے و کئے بان
وہاں تھا اوصاف ایزد کی کمال

آسمان پر وہ تہا کرامت کا
 منزلت نام تھا حساب نوان
 تہا حجاب و نام کا رفعت نام
 گیارہویں پردہ کا سعادت نام
 یار ہوان پردہ تہا شفاعت نام
 بعد از ان نور احمدیہ ہوا
 عزت و صبر اور خضوع و رضا
 حکم خالق نے نور سے یہ کہا
 کر کے غوطہ وہ نور حب نکلا
 تو ہے سمدار انبیاء و رسل
 تو شفیع امم ہے روز جزا
 سر جو محمدیہ نور کا اوٹا
 یک صد و بست اور چہار ہزار
 ہے ہر اک قطرے سے ظہور نبی
 جملہ وہ نور طوف کرتے تھے
 نور احمد معہ تھلے نور
 پھر ہوا یہ خطاب نیردانی
 عسمر منی کی نور نے تو خالق ہے
 تہا ہوا حکم ایزد بیچون
 چترے ہست تہا فضل الامت
 تاکہ وہ ہو عین ہادے مردم

حسین تہا سب بیان عظمت شان
 اوسمین تہا عظمت و کرم کا نشان
 اوسمین تہا حق کے منزلت کا بیان
 جس میں تسبیح خالق و بیان
 حمد خالق میں تہا وہ شغل کائنات
 بیس دریا سے نور کا جزبان
 ہے تواضع و تسار و غیر از ان
 بنیو دریا میں ہو تو غوطہ زمان
 تب ہوا حکم خالق سبحان
 تو ہے ختم الرسل امام زمان
 تب ہوا نور پاک سجد و کنان
 قدرت حق سے تہا وہ قطرہ شان
 قطرے اوس نور سے ہوئے نشان
 ہے یہی جملہ راویوں کا بیان
 گرد نور محمدیہ ہر ان
 حمد معبود میں تہا سچوان
 کون میں تو ہے کون کر دے بیان
 میں ہوں مخلوق عاجز و نادان
 تو ہے محبوب مدح کا ثانیان
 تھے عدم میں کیا ہی او سکوعیان
 دوراوتے ہو ذلت و خذلان

چو سراک نور سے ہوا پیدا
ایک حصہ کو چشم ہدایت سے
آب شیریں و خوش گوار بنا
دوسرے حصہ پر جو آکے پیسے
اوس سے عرش برین ہوا پیدا
عرش کے نور سے ہوئی کرسی
اور ہوا لوح سے تلم پیدا
حکم خالق ہوا تلم کے کہ لکھ
سر آکے ختم رہا ہزار برس
عرض کی تب کہ کیا لکھو یارب
اولین لا الہ الا اللہ
جب محمد کا نام اوس نے سنا
سر اوٹا کر قلم نے عرض کیا
نام سے تیرے اوس کا نام قرین
تب ہوا حکم خالق دو جہان
شق ہوا تب کہ اسم نبی
السلام علیک یا احمد
اور جواب سلام ہے واجب
اب خدا کے جناب عالی میں
گو گنہ ہیں میرے صغیر و کبیر
بھگو اور میرے والدین کو بخش

اوس کے دو حصہ کر دیے یکساں
جب ہوا خالق جہان نگران
جس سے ہے زندگی ہر حیوان
نظر میرا بندہ سبحان
اور ہوا آب پر تہ اکنان
ہو گئے اوسکی صلو سے لوح عیان
ہو گیا جملہ لکھنے کا سامان
سن کے یہ حکم مثل مہوشان
ہوش آیا قلم کو چپ جس آن
حکم آیا کہ لکھ نہ جو حیران
پھر محمد رسول ب جہان
دیر تک سجدہ میں با گریان
کون احمد ہے ایندہ منان
کیون ہوا اس سبب ہون حیران
ہے یہی باعث زمین و زمان
اور ہوا اس طرح عذاب لسان
اس سبب سے ہوا سلام نہان
ختم ہے نور احمد کے کا بیان
عرض کر صدق دے اسی رضوان
تیرے رحمت کا ہی بین بیان
سوے رحمت ہے چشم دل نگران

یا اے بخت پیغمبر از پے ایضاً رسول خدا جملہ حاجات دینی و دنیا محفوظ بخش ہے میں سائل ہوں تجھ سے اے کون ہے میرا مالک ہے دعا تجھ سے اے امی غفور و رحیم دوستان علی کو خند ملے	بظہر و لے شہ مردان وز پے سید ا شباب جنان کر رہو امیر سے ایزد منان تیرا در چہوڑ کر میں جاؤں کہاں حال اپنا کروں میں کس سے بیان جب کہ تقسیم ہو حجیم و جنان دشمنوں کے لئے رہے نیران
--	---

مولو مسعود منکلی اریکہ قاب قوسین اوارنے جناب
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ الاف التحیۃ والثناء

کرو یا شکر خزان نے فرار اکثر لالہ و ریاحین سے انامیہ کے اثر سے دوہنیں اکبک و طاؤس فرط عشرت سے قمریوں کے صدا کے کو کو سے سہ فلندہ ہن جملہ پیش کریم بابلون کے بے شاخ گلپہ صدا بین فلک پر ملک خوش خورم کہتے ہیں یہ خوشی سے سب باہم چاہی اس میں جن و انسان کو	دیکھ کر آمد نشان بہار رشک جنت ہی دامن کو سار ہوا اگر سبز عنکبوت سے تار رقص کرتے ہیں برس کو سار وجد میں ہوتے ہیں سب اشجار مثل ساجد درخت میوہ دار وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ حورین باغ جنان میں باغ و بہار ہے یہ میلاد احمد مختار درو یا قوت لائیں بہر نثار
--	---

راویون نے کیا ہے یوں تحسیر
 گذر اجب قدرت الہی میں
 تب کہا نور پاک احمد کو
 صلب آدم میں جب وہ نور آیا
 علم آدم کو جب ہو اس سے
 میرے پیشانی سے سیرے خالق
 جبکہ روشن ہوئے جبین مبین
 دیکھو اس نور پاک کو میں ہی
 ہوئی مقبول حق دعا اون کی
 سربسباہ آیا نور بنے
 اوس کے پہلو میں نور زہرا ہوتا
 نور شہید سے بھرا اہل ہام
 بطن حوامین جب کہ شیش آگ
 اون کی پیشانی میں گیا وہ نور
 صلب اطہار میں وہ نور یونین
 جب کہ نوبت ہوئی بعد مناف
 اون کا ہاشم ہوا اس سے نام
 میہانے کا تھا نہایت ذوق
 حکم تھا بھر دعوت حجاج
 تھے رشید و بلند و شجاع
 چونکہ نور محمد کے کا ظہور

گوش دل سے سین صغار و کبار
 نور احمد کا ہوئی اب اظہار
 صلب میں بوالبشر کے استقرار
 سب ملک آئے از پے دیدار
 عرض کی حق سے ایمیرے غفار
 کر دے نور نبی سے پرہ انوار
 التجا کی کہ اے میرے دادار
 تاکہ حاصل ہو میرے دل کو قرار
 اس طرح راز کا ہوا اظہار
 اور وسطی میں حیدر کرار
 نور شہید سے کوچکین گلزار
 لکھتے ہیں راویان صدق آثار
 اور تولد ہوئے بعد و وقار
 دیکھ کر خوش ہوئے صغار و کبار
 منتقل تھا بقدرت داوار
 اور اون سے بہ ہاشم جبار
 تھی صبیح و بلج و خوش گفتار
 جمع ہوتے تھے ساکنان دیار
 دنبہ اور اونٹ فوج ہوں بسیار
 مثل اون کے نہ تھا کوئی جبار
 تھا جبین مبین سے بس اظہار

تھے ملوک اور قریش سب خواہاں
 قیصر روم اور نجاشی نے
 ہوا یہ قبول ہاشم کو
 شرک و کفر و نفاق مانع تھا
 قوم میں اپنے کین کئی شادی
 ہوئے اولاد کو کہ کثرت سے
 ایک شب کو جناب ہاشم پاک
 پوشش خانہ خدا سے لپٹ
 میرے مالک میرے کریم و رحیم
 نور احمد کو کسکو سوچوں میں
 خواب میں حق سے تب یہ حکم ہوا
 ہے وہاں ایک صاحب غرت
 سلمے نام اوس کی دختر ہے
 ہاشم برگزیدہ داور
 مجتمع کر کے سب عزیز و نگو
 ترو دتر پھر سوی مدینہ چلے
 بھرا بنام رسم عقد اخی
 جب ہوا داخلہ مدینہ میں
 مطلب پھر گئے رہے ہاشم
 جب ہوا نور جانب سلمے
 ہوا ہاشم کو ناکہاں درپیش

تاکہ وصلت سے ہوئیں بر خوردار
 وصلت دخت میں کئے اصرار
 جو کہ حناقی سے تھا اونہیں اقرار
 اسی باعث سے تھا اونہیں انکار
 تاکہ ہووین پس سے بر خوردار
 پر نہ اوس نور کا ہوا اظہار
 خانہ کعبہ میں در آئے زار
 عرض یوں کے بدر گہ ستار
 مجھ پر مفضل و کرم کے ہوں انتظار
 کھول دے مجھ پر دہ اسرار
 حال تو فوراً اوس سے مدینہ دیار
 عمر مختصر و می بنے بختار
 حسن میں ہے وہ شہرہ مصار
 خواب سے جس گھر ہے ہوئی بیدار
 کر دیا حال خواب کا اظہار
 لے کے ہمراہ اپنے خوش و تبار
 ساتھ تھے مطلب نیلو کردار
 اور ہوا عقد حسب دار و مدار
 دو مہینے وہاں بعیش ہزار
 منتقل حسب مرض غفار
 سفر ملک شام و مصر دیار

وقت جانے کے یہ وصیت کی
جب کہ فرزند ہو تیرے پیدا
رکنا قوم یہو دے محفوظ
شعبۃ احمد اوس کا رکنا نام
اس وصیت کو کر کے شام گئے
اس جہان کو وہاں وداع کیا
شعبۃ احمد جب ہوئے پیدا
جب ہوئے ہفت سالک وہ جنا
اوس سے پوچھا کہ ہے کمان کا قصد
جانب مکہ عندم ہے میرا
شعبۃ احمد نے پیام دیا
اون سے کہد مجھو یہ بعد سلام
عرض کرتا ہے تم سے یا حضرت
جز تھارے ہے میرا کون کفیل
پوچھا اعرابی جب کہ مکہ میں
مطلب نے جو ہیں سنایہ پیام
آئے شرب میں وہ تن تنہا
ایک کوچہ میں ساتھ لڑکوں کے
مطلب نے شناخت کر کے وہیں
ہے یہ تحریر راویان کہ ہوا
وہاں او تر کر شتر کو آب دیا

سلمی سے بولی کا ہی خمسہ شعار
غیرت بدر و رشک مہنار
تاناہ پونچا میں اوس کو وہ آزار
سو نیو مطلب کو آخر کار
وہاں پونچ کر بہت ہوئے بیمار
اور روانہ ہوئے بدافترار
بھر دیا نورخ سے مانکا کنار
جس اتنا سوئے مکہ ناقہ سوار
دست بستہ یہ اوسنے کی گفتار
جو ہو مطلب وہ کیجئے اطہار
مطلب ہیں جو سید اختیار
شعبۃ احمد ہے تیرا دلدار
آپ ہیں مجھ سے کس لئے بیزار
آپ ہیں میرے مالک و مختار
کیا پیغام سارا گوش گزار
اونٹ پر اپنے تب ہوئی وہ سوار
شعبۃ احمد سے ہوئے وہ درجا
تھے وہ بازی میں باگر وہ صفار
ساتھ اپنے کیا شتاب سوار
وقت مغرب ہدی الخلیفہ گزار
پھر ہوئے اونٹ پر شتاب سوار

نصف شب راہ میں گئے جو گذر
جس طرح فوج ہو تعاقب میں
مطلب نے کہا کہ اے فرزند
شیتہ احمد نے کہا اے عم
باگ کو آپ پیرے جلدے
مطلب نے کہا کہ اے فرزند
ہر بلا تجھ سے دور ہو وی گے
سامعین اسکو گوش دے سنو
اس طرح ہے لکھا کتابین
تھے مدینہ میں کچھ یہود مقیم
وحیہ نام اک یہودے تھا
ایک دن کوچہ مدینہ میں
لاطیہ سے ہوئے نزاع و جنگ
اس طرح کالگایا کارے زخم
اور کہا اے یہود آئے اجل
بیٹے نے باپ سے یہ حال کہا
وقت فرصت کے دھوندتے ہی ہو
گوش زد جب یہود کے یہ ہوا
دوسرا شخص کوئی ساتھ نہیں
شتر اسوار لاطیہ لایا
پس تعاقب میں گھوڑے دوڑے

آئے کانونین دہان صد ایکجا
آرہے ہیں پیادہ واسوار
ہے بلائے عظیم سخت گزار
ہاں میرے آتی ہے بخوش و تبار
اور میرا ہم یہاں ہے کچھ گزار
نزد خالق ہے تیرا عز و وقار
وہ ہے حافظ ہے اور وہی ستار
معجزات نبی کا ہے اظہار
جو تعاقب میں اے تھے اسوار
کاہن اور تھے کتب ہی واقف کا
بیٹا تھا اوس کا لاطیہ مکار
کھیل تے تھے وہ شبیہ جبار
استخوانیہ کیا سم اسکا فکار
لاطیہ جس سے ہو گیا بے کار
ہوں گے برباد سب تمہاری دیار
سوئے فتنہ کو کر دیا بیدار
تاکہ پونچائیں شبیہ کو آزار
ساتھ میں مطلب کے وہ دیندار
وقت فرصت کو کر کے دین شمار
تا وہ شبیہ سے راہ میں ہو دچار
اور پونچے قریب وہ کفار

تب یہ شبیہ نے مطلب سے کہا
 شبیہ احمد اونٹ سے اوترے
 عرض کی یہ جناب باری میں
 دے امان ہم کو کید اعدا سے
 نہ دعا ختم ہونے پائے تھے
 جنپہ چڑھ کر سوار آئے تھے
 تب کہا لاطیہ نے شبیہ سے
 تیرے مادر سے اور ہم سے
 اد کے خاطر سے ہم بیان آئے
 اپنی مان پاس خم چلو اس دم
 تب کہا مطلب نے قوم یہود
 قتل پر اوس کے ہو کے امداد
 قدرت قادر تو انا سے
 تب کہا لاطیہ نے یاروں سے
 راہواروں کو چوڑ کر سیدل
 حملہ اور ہوئے تمام یہود
 جلد اپنے کمان سے جوڑا تیر
 دوسرا تیر جوڑ کر منارا
 چاہتے تھے کہ بن مندر یہود
 بھاگنا تملو نامناسب ہے
 لاطیہ آ کے مطلب کے پاس

مکھو اب آپ جسد دیجئے اوتار
 سر رکھا زمین پر ایک بار
 اے خداوند تادروقتا
 جس تیرے لون سے معاون آیا
 ہوئے ظامرا جاتب آثار
 نر ہے اون میں طاقت رفتار
 تجھ سے روشن ہوا جوار و دیار
 لطف وہ ہے بنین ہے جسکا شمار
 ورنہ بیان تھا ہمارا کون سا کار
 اوس کے دل سے گیا ہے صبر و قرار
 ہتا تمہارے دلوغین پنج و خبار
 آئے ہو کیج کیج کرتلار
 اسب تم سب کے ہو گئے بیکار
 سحر کرتا ہے ہمہ یہ سحر بار
 تبر و تیر سے کر دے کار
 مطلب ہی او دہر ہوئی ہشیار
 لاطیہ کا ہوا غلام شکار
 پونچا دوزخ میں دوسرا مکار
 لاطیہ نے کہا پکار پکار
 وہ اکیلا ہے اور تم ہوشدار
 عرض کرنے لگا کہ اسی سردار

شبیہ احمد کو مجھے دیجئے
 تب چچا سے کہا یہ شبیہ نے
 مطلب نے کہا کہ او مردود
 لائے ہے اس جگہ اجل تیری
 اوں سبوں میں تھا اک جمیع یہود
 لا طبعہ نے تب اوس سے کی تقریر
 جس قدر بار قرضہ ہے تجھ پر
 ہوا امداد وہ یہود شہر یہ
 حملہ اور ہوا جمیع لعین
 ایک ضربت میں دو ہوا مردود
 دوسرا جو تجلوع تھا اوغین
 مطلب تھے زبس جرمی و دلیر
 اک یہودی کہ نام جسکا غلاب
 وہ ہوا مطلب سے جنگ کنان
 کرتے تھے سب یہود خوشحالی
 شبیہ کرتے تھے گریہ وزاری
 ناگسان چار سو سوار آئے
 تھے سوار اوغین اوس خوشیج کے
 مطلب بڑہ کے سدر راہ ہوئے
 ایک ضربت میں دو کیا اوسکو
 جس قدر تھے یہود مارے گئے

اوں کو پونچا وں اونکے مانکے کنار
 جو نہ کہتا ہے یہ جفا کردار
 دور ہو یہاں نہ اسنے و بدکار
 تیرے سہر پر ہے تیری موت سوار
 لا طبعہ کالین تھا قرضہ دار
 مطلب سے تو جا کے کر پیکار
 سب ادا ہے وہ درہم و دینار
 سر سے اوتر اہواو سکے قرض کا پا
 مطلب نے بھی کی علم تلوار
 اور پونچا میان دار ہوا
 مطلب سے ہوا وہ آکے دوچار
 اوس کو اک ضربتیں کیا فی النار
 تھا لڑاے کے فن میں ہمشیار
 روز روشن سے لیکے تاشب تار
 کہ غلاب جسہری تھا بس مکار
 کہ نہو جسم عم کہیں افکار
 ہو گیا دشت آہنے بازار
 کیا ویکہ اوں کو لا طبعہ نے فرار
 جانے پایا نہ وہ سگ مکار
 اور او تار العین کو تیغ کے دہار
 چوڑا باقی پیادہ نہ اسوار

جب کہ سارے یہود دفع ہوئے
 شیبہ کے ہاتھ میں کمان و تیر
 حنرج و اوس کے سواروں نے
 اپنے سر زد کو ڈرین سلمے
 ہاتھ سے اپنے سب نگاہ رکھو
 خود کے مطلب کے آگے واہ
 کون ہو تم کہاں سے آئے ہو
 تب کہا مطلب نے اسے سلمی
 چاہتا ہوں یہ فضل داور سے
 تم سے اسپر سوا شفیق ہوئیں
 تب یہ سلمی نے اون سے عرض کیا
 عذریہ مطلب نے اوس سے کیا
 پھر کہا سلمی نے کہ امی شیبہ
 تب کہا شیبہ نے کہ امی مادر
 آپ ناراض تو نہیں مجھ سے
 دل تیرا چاہے گر تو چل میرے ساتھ
 کہا سلمی نے تم ہو کیون ساکت
 اپنی خواہش یہ تیرے خواہش کو
 رو کے شیبہ نے یہ کہا مان سے
 خوف ہے عاق مادر کا مجھے
 آرزو ہے یہ دلمین سے مادر

ہاتھ میں مطلب کے تے تلوار
 حنرج و اوس کے سب اسوار
 مطلب کے طرف گئے رہوار
 سب سے کئے لگین پکار پکار
 نہ چلے تم سب ہو نکا کوئی وار
 اون سے کرنے لگے یہ ہتھسار
 کیوں لگے جاتے ہو میرا دلدار
 بیچن اس کا اور ہوں غنچوار
 ہو یہ مکہ کا سردار و سردار
 ہے یہ فرزند میرا عرش وقار
 اذن میرا سرور تھا درگاہ
 بیان اس طرح کا تھا موقع کار
 مجھے تو ہو گیا ہے کیا بیزار
 تم سوا کون ہے میرا غنچوار
 کہا سلمی نے اب تو ہے مختار
 چپ رہے شیبہ سنکے یہ گفتار
 راز دل اپنا کچھ کروا ظہار
 میں مقدم سمجھتے ہوں دلدار
 اے میرے مالک و میری غنچوار
 کیا کروں اپنا راز دل اظہار
 کہ رہوں ذکر حق میں لیل و نہار

حسانہ کعبہ کا مجا اور مہون
 آپ رخصت اگر خوشی سے کریں
 کہا سلمے نے تب یہ شیبہ سے
 پر یہ ہے التجا میری تجہ سے
 خط کتابت رہے سدا جا رہے
 گو دین لے کے اونکو مادر نے
 پھر کہا چائی خدا حافظ
 مطلب سے یہ پھر وصیت کی
 جب یہ حد بلوغ کو پہنچے
 اس وصیت کو مطلب سنکر
 جو کہ ہمراہ لائے تین سلمی
 مطلب سے کہا کہ لے لیجئے
 پر نہ کچھ مال مطلب نے لیا
 ہو کے سلمے سے زود تر رخصت
 جب کہ مکہ کے یہ قریب آئے
 نور شیبہ سے ہو گئے روشن
 خلق مکہ برائے استفال
 دیکھ کر بے شان و شوکت کو
 مطلب نے بخوف چشم بدان
 وہ ہوئے عبد مطلب مشہور
 مکہ میں جب کوئے بلا آئی

اور رہوں درمیان خویش و تبار
 جاؤں کعبہ کو میں بلا تکرار
 ہجر تیرا ہے مجھ کو بس دشوار
 لکنا سب حال اپنا اے دلدار
 نہوا اس کام میں کبہ انکار
 پھر کیا مہر مادر سے پیار
 بس حفاظت و سکی ہے درکار
 کالے صنادرید مکہ عرش وقار
 عفت و تزویج آئے بر سر کار
 بخوشے خرے کیا استدار
 مال و اسباب و اشتہور ہوا
 لینے میں کچھ نہ کیئے انکار
 شیبہ کو اپنے ساتھ کر کے سوار
 سوئے کعبہ روان کیا رہوار
 شیبہ تے بسکہ مطلع الانوار
 جبل و دشت اور در و دیوار
 زن و مرد آئے سب صفار و کبار
 مطلب سے کیا تب استفسار
 عبد اپنا اونین کیا اظہار
 بس اس یوجہ سے میان دیار
 نور احمد تھا ہر دفع مضار

ابراہیم باہزار ہا اقبال
منہدم کر کے خانہ داور
دفعۃً نور احمدی کے سبب
عبدالمطلب کے جیتے تک
ہوئے جب کہ صاحب اولاد
ایک دن جا کے کعبہ کے اندر
عرض کی یہ جناب باریعین
دے تو اولاد مجھ کو کثرت سے
دس ہوں فرزند جب میری یار
ہوئے فرزند فضل حق سے بہت
چاہتا عبدالمطلب نے کہ ہو
ایک جا جمع کر کے سب اولاد
غسل کر ایک دیکے عطر ملا
گھر جو تھا قرعہ ڈالنے کے لئے
فاطمہ دخت عسر منخر وے
مضطرب ہو کے صدق دہی
میرے بیٹے کے نام قرعہ ہو
شرعہ پڑتا تھا جس جگہ آئے
شرعہ نظر بنام عبد اللہ
جب کیا قصہ زنج عبد اللہ
تھے ابوطالب اور عبد اللہ

ایسا تھا ڈہانے کعبہ داور
دل کی حسرت نکالی کفر شعار
ہو گیا ساتھ فیل کے فے النار
ہوئے ظاہر وقایع بسیار
کی شہادت قریش نے اظہار
ہاتھ میں لے کے کعبہ کا ستار
نذریہ کے کہ حن الق غفار
کہ کرین ذکر تیر الیل و نہار
ایک قربان کروں گا بے تکرار
یا زہدہ تک جب آیا اونکا شمار
فندیہ راہ حق کوئے دلدار
ماجر اندرہ کا کیا اظہار
بھڑکتا رہا بان داور دادا
آئے وہاں ساتھ لیکے خوش و تبا
ام عبد اللہ نگو کر دار
مانگتے تھے دعا کہ اے میرے غفار
کر رہا اس غم میں مبتلا زہار
دیکھئے آتا کیا ابراہیم کے کار
سنتے ہی اسکو ہو گئے ناچار
روٹی مان اور پہاٹی زار و تزار
ایک مادر سے دو نو یہ سہ دار

عرض کی سب نے ای شفیق پر
ہم سب ہو نکاحی ہے جان و جگر
جب کسی کا سخن کیا نہ قبول
تب وہاں روتے پھرتے آئے
آئے تھے سب وہاں بزرگ قریش
کہتے تھے عجب مطلب و سدم
پر کروں کیا کہ کر چکا ہوں عہد
کہکے یہ ذبح کو لٹا یا جب
مان سے دیکھا گیا نہ حال پر
چاہی اوں سب سے اونسی انہی مرد
شور اوٹا ملا لنگہ میں ہبم
حال تو دیکھ اپنے بندہ کا
تب ہوا یہ خطاب بارے کا
اپنے بندے کو خوب جانتے ہیں
جب کے اوس کے ازمایش ہے
چاہتے تھے کہ اوس کو ذبح کریں
تھے وہ سب افسر بنی مخروم
آئے وہ جس جگہ تھے عبداللہ
ہے ہمارے بہن کا یہ فرزند
اوس نے جب اس طرح کا دیکھا
کیا غفور الرحیم رب وودود

کرو تیرا بن دوسرا دلدار
ہے اسی وجہ سے تھیں ہمسرا
بھبر قریبانی لاسے بی ٹکرا
مادر اور بہاسی اور خوش و تبار
اور شفاعت میں سب کو تمام رار
تم سب ہوں سے سوا ہر جگہ پیار
اس سے پہلے کا میں نہیں نہ تھا
تاکہ ہوں نذر سے وہ عہد برابر
قوم میں اپنے آئین وہ ناچار
تا معاہدہ ہوں اور اوس کے یا
عرض جبریل نے کی کہ اے غفار
کچھ نہیں آتا منہ میں اسرار
ہم کو ہے امتحان ابھی درکار
اوس کے دل سے بہت ہیں واقف کا
تاکہ ظاہر ہو اوس کا استیضار
دس نفس آئے بادل افکار
خشمگین ہاتھ میں لئے تلوار
کہا ہم سب کریں گے جانیں تبار
کیون گوارا یہ امر ہو سردار
پیٹ کر سر کہا پکار پکار
نذر سے کچھ مجھے نہیں انکار

کیا کروں سب یہ لوگ مانع ہیں
 عکرمہ سرور بنی مخبروم
 روکے بولے کہ اے ابو الحارث
 کیونکہ تم ہو بزرگ قوم قریش
 تم سے یہ امر جب وقوع ہوا
 بعدیت میں تمہارے آئے سرور
 تا قیامت رہے تمہارے لئے
 تم سے اک امر میں بیان کروں
 ایک عورت ہمارے شہر میں ہے
 کرتے ہے حال دلکو جس بد بیان
 ام کحان نام اوس کا ہے
 سنکے یہ عبد مطلب نے کہا
 تب چلے شادشا اہل قریش
 جس گھرے اوسکے پاس جا پوچھے
 گھر سے باہر نکل کے وہ آئی
 تو ہی وہ شخص ہے جو کہ کرتا ہے
 تب یہ بولے کہ ہاں ہی ہوں میں
 تب کہا کاہنہ نے اسی صاحب
 اس سے ہو گا بلند نام ترا
 پھر کہا اوسنے قتل انسان کا
 صاف جہ سے اگر بتاؤ تم

دلکار روشن ہے تجھ پہ سب ستار
 تے جو حاضر بعد شکوہ و وقار
 تم سے یہ امر ہے بہت دشوار
 سید الطی و مریج کار
 ہو گے سنت یہ تابور شمار
 سب کریں گے اسی روش رفتار
 یہ برے بات اے جستہ شعار
 کیجئے اوس کو سید اختیار
 کاہنہ علم میں بہت ہشیار
 امر پوسیدہ اوس پہن اظہار
 ہے مدد اسمیں اوسکی اب درکار
 بہترے جس میں ہو کر وہ کار
 ہدیہ و تحفہ لے کے اوسکے دیار
 اپنے آنے سے تب کیا ظہار
 اور کہا عبد مطلب سے پکار
 اپنے بیٹے کو راہ حق میں نثار
 جس نے حق سے کیا ہے یہ اقرار
 اس جو انکا بہت ہی عز و وقار
 ہو گا یہ مالک زمین و دیار
 خون بہا اور دیت ہی کس مقدار
 کھول دوں اسکے عقدہ اسرار

تب ہوئے عبد مطلب گویا
سن کے بولی طریق قرعہ یہ ہے
سو کے تقسیم کر کے دس دس پر
قرعہ نکلے نہ جبکہ اونٹوں پر
یعنی اس طرح قرعہ والو تم
جب کہ پونچائے سوتلک اعداد
اوس گھرے ذبح ہو وین عبد اللہ
نکے یہ عبد مطلب اوس سے
آئے کعبہ میں جب وہ عالی قدر
طوف کعبہ کا سات بار کیا
تو ہے خلاق دو جہان یا رب
صبح دم عبد مطلب ذیشان
آنکھوں میں سرمہ دیکے عبد اللہ
تھے منامین بغرت و توقیر
اور کی وہاں پہ قرعہ اندازی
پھر تو کر کہ اضافہ دس دس کا
نکلا صر بار نام عبد اللہ
رو کے تب عبد مطلب فی کہا
میں ہوں بندہ تو خالق اکرم
حال پر میرے رحم کر داور
فاطمہ تین جو ام عبد اللہ

ہے دیت ایک سو شتر کے مہار
سن کو کہتے ہوں میں پکار پکار
قرعہ تم ڈالو اے جستہ شعار
تب ہر دو کو کرو باستک
اونٹ دس شرح ش بڑاؤ تم ہار
نہ پیرے قرعہ اونٹ پیر نہ ہار
پھر نہ کچھ اسمین کیجیو تکرار
ہوئے راہی بسوئے مکہ دیار
مجمع تھے جہان پہ خوش و تبار
اور کے عرض یہ بحالت زار
اس میرے مدعا کو جلد برار
اونٹوں کے لائے سب منامین قطار
زیب پر کر کے جاسہ نہر کاہ
لائے دس اونٹوں کی سنا منین قطار
نکلا قرعہ نہ اونٹوں پر نہ ہار
قرعہ اندازی ان ہوئیں نہ ہار
اس سے غمگین تھے صفار و کبار
مجھ سے ناراض کیوں ہو اغفار
میں ہوں عاصی تو راحم و ستار
جنت سے بڑھ کر ہے کون مونس بار
دلین اونکے بہر اتنا ریخ و غبار

عسریٰ کے یہ جناب باریکین
 تو ہے مالک مین ہون تیرے لوندے
 عسریٰ کی عبد مطلب سے پہر
 دس شتر کا اضافہ پہر کر کے
 تپ کیا عبد مطلب نے کلام
 خانہ کعبہ سے صدا آئے
 ہو گیا فندیہ اب تیر مقبول
 قرعہ اندازی ہوئے بار و گمر
 جس گھرے قرعہ دسویں بار پڑا
 سب ہوئے اس سے خورم و خوشحال
 گھر گئے اپنے وہاں سے عبد اللہ
 سک سے عبد مطلب کی ہان
 سب کو قسیم گوشت اونکا ہوا
 اس سبب سے یہ ہو گئی سنت
 فضل حق سے بلوغ کو پونچے
 ہو گیا سب یہودیوں کو یقین
 جملہ ادیان اور جسمہ ملل
 اس کے جو دین سے مشرف ہو
 مطلع ہو کے اس سے قوم یہود
 ایک یہود لعین یہو یا نام
 مشورت کے لئے ہوئے یکجا

رسم کر حال پر میرے داوار
 کس سے جا کر کہوں یہ حالت زار
 ہو میرے حال پر کرم یک بار
 قرعہ پھر ڈالو ہتھ مین ہون شار
 رنج کے بعد ہے خوشی بسیار
 ہاتھ غیب نے کہا یہ پکار
 ہنن باقی ہے اس مین کہتے آ
 جو کہ ظاہر کرے خدا اسماء
 قرعہ مین بھلے او شتر و نکی قطار
 اور کیا شکر ایزد غفار
 بہر تنیت آئے خویش و تبار
 اونٹ قربان ہو گئے اکبار
 جملے اہل شہر و قرب و جوار
 آدمی کی دیت مین سو کے قطار
 جب کہ عبد اللہ نیکو کردار
 ہون گے اب خلق احمد مختار
 ان سے بر باد ہون کے آخر کار
 اوسکو حاصل ہو سوطر حکا و قار
 سب کئے پیش عالم و احبار
 باپ کا نام اوس کے واپورار
 راسے سب کی ہوئی اسی پہ قرار

لیکے اسباب سب تجارت کا
فکر عبد اللہ میں رہیں ہر دم
الغرض مال کل تجارت کا
جب کہ مکہ میں وہ ہوئے وارد
مال دھلا کے پھیر لیتے تھے
اس ذریعہ سے تھے قیام پذیر
بعد چندے یہ اتفاق ہوا
ہاتھ میں عبد مطلب کے ہاتھ
دیکھ کر خواب ایک عبد اللہ
اینڈ یون پر ہیں بیٹھے کچھ میمون
جس قدر وہ قریب آئے ہیں
ناگمان دیکھتا ہوں کیا اوس جا
ہو گئے خاک جل کے سب میمون
تب کہا باپ نے کہ اے فرزند
نور احمد جو تم سے روشن ہے
جمع ہوں گر تمام اصل زمین
مجمع میں بیان یہ سارے یہود
چل کے اون سے بیان کریں یہ خواب
جب کہ آئے وہاں پہ عبد اللہ
اونے تب عبد مطلب نے کہا
تب کیا خواب کو سب سے بیان

مکہ میں جا کرین قیام و قرار
ہو کہ یہ طرح قتل وہ سردار
لیکے مکہ میں آئے حیلہ شعار
مال کو بیچتے نہ تھے زہنہار
حد کی قیمت میں کرتے تھے تکرار
وہاں یہودان کا منہ و مکار
جس جگہ جمع تھے وہ ناہنجار
گذرے عبد اللہ کو کردار
تھے مخوف بہت زحد و شمار
ننگی تیغیں ہلاتے ہیں ہر بار
میں ہو اجاتا ہوں بلند ایک بار
اوتر ایک آسمان سے شعلہ زار
نہ بچا ایک اون میں بد کردار
ہوئے گا کچھ بلا کا بچہ گزار
ریشک کرتے ہیں مشرک و کفار
جھٹک کو پونچا میں گئے کچھ زار
اور حاضر ہیں اونکے سب اجبار
دیکھیں کرتے ہیں اسکا کیا انظار
دیکھی اونکے جب میں پر انوار
تم بتاؤ یہ خواب کے اسرار
تب ہیویا نے اون سے کی گفتار

ہے غلط خواب کچھ نہیں تاثیر
 پھر کے آئے وہاں سے عبداللہ
 اوس گھڑی کچھ نکر سکے گمراہ
 فرصت وقت دہونڈتے تھے لعین
 اسلحہ سب چپا کے لاتے تھے
 شائق صید تھے جو عبداللہ
 تاک میں اونکے تھے یہود لعین
 الغرض ایک روز عبداللہ
 کر کے وہاں ایک گور خر کو زبون
 ایک غلام یہود دیکھ گیا
 دوڑے سب بہر قتل عبداللہ
 راہین مکہ کی کر دین سب مسدود
 دیکھ کر کافر و نکو عبداللہ
 حفظ میں اون کے شر سے رکھ مجکو
 اور کہا اوس گروہ سے یارو
 درپے قتل ہو جو تم میرے
 ندیا کچھ جواب اون سب سے
 اون کو دیکھا جو قتل پر پائل
 جوڑ کر چار تیر جب مارے
 مضطرب ہو گئے یہود لعین
 تب یہویا نے عرض کی یا شاہ

اسکا وہم و خیال میں ہے شمار
 ساتھ تھے عبد مطلب جہار
 گو تھے بچہ محفل اور بکار
 تاکرین قتل اون کو وہ کفار
 تاکہ مصروف میں لائیں وقت کار
 جاتے تھے جنگلوں میں بہر شکار
 دیکھتے تھے مدام موقع کار
 تن تنہا گئے تھے بہر شکار
 فوج کرتے تھے کھیچ کر تلوار
 سب کو اس حال سے کیا اخبار
 اونکے حلقہ میں آگئے ناچار
 تادم کو نہ آئیں خوش و تبار
 یہ دعا کے بدر گہ غفار
 ہوئیں مقہور جملہ یہ کفار
 تم میں سے کس کا ہو غنیمت دار
 نیک مردوں کا یہ نہیں ہی شعار
 قتل کو لیکے پونچے وہ ہتیار
 دوش سے اپنے لی کہاں و تار
 چار بیداد گیر ہوئے فی النار
 ہو گیا دور دیکھے صبر و قرار
 نکر و تیر ضایع و بیکار

کل کے دنگی تھی خواب کی تعمیر
رکتے تھے اک غلام ہم بیان پر
آئے اوسکی تلاش میں بیان ہم
دور سے تھکو دیکھ کر سبھی
چونکہ اب ہنئے تھکو چچانا
بولے عبد اللہ جستہ خصال
مکر سے تب لعین کہنے لگے
دور سے کچھ نہیں کیا تحقیص
اوس گھڑی ہنئے تھکو چچانا
ہن تیرے باپ کے نکمٹن شریک
سن کے یہ بات اونسے عبد اللہ
ہاتھ میں قبضہ کمان لے کر
تھے وہ مکر یہود سے غافل
تب یہودوں نے آکے گھیر لیا
یہ بھی قبضہ میں لیکے تیر و کمان
اور وعساکے بدر گہ داور
نور احمد کا واسطہ دیکر
ٹوٹا کرتے تھے بنی ہاشم
حمزہ عباس اور ابوطالب
اور یہ راویوں نے ہے لکھا
وہب عبد مناف ہی اوس دن

سینا اب سبکے کیجئے نہ فکار
کل سے وہ ہو گیا ہے ہم سے فرار
دھونڈہ تے پرتے تھے پکار پکار
ہے ہمارا وہ عبد مناف خوار
تم سے مطلب نہیں رہا زہار
عبد کے کب جبین ہی پر انوار
راست کہتے ہو اے نیکو کردار
جب کہ پونچھے قریب بادل نہ ار
آپ ہن سبکے سرور و سردار
ہم پہ کرتے ہن وہ کرم بسیار
اپنے گھوڑے پہ ہو گئے سوار
پھر چلے وہاں سے جانب کساء
درے میں جب پونچ گیا رموار
اور لگے دینے سنگ تیر کے مار
کر دی اون سب پہ تیر ونگی بوچار
جہم سے ہون خوست کار تنظہار
کے دعا پھر بدر گہ قہار
جسدا پونچھے کھینچ کر تلوار
اور لگے جوان قطار قطار
کہ بافضال داور دادار
اوس حوالی میں کر رہی تے شکار

کوہ سے شور و غل ہوا جو باند
 دیکھتے ہیں یہ جمال عبد اللہ
 دے نہ سوئے شمع چلا کر
 بین یہود و ن کے بیچ عبد اللہ
 سننے ہے یہ کلام کعبہ سے
 سب ہوئے جا کے گرو عبد اللہ
 ہے یہ تعبیر خواب کی فرزند
 دیکھ کر اونکو بہا گے وہاں سے یہود
 چاہتے تھے کہ نکلیں کہانٹی سے
 ناگہان آیا ایک سنگ عظیم
 درے کے مونہ کو کر دیا سرد
 قتل ہونے لگے یہود عینہ
 جب لعین ہو گئے بہت مقتول
 دو امان ہلکوا ب براے خدا
 جو بقیہ یہود تھے اوس جا
 جس قدر ہے ہمارا مال و متاع
 جو کہ باقی ہے وہاں یہود لعین
 قید کر اون کو لاسے کہ بین
 تہیت عجب و مطلب کو زہی
 خانہ وہب میں ہوئے وہ قید
 اپنی زوجہ سے یہ وہب سے کہا

آئے اوس جا پہ وہ خستہ شعار
 بہت تعبیر کے چھپ کر یہود
 بہت راہ داد آئین خوشی و تبار
 خوب چلتا ہے اون سے وہاں ہتھیار
 دفعتاً دوڑا سب دو شو سوار
 تب کہنا عجب مطلب فی پکار
 فضل باری سے جمع خاطر دار
 ہوئے کے کا فور ر کھار و بفرار
 اور کرین جامی تنگ وہ گذار
 فستہ خانہ کا ہو گیا اظہار
 پیچھے سے جا کے پوچھے وہو ہوا
 خوب آتے تھے شیع کے ہنکار
 تب لگے کہنے یہہ پکار پکار
 کیا مجال اب کرین جو چہ پکار
 کل نے اوس دم ہی کیا اقرار
 لے لو تم سب ہمیں یہین تکرار
 باز و اون سب سے بانہ بکار
 پیشوا می کو اسے سب سردار
 سر ہوئے وہوئے نکافتش نگار
 خوب پڑتے تھے اون بہو نماز
 دیکھ عبد اللہ کے عجب آثار

نہیں دیکھی کسی مین یہ جرات
اس طرح کا حسین ماہ جبین
انکے نور جبین سے روشن تھے
جاؤ تم عبد مطلب کے پاس
وہ جو اس امر کو قبول کریں
سن کے یہ وہب سے برہنی کہا
آئیں جسوقت اس مکان میں وہ
ہو رہا تھا بیان عذر یہود
دی برہ نے دعا ہو خرم
برہ سے عبد مطلب نے کہا
اپنے شوہر کو دیو میرا سلام
جو کہ خواہش ہو مجھ سے کہنا تم
یہ سخن سن کے تب برہ نے کہا
عقد عبد اللہ اپنی دختر سے
نہ کیا تم نے پر کسی کو قبول
چاہتی ہوں کہ ہوے وصل نصیب
تم میری عرض یہ قبول کرو
آمنہ نام میری دختر ہے
قد ہے بوٹا سا پر قیامت ہے
ہے جو مشہور خوش خرامی میں
ذکر در کیا ہے اوس کے دانتوں پر

تن تنہا کرے جو یون پیکار
ہے عرب میں نہیں کوئی دلدار
کعب کی سقف اور درو دیوار
اپنا مطلب کرو وہاں اظہار
طلح خضتہ ہو میرا بیدار
خانہ عبد مطلب میں گزار
جمع تھے جس جگہ پہ خوشی و تبار
تھا یہی ذکر اور یہی گفتار
اور گزرے خوشی میں لیل و نہار
تیرے شوہر کا ہو غین شکر گزار
اور گھیسو کہ اے خجستہ شعار
تا کروں اوس کو مین روا ہر بار
تم سے امید رکھتی ہوں سردار
چاہتے تھے ملوک و سردار
اوسی یوسف کی ہوں میں عاشق زار
اس الم سے ہوئی ہے حالت زار
میں کروں حمد خالق غفار
جس کا چہرہ ہے غیرت گلزار
زندہ مرد و نکو کرتی ہے رفتار
کبک اوس کا ہوا ہے پیر و کار
میں تو کرتی ہوں اختر و کوشار

اوس کی رنگت کہی نہ پائے گا
 بات کرتی ہے جیسے شک چمن
 وہ بھی غیرت وہ زلیخا ہے
 ہے میری امنہ بھی زہرہ جبین
 عقدان دونوں کا مناسب ہے
 سن کے یہ عبد مطلب نے کہا
 ہو تیرے رائے تو قبول کریں
 ہے سعیدہ عقیقہ فدی ہوش
 سنکے اس بات کو سکوت کیا
 تب کیا عبد مطلب نے کلام
 اور ہم اور تم بھسم چل کر
 جب کیا عبد مطلب کے ساتھ
 آمنہ نے بڑے سلیقہ سے
 تب برہ سے یہ فاطمہ نے کہا
 خوب صورت ہے نیک پیر ہے
 بعد ازاں عبد مطلب آئے
 روز روشن ہوا جہانغین نمود
 پھر گئے عبد مطلب اک شب
 خانہ وہب میں ہوئے وارد
 جب کہ پوچھے وہب خانہ وہب
 کر کے تقطیم سب کو بٹلایا

گو کرے مدح گل حزار ہزار
 پھول غنچہ سے جھرتے ہیں ہر بار
 گرہین عبد اللہ یوسف مہسار
 روئے عبد اللہ گریبے شمس ہمار
 اس میں لازم نہیں تہیں انکار
 اپنے فرزند سے کہ اے دلدار
 ورنہ ہو جائے اس سے اب انکار
 ہے عقیقہ رشیدہ و دیندار
 جس سے ہوئے رضا ہوئی اظہار
 فاطمہ سے کہ اے نجمۂ شعار
 پہلے اوس ماہ کا کریں دیدار
 فاطمہ نے برہ کے گھر میں گزار
 کی حیرت کی تواضع بسیار
 مثل اسکے نہیں سلیقہ شعار
 اس سے بہت زمین کوی دلدار
 جمع تھے جہان صفار و کبار
 ہوئے عالم میں صبح کے آثار
 سارہ لے کر قبیلہ و عشار
 تاکرین رسم عقد کا اظہار
 بہت تقطیم سب وٹے اکبار
 عقد کی ہو گئی خوشے بسیار

عقبر کے بعد زہر ہوا تقسیم
 جو کہ حاضر تھے وہاں گداؤ فقیر
 آئے جب پیٹ میں رسول خدا
 ہے روایت کہ اک مہینہ کے
 یہ خبر آئی تے مدینہ سے
 اون کے مرنے کی پھر خبر آئی
 بعد اوس کے جناب عبد اللہ
 پندرہ دن رہے بحال سقیم
 وقت جب وفات کا پونچھا
 سنتے ہی عبد مطلب اسکو
 پھر بستر تیب دیکے غسل کفن
 سن کے یہ آئینہ بہت روئین
 جب ہوئے پورے دو مہینہ کے
 حکم خالق ملائکہ کو ہوا
 جب ہوئے تین ماہ کے اندر
 علم خالق سے جملے مخلوق
 اون دنوں بوقحافہ جاتے تھے
 ناگمان اونٹ سجدے میں آیا
 چاہتی تھی کہ وہ چلے جلدی
 ہاتھ غیب کی صدا آئے
 ہونے والا ہے ایک امر عظیم

ہو گیا اہل زہر ہر اک نادار
 اون کو بخشا طلائی دست افشار
 جبہ آئینہ ہوا گلزار
 پیٹ میں مانگے تھے رسول کیا
 بہن بہت سخت فاطمہ بیمار
 اسکو سب سکے روئی زار و تزار
 مرض الموت میں ہوئے بیمار
 صاحب فرش صاحب آزار
 روح راہی ہوئے بدر قرار
 روئے سر کو زمین یہ دیدے مار
 شہین میں تب بنایا اونکا مزار
 ہر شہ پر ہتی تھیں بحالت زار
 بطن مادر میں سید ابرار
 سب کمر و جمع ہوئے استغفار
 پیٹ میں مانگے احمد مختار
 ہوئے ساجد بسجدہ غفار
 اپنے گھر سے کہیں شتر پہ سوار
 بوقحافہ نے اوسکو کوڑے مار
 پہ اوٹا تا تاسر نہ وہ زہنار
 بوقحافہ نہ اونٹ کو تو مار
 جس سبب سے ہر اونٹ سجدہ گزار

حمل کو جب کہ گذرا چوتھا ماہ
ایک زائد کہ جس کا نام حبیب
دیکھتا کیا ہے وہ ستودہ صفات
چاہتا تھا او سے شکار کرے
اسے مت بول اسے حبیب سعید
آیا جب صومعہ میں وہ زہر
دیکھا محراب پر یہ لکھا ہے
اسی صورت سے سر زمین
جب نوان ماہ ہو گیا آخر
شترہ تھے ربیع الاول کی
اہل رقبہ سب ہیں جمعہ کی شب
آمنہ کے مگر طے طے ملول
پا ہتی ہوں کہ روؤں شوہر کو
بند وہ کر کے حجر کے در کو
اسی عرصہ میں در درائین
در کو حجر کے کھولکھوسم
اپنی تنہائی اور وحدت سے
شوق ہوئے سقف خانہ اتنی میں
بیٹھے اک آگے اور اک پیچھے
اور کہا غم نکھاؤ غم سرگز
اس تسلی پہ سو گئی دم بھر

بغایات داور دادا دہ
گھر سے نکلا برائے حاجت کار
حسرتی کرتی ہے سجدہ غفار
ہاتھ غیب نے کہا یہ بکار
سجدہ کرتی ہے کہ نہ اسکو غفار
مثل سیما ہوتا ہے بوقرار
دین احمد کا ہو گا اب اظہار
تھے نمایان عجائب آثار
شب میلاد آئے پر انوار
لکھتے ہیں راویان صدق نگار
نور میں تھے وہ لیل رشک نہار
مان سے کہنے لگے بحالت زار
دل میں میرے بہا ہے رخ و غبار
رو رہیں تھیں مثال ابر بہار
آمنہ کو ہوا زحد و شمار
پھر کیا جا کے اپنے در پر قرار
ہتین وہ غمگین ششدر و ناچار
ہوئیں نازل وہاں پہ حورین چار
دور ہیں جانب یمن و یسار
مہم ہیں دل سے تمہاری منواریاں
ہوئے پید احمد مختار

رکھے پیشانی اپنی سجدی میں
 قصہ کسری کے کنگرہ چودہ
 تے جو فارس میں خانہ آتش
 سرد خاموش ہو گئی بالکل
 اور اسکے سوا ہونے ظاہر
 نور ختم رسل ہوا طالع
 کرد عا ختم کر کے امیر خوں
 بخشہ مجکو امیرے معبود
 بہر حلال مشکلات علی
 بہر بنت رسول پاک بقول
 جسکے خاطر ہے ایہ تطہیر
 واسطہ اوس حسن کا اسے خالق
 از برائے حسین عالی قدر
 از برائے جناب زین عباد
 یہ جناب امام باقر دین
 واسطے میں جناب صادق کے
 واسطے سے جناب کاظم کے
 بہر شاہ رضا امام عسریں
 ہوں محب علی و آل نبیؐ
 بھر شاہ تھے و شاہ نقی
 ہوں حسن عسکر یکہ صدقہ سے

کرتے ہیں لا الہ کے تکرار
 دفعتاً گھر کے ہو گئے مسمار
 نہ بچے تھے وہ سال پانچزار
 نہ رہے نام کو حسرت نار
 فضل حق سے عجائب بسیار
 جس کا پر تو تھا مطلع انوار
 ہاتھ اوٹھا کر بدر گہ غفار
 گو گنہ ہیں برون ز حد شمار
 ہے لقب جنکا حیدر کرار
 ہو کے جو روز حشر ناقہ سوار
 دیکھ شران اور استبصار
 کر دیا سمنے جسکے دل کو فگار
 ہے جو مقتول منرقہ کفار
 جو عنم اب میں روئی ڈارین ما
 دین کر دے ادا میرے غفار
 کر مکرم میان خویش و تبار
 کر میرا جملہ صاحبون میں شمار
 میرے اولاد میں ضعار و کبار
 اس محبت میں کل کو ہوا رار
 بخشہ مجھ کو مجھے بروز شمار
 حسب خواہش ہمارے لیل و نہار

از برائے جناب صاحب عصر باعث رزقِ سرور و عالمِ بین روزِ محشر نہ کیجیو رسوا وہاں مکانِ دیویو جنائین بجے دین و دنیا کے حاجتین برائین حق سے اب کریں دعا رضوان پائین وہ جنتین و تے علی	حکم سے جنکے ہے فلک دوار جنکا تاج ہے سپنج کوہِ فستار بخش دیو مجھے بالِ کبار جس جگہ ہو مقامِ ہشت و چار چار دہ تن کا جسد کر زوار دشمنان علی ہوں داخل نار جنکے ہوں تھمیں روانِ انہار
---	--

مرزا واج

سب کچھ اسے داد کر دیا تو نے انگہ کو نور نور کو جلوہ دائے خشک کو ہر اکر کے کفِ غنچہ نہ وا ہوئے تے ہنوز نغمہ بخشا ہزار کو اور پھر سنگِ خارا و آبِ خفتہ کو شمع و پروانہ کو فروغِ فراغ کم دیا یا بہت دیا لیکن بلکہ اے کار ساز بندہ نواز تبی بس اتنی ہی اوسکے استعداد دشمن و دوست کے منہ جال اوسے قصہِ حجبِ میں پھینکا کین بر سائے نارِ فکر کین	ق کہ دل با خبر دیا تو نے سر کو تن تن کو سر دیا تو نے گل و برگ و ثمر دیا تو نے بندھے میں زر دیا تو نے سوطرچ کا اثر دیا تو نے گنجِ لعل و گسر دیا تو نے کنے بخشا ہے پر دیا تو نے جو دیا وقت پر دیا تو نے وقت سے پیشتر دیا تو نے جو جسے جس قدر دیا تو نے حصہ کیا ایک دگر دیا تو نے اسے جنت میں گھر دیا تو نے اوسے گلزار کر دیا تو نے
--	---

<p>نہ ملا کر دیا نہ تو نے سقر گومی کتنا ہے کیوں نہو فیاض کون خالی گیا تیرے در سے دامن آرزو میں آنہ سکا بے غرض بے سوال بے منت ابن داؤد کو یہ ثروت دی پسر پروانہ کو سر و غ کمال کہوں کس ہونے سے لذت آرا پردہ نور ڈال کر لکھیرا پادمی دین محمد عربے دیکے طمغائے حق یہ آل نبی نہ دیا اوج آسمان سے یہی</p>	<p>مل گیا حائل اگر دیا تو نے دے سکے جتنے دیا تو نے شکم حرص مجھ دیا تو نے بے طلب اس قدر دیا تو نے نہ دیا ہاں مگر دیا تو نے کہ سلیمان کر دیا تو نے شعبہ شمع پر دیا تو نے دیکے سر در دس دیا تو نے آنکھ کا پردہ کر دیا تو نے واہ کیا یہ اسب دیا تو نے ختم حجت کو کر دیا تو نے یہ دل اور یہ جگر دیا تو نے</p>
---	--

مرزا کلب حسین خان متخلص بنیاد

<p>فکر سخن جو شغل ہوا ہے دوام کا ہوں شاہ ملک نظم تو تیرے کلام پر میرے سخن میں جدت کھنکھوتے سنی کو درسی آتی ہیں شایقین ہے کشور سخن کی جو شاہی محفل آقا قہم ثبوت ہیں جادو بیانیان سب حرز جان و در زبان کرتے ہیں آو</p>	<p>ہے غافل کلام بلاغت نظام کا اطلاق کیوں نہوی ملک کلام کا مقبول کیوں نہوی ہر اک خاص و عام کا مشتاق اک جہان ہے میرے کلام کا سکہ تمام مطلق میں ہے میرے نام کا سمجھ حلال نام ہے میرے کلام کا عالم ہے خوشی و لطف کلام کا</p>
--	--

اُن کی جیٹ رابٹل طرف سے ہے ہم
 اُن کے لئے کو اگر ایک بار بھی سنے
 اپنے سخن کی قدر نظامی پھر نہ
 ہنگام معرکہ میرے مصرع تیرے
 سیف برہنہ خلق سب کتنے مجھے
 میرے سخن سے پست یوں و رو کا سخن
 شریک بیت گلشن چہرے فریب
 امانت و کذاغت اس کو نہ سمجھے کوئی کہی
 لکنا ہوں مدح حضرت خیر البشر جو آج
 ترس خدا کی واسطے قوسین ہو گواہ
 عزت کیا ہیں کیوں نہ کہوں فرحت میں آپ
 عالم میں انتخاب کیا حق نے شاہ کو
 بیوہ پر بے سبب نہیں خم آسمانین
 کا ہے پیرے نہ تالش خورشید جسم پر
 پہلے ہی السلام علیک آپ کتنی کہتے
 شہادت سر سے دیکھتے تشریف پشیر و
 ولین ہے جوش مدحت شاہ رسل بیت

عاشق میرا کلام میں عاشق کلام کا
 صد آفرین کلمے مجھے اوستا و جام کا
 عالم جو دیکھے میرے سخن کے نظام کا
 حاسد کے ساتھ کلام کہا ہے سہام کا
 تیغ زبان کو شوق نہیں ہے نیام کا
 زمین سے فرق جیسے کہ ہو ماہر بام کا
 مصرع ہر ایک سرو ہے دار السلام کا
 سب فیض ہے یہ مدح رسول انام کا
 خیر الکلام نام ہے میرے کلام کا
 اللہ ری مرتبہ شہ عالی مقام کا
 موقع جہان کہ ہو صلوٰۃ سلام کا
 ابلاغ تاکہ ہوے بخوبی کلام کا
 ہے قصد فیض یاب ہو عرض سلام کا
 سر پر رہا ہمیشہ و سایہ غمام کا
 وقفہ ہوا قیو الیکو کیونکر سلام کا
 تاخلف کا جو حال وہی تھا امام کا
 مطلع سناؤں ایک یاد ہوم دہام کا

مطلع

عالم میں شور ہو میرے لطف کلام کا
 آقا سے جیسے مرتبہ کم ہو غلام کا

لکھوں جو وصف حضرت خیر الانام کا
 ہر حسن ہو غرض سے سن کو بسفک یہ کی

آزاد کردہ بندہ قدس و باغ ہے
 اندر رمی راستی کہ ملک کتہتی بین درود
 اوٹھے اگر نقاب رخ نوریا سے
 لکھتا ہوں صفت لکھی گاہ و صفت
 مصحف گو کہ روکتا سبکی دون شبیہ
 زلف و رخ کو دیکھلی ہوتا ہی یہ ثبوت
 یوزلف مشکبو کے اوزاقی ہی جو صبا
 زلفین ہنرین دین کی جبل التین بین یہ
 کیا ابروی خمیدہ کی تعریف ہو سکے
 تعریف زلف لکھ لکھوں ابرو کا صفت
 پیش نظر جو ابرو و مژگان شاہ بین
 ابرو کو لوک آبر حمت سمجھتی ہیں
 بینی کو جانتا ہی ہر اک خط استوا
 جو راستی بین بینی ہی موجیم صفا
 مست فی ولایتی شہ دین ہو سقد
 چشم و گلو کی خوبونکو دیکھ دیکھ کے
 آنکھوں کی صفت لکھ لکھوں زلف کی صفت
 سحر سے دہ مصرعہ موزون رقم ہوئے
 و اہوں اگر کہی لب جان بخش شاہ کے
 لب خلل ہو خال کو امکان ہی نہیں
 جنبش سے جسک زندہ ہو ہی مردہ سیکڑوں

مولی سے کیا مقابلہ ہوئے غلام کا
قد حضورؐ روئے دارت اسلام کا
دل داغدار کیوں نہ ہنواہ تمام کا
میراہ مشغلہ ہی بس صبح و شام کا
دعویٰ کروں نہ توہنی میں بستیہ تام کا
ہی اتصال معجزہ سے صبح و شام کا
وہ راجحہ نکیوں ہو مقوے شام کا
اسلام میں ہی حرف اسی حرف لام کا
تیغہ او جسے جیتی ہیں سب بے نیام کا
طالع ہلال ہو ہی تو ہو لطف شام کا
ہر ایک کو ہی گمان گمان سہام کا
ہی اتفاق ہمیں ہر اک خاص عالم کا
پھرہ سپر حسن ہی خیر الانام کا
تو وہ ذوقن ہی چاہ ہی بیت احرام کا
ہی وہیان آنکھو نیز عجبی کو شر کے جام کا
مضمون سوچتا ہی صراحی جام کا
بادام سے جدا کروں مضمون دام کا
لکھا جو وصف شہ کے لب لعل فام کا
دعویٰ ہنوسج کو ہر گز کلام کا
بلبل کو کیا کلمات غم ہو ز کام کا
اللہ رمی معجزہ لب معجزہ فام کا

اہل عرب تو سببِ فن کو سمجھتے ہیں
 سب سے جنابِ بادۂ عرفان کیا خیال
 دندانِ سینِ پین دہنِ پاک میم ہے
 دستِ کرم کے رشہ سے جو سامنا کر ہی
 مو ضعیف ہی بنیں ہوتی ہی پامال
 پالونکی ٹوکروغین ہنگام دور و سیر
 کیونکر مقابلہ من کو می آئے آپ کی
 کیونکر نہ نکلے جان اجلِ فرطِ خوف سے
 اوس تیفکے نہ قبضہ سے پائی کوئی پناہ
 سیفِ زبان سے تیفکے کیا مچ ہو سکے
 دو ٹکڑے ہو چار کے مانند یقین
 سمجھو سپرہ جلوہ نما دوشِ پاک پر
 شیطان اوس سے ہاکی تو اس سے عدا دین
 دعویٰ کہی صبا می سبک سیر کو ہنو
 کافی اشارے ہوں اوہلی برو کی وقت پر
 برقِ غضب سے وہ نہیں رتی ہیں حیف ہے
 سب نقشِ سم کو دیکھ کے حیرت میں آتی ہیں
 رہو ارضامہ عرصہ کا غنہ سے اور گیا
 دشمن دمِ خرامِ مقابلِ جو آ کے ہو
 ٹوٹے گھر پر کی مغزِ ختن کے پانون
 چرخِ برین نے اوس کو مہ نو بنالیا

بہندی ہو غین خیال کروں کیونکر
 آیا نظر جو خال لبِ نعلِ فام کا
 زلفِ خمیدہ سے ہر عیانِ حرفِ لام کا
 لاحقِ مرض ہو شبنم تر کو مبدام کا
 عالم یہ تھا حضور کے لطفِ خرام کا
 تھا معجزہ مسیح علیہ السلام کا
 صمصام کو جو دیکھی اوڑھی ہوشِ شام کا
 چوڑی چیتغ تیر کہی گہر نیام کا
 برقِ جندہ نام ہے جسکی بنام کا
 تیغِ قضا ہی سایہ ہی جسکے نیام کا
 جو کوہ پر پڑے کہی سایہ نیام کا
 خورشید کے ہی پہلو میں ٹکرا غلام کا
 تیر شہاب نام ہی شکے سسام کا
 دیکھ کر خرامِ فرسِ خوش خرام کا
 ہاتھ نئے مس ہو کہی پود ہا نام کا
 بجلی جو نام رکھتے ہیں اوس خوش خرام کا
 پیشِ نظر ہے دائرہ ماہِ تمام کا
 لکسا جو وصفِ وسِ فرسِ خوش خرام
 پی لے لہو چہا کے دہانہ لگام کا
 انداز ایک ہے ہی نہ پایا حشرام کا
 جو نعل گر پڑے افرسِ خوش خرام کا

ایوان عرش رتبہ نہ کیونکر بلند ہو
 کنگل ہے سو نیکے درو دیوار پر تمام
 بام بلند قصر نہ کس طرح عرش ہو
 ہے جو بکشتان توطن بدین شعاع ہر
 حاتم کے جو دکا نہ رہا پھر کہیں وجود
 چاک دہن سوال کو وا ہو تو ہر یقین
 شہ کے نوال وجود کہ ہم جیسا بین
 جنت میں نہرین شیر کے جاری ہوئی ہیں
 کیونکر سرد ایک گھسہ ورد زبان ہو
 بل کر سکے مجال میں کیا مار مور سے
 کیا ذکر ہے کہ کوی کسیا کبھی ستا
 پایا خدا کو ب نے ذریعہ سے شاہ کے
 اوس شاہ کے حضور میں سلطان عصر یوں
 تعلیم شاہ دین سے دو عالم کی واسطے
 یارب اطفیل احمد و اولاد ذوالکرام
 یا شاہ جلد حاجت مداح ہو روا
 پامی نجات جان حرمین بچ و فکر سے
 باقی رہے نہ کوی الم جان زار کو
 بہر خدا مدد میرے اسی شاہ کیجئے
 شہرون کمان کہ امن کی صورت کوئی نہیں
 تا و ر کو کامیاب مطالب کرو شتاب

جمل ہو جسک زینو طوہی اوج بام کا
 پانی ہے کنگل نہ اگر سیخام کا
 رتبہ ہے جب ہر محبت اکھرام کا
 خورشید نور بار کس ہے خیام کا
 کیا ہے حساب شاہ کے اکرام عام کا
 سر ہم دے جو دشاہ او سے التیام کا
 پاتا ہے لا تعد جو وہ طالب ہو دام کا
 اوس سرور زبان کوہ دن تھا قظام کا
 بت کی زبان پر ہی نہیں نام رام کا
 عالم ہے عدل شاہ سے یہ انتظام کا
 نراغ کمان کو خوف نہیں ہے سہام کا
 رستہ ہمیشہ زینہ سے ملتا ہے بام کا
 جیسے کہ پیش شاہ ہو یکہ غلام کا
 جمل ہوا ہے علم حلال و حرام کا
 پابند کیجیو نہ مجھے دام و دام کا
 وقفہ نہوے مد نظر میرے کام کا
 حاصل جو نہ عالم دل مستام کا
 آماج گاہ دل نہو غم کے سہام کا
 ہے حال غیر رنج و الم سے غلام کا
 ملتا نہیں مقام کہیں ہی قیام کا
 امید وار ہے یہ حصول مرام کا

مرزا کلب سرین خان نادر

بہار آئی ہے اندری نامیہ کا جوش
 کلی دلوں کی کہے جاتی ہیں نشانے سے
 درود کی جو خبر شاہد بہار کی ہے
 بہار کی ہے یہ تاثیر فصل اردی میں
 ترانہ سنج ہے کوی تو کوئے نغمہ ریز
 اثر سے باد بہار کے کچھ نہیں ہے دو
 زمین کیوں نہوسر فصل اردی میں
 لٹک ہی ہیں ہر اک شاخچہ میں گلے ہار
 مہکتے باہی جو گلشن شام خوشبو ہے
 نہ سرو باغین گرجائیں کیوں خجالت سے
 بہار اوکلی ہو اصلی تو انکے فضل ہے
 ہوا ہے موسم اردی میں لطف کا یہ اثر
 ذوق کے گر حسینوں کے دیکھ کر سبزہ
 شہ بہار فخلت جو بکوبائی ہیں
 گلے لگانیکو سرو چمنکے خوش ہو کر
 عجب نہیں ہے کہ تاثیر فصل اردی سے
 ہر ایک فضل سے ہو کامیاب گلشنین
 زمر دین نظر آتی ہر ایک طرف کو زمین
 نے ظہور کے رکھی ہو ساقیوں نے سبیل

زمین سبز ہے مانتے چرخ اخضر پوش
 سرو کش طبیعت ہیں بلبلوں کے فروش
 درخت کھولے پیش آنسو سے باغین خوش
 کہ رونما ہی ہست تو بیچ و خم رویش
 سوائے غنچہ نہ دیکھا کسی کو ہی فاش
 دکھائی جو گل و پیاں کی بو کو مرنے خوش
 بہری ہوئی ہیں نبات نباتات خوش
 سب گلہ کے ہر ایک باغبان کی نیت خوش
 شمیم غنچہ گل ہی چمن میں عطر فروش
 دکھارے ہیں جوانان بوستان ترقی خوش
 حسینوں کے گل گلشن کیوں جوق حلقہ خوش
 یہ بی سبب نہیں بل لاؤں باغ اخضر پوش
 ہر ایک کئے لگا چاہ ہو گیا حسن خوش
 تو برگ سبز سے اشجار ہیں و شالہ پوش
 ہر ایک سمت کو کھولیں ہیں ابجوا خوش
 ہوزار غشتی ہر لک طیر حشر خوش
 ہیں البشائر میں ہر ایک سمت جوش خوش
 روش چمن کے ہر رشک کان سبزہ فروش
 ہر ایک سمت ہی گلشن شغل و نشاط خوش

ام کو ساری رسولوں کے بخشواؤں کے
 بندہ رہی آپ گذرتی تو بوی خوش آتی
 ہوا جو معجزہ شوق الفجر تو ہوا ماہ
 نشیملی انگلیں جو انان گلستانی ہیں
 علیل جانتی نرگس کو نرگس تاغین
 یہ لٹٹائی وحدت ہی بادہ خوار و نکو
 بہار کے جو دن آئی تو ساقیان حسین
 و نورستی می ہی جو بادہ خوار و ن کو
 ہر ایک مست شراب کمال عرفان ہے
 می صہو جی کے ساغرین ہائے مین لبرینہ
 صراحی می گلگون ہو کے ہاتھوں مین
 ہر ایک موزوں نئے ہو رہا ہی شیرین کام
 وہ اپنے جام سے کم جام کو جانتے ہیں
 ضرورتاً کہ مجھے کشف راز لطف بہار
 صد اپکار کے دینے لگا محی تب یون
 یہ سب فیوض اوسے شاہ دین پناہ کی ہیں
 وہ کون یعنی رسول خدا علیہ سلام
 سوا جناب کے اور اہل بیت اطہر کے
 بہت سی اہل عطش دم مین کر دی سیراب
 صد اذان کی مسجد سے جب بلند ہوئی
 بہت سے سیر ہوئی ایک صاع گندم سے

لباب سپاہی کو سی دوسرا شفاعت کوش
 صبا تہی کو چہ مین گویا مدام عطر فروش
 باعقاد دلی ہو گیا ہے حلقہ بلکوش
 سبوی بادہ گل رنگ سکی ہی سر دوش
 مین ملاقی ہیں آنکھ اوس سے باغلی شوق
 کوئی ہی مست کوئی پیچہ کوئی مد ہوش
 مہوی ہیں صبح گلستان مین رہنشی پوش
 پکارتے ہیں ہر ایک سمت کو پکوش پوش
 وہ کون ہی جو مین محن باغین ہو پوش
 پکارتے ہیں یہ ساقی بیا نوش نوش
 مگر وہ می جو نوئی کہی مزیل ہوش
 عجب نہیں ہے کہ پیدا ہو پوش ہی جو پوش
 شراب پاک محبت کی ہیں جو ساغر نوش
 ہوا مین فکر و تردد سی آج ہم آغوش
 وہ جو کہ شہرہ آفاق غیب کا ہی سر دوش
 کہ سروران جہان سب ہیں جسکے حلقہ بلکوش
 درود بھیجتے ہیں جن پر اہل خیرت ہوش
 کوئی ہی چادر نظیر کاہر خلعت پوش
 ہوا جو اونگھیں نئے چشمہ سارا پیکو پوش
 تو کان و نکی ہوئی تھی جو لوگ پینہ بلکوش
 جدانہ تاکہ سر دیگ سی ہو اسر پوش

بتوئی توڑ نیکے کعبہ میں ضرورت تھی
 مراتب آپکی بالا جو تھی رسولوں سے
 کو اہی بہر رسالت اگر مہوی درکار
 پڑی نہ تابش خورشید جسم اطہر پر
 دیا حضور نے سجدہ کو طول و اہر قی
 مجال کسکی ہی میدانین مقابل ہو
 یہ رعب ہی جو آپ کی صید گدین ہی
 نہ دو لون پائین کبھی گردا ہوا حضور
 ہر ایک چشم ہی حق بن ہر ایک لب حق
 بلند رتبہ نہیں بادشہ کوئی شہ نشا
 کبھی جو آپ کے قندیل نور روشن ہو
 انہیں تو کہتے ہیں سب باخبر زمانہ میں
 نہ پونچھے رشمہ دست کرم کی خوبی کو
 جو بہرہ یاب ہیں لطافت و کرم کی گرمی سے
 کبھی وہ غل سین ہوتی نہیں تشنہ کام
 جو غور تھی او نہیں کشمیر و طوس بخشد یا
 یہ فیض عام ہوا آپ کا زمانہ میں
 ان کیون ہو نہیں مترصد و فور حمت کا
 شہا عجیب ترزدین مبتلا ہو نہیں
 مدد جو آپ کی ہوئی تو ہو تلبی دل
 امیدوار عنایت ہو کیون نہ یہ مداح

علی مشرف معراج ہو گئے سر دوش
 سند کو پانی بتوئی مہر بر سر دوش
 تو سنگریزہ لکی بولنے بچوش و خروش
 کہ ابر سایہ نکلن ہتا باوج تاوک دوش
 مہوی نماز میں سپر جبکہ زینت دوش
 جو چمکے صاعقہ تیغ برق ہو بیوش
 دبا ی شیر نے کان اپنی صورت حرکت
 اگر چہ برق و صبا ہو یغ غاشیہ بردوش
 ہر ایک کان ہی فضل خدا سی پندوش
 ہو کیون نہ تلج سر چرخ آپکی پاپوش
 تو اسکے سامنی ہو شمع طوبی خاموش
 شراب عشق کی حضرت کی جو کہ ہیں مدوش
 ہزار ابر چڑ ہی چہ شیر بچوش و خروش
 کب او نکو جائز و عین ہو احتیاج بالاوش
 ہیں جو کہ رشمہ دست کرم کی جرعه نوش
 کلیم والی جو تھی ہو گئے شالہ پوش
 رہا نہ شہر میں فاقہ سی کوئی خانہ بدوش
 گناہ گار و نکی ہیں آپ بسکہ غدریوش
 کہ جھک خوش نہیں تی ہی اندر خور و نوش
 بجوم فکر و تردد سی کہ ہیں میری ہوش
 نہ آپ سا ہی عطا یا پاش نی معاصی پوش

شہزادہ علی ولی حسین حسن
سکونت چاہی اسی پاور شکستہ

شہزادہ ہفتصد ہون میں ہم آغوش
ادبی جاہی قلم روک بس خموش خموش

نقشہ مظفر علی اسیر

ابنک ربین ہم خستہ بگر یاشہ لولاک
اللہ کی ہی چشم عنایت ہی اوی پر
سب خلق خدا الہی ہے تابع فرمان
پیدا کئے اللہ نے خاطر سے تمہاری
تم چاہو تو خورشید بنی خاک کا ذرہ
نہاں اپنی ہوتی نہ اگر باعث ایجاد
تج غم دنیا سے نہ تھی شکل حفاظت
تہامی نہ زمانی کو اگر حفظ تمہارا
بے شرک فلک آ پکے لشکر کا سپاہی
حاکم ہو تم ایسے کہ جو ہو حکم تمہارا
دین علیج و مسار و ضلہ انور یہ تصدیق
ان دو کسوا کوں ہمارا ہے ہمارا
لاکھونہ ہزار و نیپے کئے اپنی حسان
دنیا میں رہوں میں کام و فتنہ طالب
دنیا میں رہا تجکو غم خانہ بدوشے
اللہ تجھے ہند سے روضہ پہ بلا لو
آفتاب پر سیا ہو جو در پاک پہ بچوں

لو جلد غم یہو نیکی خبر یاشہ لولاک
جو تھکو ہے منظور نظر یاشہ لولاک
جن ہوں کہ ملک میں کہ شہر یاشہ لولاک
افلاک ہوں یا شمس و قمر یاشہ لولاک
تم چاہو تو قطرہ ہو گھر یاشہ لولاک
ہو تانہ یہ خورشید و قمر یاشہ لولاک
لطف آ پکا لیکن ہی سپر یاشہ لولاک
ہوں ارض و سمازیر و زبر یاشہ لولاک
پین شمس و قمر تیغ و سپر یاشہ لولاک
بتے کو جلائے نہ شہر یاشہ لولاک
کیونکر نہ پہرین شمس و قمر یاشہ لولاک
یا شاہ نجف لینگی خبر یاشہ لولاک
کچھ کچھ تو توجہ ہوا دہر یاشہ لولاک
یہ سم ہے میرے حق میں شکر یاشہ لولاک
جنت میں نہ لا دو مجھی کہ یاشہ لولاک
رکھ دو قدم پاک پہ سپر یاشہ لولاک
جنت کا چمن اسی نظر یاشہ لولاک

ہوں روزہ اقدس میں اگر آپ کے داخل دکھلاؤ جمال نکالیں تین تین ہونڈی ہیں اس ذکر سے بہتر نہیں پاتا ہوں کوئی ذکر رہتا ہی غم تشنگی شاہ شہیدان ہے غمت محبت میں جگر آفکار	تا عرش معلیٰ ہو گزریا شہ لولاک لازم ہے عنایت کی نظر یا شہ لولاک ہے ورد زبان آئینہ پیر یا شہ لولاک دیر یا پیر میرے دیدہ تر یا شہ لولاک للت عنایت کی نظر یا شہ لولاک
---	--

اسپیر

خلق تیرے ہوئی براے براق ذات احمد یہ تھا براق فدا صفہ خورشید ککشان ہو تلم بن گئی برق و فتنہ پر شے نظر آتا تھا چہرہ راکب کو بہر ختم الرسل ہوا مرکب فیض احمد سے مرتبہ پایا شب معراج مصطفیٰ کے لئے چرخ اطلس پہ چونک چونک پڑے یا کھوں میں کہ سب پہ روشن ہے نور حق تھے جناب پیمبر مشعل نور پیش پیش رون اوس جگہ مصطفیٰ کے کہ جہان بدر جب کو زمانہ کہتا ہے دیکھئے چشم غور سے تو اسپر	کہ سر برق پر ہے پاے براق ساکن نہ فلک فداے براق تب محسوس لکھے شتاے براق جس طرف چل گئے ہواے براق بسکہ آئینہ تھے صفائے براق اے زہے طالع رساے براق کیون نہ عرش برین ہو جاے براق عرش جبریل لاسے براق سنکے قد سے صدای پاے براق حال معراج و ماجراے براق قدرت حق تھا یاد پاے براق جبریل امین قفاے براق جاے جبریل تھی نہ جاے براق آسمان پر ہے نقش پاے براق
--	--

برق ہے پر تو ضیا سے برق

منقبت متکلی اریکہ انامدینہ العلم و علی بابہا اسناد اللہ العالیہ
مطلوب کل طالب امام المشارق والمغرب مولانا
ومقتانا و امامنا علی ابن ابیطالب علیہ السلام
التحیۃ والثناء من کلام شیخ امام بخش ناسخ

بلبل ہوں بوستان جناب امیر کا
بیعت خدا سے ہی بھی بیواسطہ نصیب
تن پرور و نکی تیغ زبان سے نہیں پناہ
ابشار دیکھنا کہ عیان ہل آتی میں ہے
کیوں جو فروش کرتے تھے گنہ گار
انگشتر اپنی دے کے سلیمان کو دیا
گر سلسلہ ہے کیسوی مشکین مصطفیٰ
جسکو کیا نشانیہ دینی ہے بی نشان
پوچھا جو حال تحت سلیمانے ایک نے
بخشش کی ہے امید علیہ کبیر سے
جب تک نہ آب پاک ہاں نہ پی پیا
اہل نفاق کفر خفے کرتے تھے نہان
کیونکر تقسیم نار و جنان ہوئے مر قضا

روح القدس ہے نام میرے ہم صغیر کا
دست خدا ہے نام میرے دستگیر کا
اگر درجہ تھا درجہ نقوش حصیر کا
مسیکن کے بعد ذکر یتیم و اسیر کا
خود ذوق تھا جناب کو نان خیر کا
طاعت میں ہی سوال سنا کر فقیر کا
بے سایہ سرد و سحر ہوا میرے پیر کا
سیر پر تھا شیر ملک الموت تیر کا
بولا کہ ایک رتبہ علی کے سیر کا
ہوتا ہوں مرتکب جو گناہ کبیر کا
اوس شیر کے نہ دلمین خیال آیا شیر کا
تھا علم باب علم کو واسطہ نصیر کا
نائب ہی وہ جناب بشیر و وزیر کا

جو کہ جس کہ دلیں ہی وہ ہو جاری از باہر حکم خدا سے حق ہی او دہری جہر علی	ہے شہر جس کو باوجود ختم غدیر کا کیا غم سقیفہ بنتی جم غفیر کا مداح ہوں ازل شے قلعہ گیر کا مین ہوں غلام شاہ رسل کے وزیر کا
--	---

خواجہ حیدر علی آتش

عاشق شیدا علی مرتضیٰ کا ہو گیا قرب حق حاصل ہی او سکود عارف ہو گیا	دل میرا بند نصیر یکے خدا کا ہو گیا یا علی پیر و جو تجھ سے پیشوا کا ہو گیا حکم حضرت سے وجود ارض و سما کا ہو گیا سہل چٹکارا گرفتار بلا کا ہو گیا کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہو گیا
--	--

تجمل

ہوں مین دل سے غلام حیدر کا عقدہ مشکلات حل کرنا	ور دوسر دم ہے نام حیدر کا ہے ازل سے یہ کام حیدر کا تذکرہ صبح و شام حیدر کا عرش ہے اک مقام حیدر کا عرش اعظم ہے بام حیدر کا کام ہے یہ دوام حیدر کا جو ہے پیر و امام حیدر کا کلمہ اور کلام حیدر کا
---	--

<p>کعبہ میں جب بتوں کی پامی شکست یہ جو قائم ہیں آسمان و زمین آتے تھے دیکھنے فلک سے ملک صورت مہر و ماہ روشن ہے ایک سے دو کیا تھا اثر در کو کیوں خنزف ہوں نہ وانکی و خنزف خانہ عافیت نہ کیوں ہو نہ سب پہ روشن ہے رحمت خورشید طے کروں گا پل صراط کو میں شب معراج پر وہ سے باہر کیوں تجھ کو خوف محشر ہو یہ تجھ کو ہے دعا یا رب</p>	<p>کس جگہ تھا مقام حیدر کا ہے یہ سب انتظام حیدر کا جنگ میں اتمام حیدر کا خلق پر خلق عام حیدر کا اس سے حیدر ہے نام حیدر کا کہ بخت ہے مقام حیدر کا نقش ہے دلپہ نام حیدر کا آسمان ہے غلام حیدر کا لوں گا جس وقت نام حیدر کا ہاتھ تھا لا کلام حیدر کا مدح خوان ہے مدام حیدر کا جلد دکھلا مقام حیدر کا</p>
---	--

ع

<p>لحد میں کام نہ آیا کوئی سوائے علیؑ لب مسیح کے اعجاز گرد کما می علیؑ بنی پہ حال تقرب کھلا شب معراج حجاب سے یہ بیضا چہا میں مٹی میں نہ گل نہیں نہ شگوفہ کھلیں قیامت تک کیا کلام تو غنچہ سے پھول چہرے لگے ابھی ہونا کس یہ جگہ مثل ہر مہ طور</p>	<p>چراغ خانہ ظلمت بنی ولای علیؑ ہزار سال کا مردہ ابھی جلای علیؑ حجاب قدرت باری میں پامی جا علیؑ جو دیکھیں حضرت موسیٰ صلیک پامی علیؑ نہ ہو نسیم نے سر میں اگر ہوا علیؑ کٹی بکس گئی گل کے جو سکرے علیؑ نگاہ قہر اگر نہ سر کو دکھا علیؑ</p>
---	--

<p>لگائیں آنکھوں میں سرمہ سمجھ کے حور ملک زمین فشارندے دیکھ بوتراولی ہوں کہیں گی شیونے حورین یہ دیکھے جام طہور گدائی نان کو عطا کی قطار اونٹوں کی اصدین کہتے تھے یہ ذوالفقار اعدا چٹے نہ گا وزمین ہو کہ پشگرد و ن ہو بچے نہ ایک میری ضرب سے کوئی عالم میں سنا زبان بنی سے جو حکم کھمی وصی علی کو بنی نے کیا حکم خدا شب عروج رسول کریم نے جو سنے ہوا عجب کہ الہی یہ کیا ہوا از دنیا ز کی طرح نہ یہ سر خفے چلے ہو گا دور نہ علی کے جو بارگاہ رکھتے ہو</p>	<p>زمین جاے فلک پر جو خاک پامی علی کہیں نہ آ کے تجھے خاک میں ملائی علی پیو پیو یہ ہے جام می ولای علی زہی کرم خیم بخشش خوشا سجا علی زمین پر چرخے او تری ہونین بر علی کرون حلال میں مین جسے بتائی علی بچے اگر تو بچے وہ جسے بجائے علی خوشی سے تنگ ہوئی جسم میں مین علی وہ غاصبی ہے جو بیٹا کو می بجائی علی حجاب قدرت معبود سے صد اک علی ابھی تو فرش پہ تے عرش پر کیا ہی علی کرے نہ سنکشف اسکو اگر خدا ہی علی ہے کافی بخشش عصیان کو اک لای علی</p>
---	---

تجمل

<p>بنجائے سرد ہو کے کمرہ زم ہریر کا مسند ہو بادشاہ کی تکیہ فقیر کا بنجائے شعلہ نار کا جامہ حریر کا تاج شہ ہے ابھی بستر فقیر کا دیکر آنکھوٹے بھر دیا کانسہ فقیر کا بندہ بنایا حقے جناب امیر کا</p>	<p>دور رخ کو حکم ہو جو جناب امیر کا ارشاد ہوا ابھی جو جناب امیر کا پائے اگر اشارہ جناب امیر کا ہو مس غلبا جو جناب امیر کا جو دو کرم نما زمین دیکھو امیر کا کیونکر نہ افتخار نصیری کریں امین</p>
---	---

<p>دست خدا تھا ہاتھ جناب امیر کا کیا مرتبہ ہے آپ کے در کے فقیر کا کیا دو جہانین رتبہ ہے شاہ و وزیر کا مشہور ماجرا ہے یہ حسنم غدیر کا سر خم ہوا ادب سے ملک اور دبیر کا حافظ ہوا احتیاط نام میرے دستگیر کا ادنیٰ یہ معجزہ تباہی کے وزیر کا پورا ہوا سوال نہ کیوں اس فقیر کا</p>	<p>خیمین ہیریل سے لیا کرتی ذوالفقار شاہو ناک اس کے در کی لکڑی کی ہر ہوس لولا لاک کے شاہین ہے اک مین لافنی جبریل لای آیہ الکت عرش سے جب لوح پر قلم نے لکھا نام مرتضیٰ کشتی نوح جب گہری طوفانین بھیسے یونس کو بھی پالیا ماہی کی پیٹین حیدر تیرے سچا ہے محل کو ہر عجب</p>
<p>ناسخ</p>	<p>ناسخ</p>
<p>عرش کے کرسی نشین کا جانشین پیدا ہوا مقتدا می اولین و آخرین پیدا ہوا گنج اسرار الہی کا امین پیدا ہوا خانۂ زبور میں تھا البکین پیدا ہوا اس لئے روز ازل نقش زمین پیدا ہوا خاتم ختم بنو شکانین پیدا ہوا ابتداء سے اب تک ایسا نہیں پیدا ہوا جبکہ پیشداری رب العالمین پیدا ہوا بادشاہ کشور دنیا و دین پیدا ہوا اس لئے وہ عاشق نان جوین پیدا ہوا حیدر خیر شکن حصن حصین پیدا ہوا</p>	<p>مردہ باد ایدل امیر المؤمنین پیدا ہوا اول خیل آئمہ ثنائے آل عبا قائل قول سلو نے عالم علم لدن میرے مولیٰ کو امیر نخل ملتا تھا خطاب حیدر کراہ کی ہوتی تھی کنیت بو تراب کیا سلیمان اور کیا مہر سلیمان مومنو کو می اسن دار العمل میں جبرئیل الباقین کی نذر با لقت فی اب کامل ہوا دین خدا جہنمہ دماغ سجدہ ہر تحت شہی جائی نماز مومنو نگو نعمتین فرد سکے کملو ای کا اہل دین محفوظ تا فوج شیطانیں رہیں</p>

شروہ بادایدل امیر المومنین سید ہوا	ہی جب کی تیرہویں کتاب ہی بننا شروع
مولوی ابوالقاسم فتحپوری	
<p>سال بہشتین جسکے نہیں لگتی ہو بلک جسطرح لفظ سے معنی نہ کہی ہو نہ شک جام سے باد گلزار اگر جای چہاں بی نسیم سحری دلمین نہ پونچے شکر آئے گلزار سے جہتک کہ نہ پونگی ہر پیر دکھا دے مجھے تو سبزہ نور کے ملک آتش لالہ احمر جو ذرا جامی بہر رنگین جسکے مقابل نہو گندنی دمک بوند پڑنی لگین بجلی جو کہین جای چمک قیل کی رنگتی بین سیند وری جہتک کہی کوئل کے صدائیں کہین بلبل کے چمک کہین بہیوش کرے مستونو طلیک ملک امن داؤد سے یون کوئی الاپی ویک حالکی پر وین جو شمع ہی ہی جانل اوچک لولئی چرخ رہی عشو سے جسکی ہلک کانین پونچے جو پاریکے گندہ کی جنک بادشاہو نہکانہ پونچا ہو جان ہم ملک دفعتاً شب کوئی آنکہ درامیری چمک</p>	<p>عاشق فصل بہاری ہونین ہر زیر فلک عشق گلزار کا یون سے میری ہی مدغم ہون میکش کہ ابھی خون بہا دون اپنا لاکھ تیر کی تدبیر کرے کوئی طیب حشر و مشک سے کیا اپنا شگفتہ ہو دگ قول آنکہ نکا ہی ای بانی باغ ایجاد غیریت وادی امن ہو ابھی ہر صحرا اشرفی ہی وہ کمری رنگ نصارت حاصل ابر چایا ہو گلشن میں نظر آجائے ابر میں قوس قزح کلبہ ہی رنگ ای نظر گوشے ہی یہ تنہا کہ سنو عین یا رب کہین طنز و دوف و فی سے محشر ہر با جس سے فولاد حجر موکی صورت کہیا کے ساز کا ہو وہ ہمارا گ کا وہ رنگت ہی رقص کے واسطے ہو ایسی پری مائیہ ناز کیا عجب مردہ صدر سال اگر جی اوٹی خواہش طبع سے وہ اوج ہو محک واصل خیالات یہ افکار تے ہر دم و پیش</p>

خوابیں آئی نظر ایک بہت سیم بدن
غور سے شکل پہ اوسکے جو نظر کی سینے
حسن ایسا کہ نجل لیلیٰ مسلمی جس سے
وہ جبین نور میں ثانی بنیں جس کا کوئی
کبھی بہولی سے پڑی پھر نہ نشانی پر تیر
صف جمای ہوئی یوں دستہ ترکان بہم
آنکھ سے آنکھ جو اوس ترک شکر سے لڑے
ہوتے ہیں خطیف لا لبصار کے معنی روشن
لطف یہ کانکی بند میں بقول سودا
چاہہ زمرم ہی ملا چشمہ حیوان ہی ملا
پیر ہی دیکھ لے اوسکو تو یہ کئی پانی
سلک مذاکلی مقابل درو انجم ہون لیان
عارض اوتکے ہیں کہ شیشے کی گلاگونے ہیں
جلد شفاف میں یوں خون نظر آتا ہے
اور عضائی لکھوں حسن کے کیا میں تعریف
ناز کی یہ کہ اگر دلمین کری قصد خرا
چال وہ فتنہ خوابیدہ ہو جس سے بیدار
خلق وہ دست ہوس بجا پڑی دامن ہر
رزق برق ایسی پو شاگ بدین جس سے
غرض اس شکل و شمائل سے جو دیکھا اوسکو
ناگمان کر کے بسم ہوئی گویا وہ شوخ

پہنے پو شاگ زری سر سے ولی پاؤں
شعلہ نور کی آنکھوں میں نظر آئی جہانک
ماہ و نو شید ہی کر دیکھی تو ہر جہانک
جسکو رہتی ہے سدا ماہ غلامک چشماک
اوسکے ابرو کے مشابہ نہ کان ہر جہانک
لیس خوشتر نہیں جس طرح سپاہ اذک
دل نظر سے کمی لگتا یہاں سے نہ ترک
زلفین جب نظر آجاتی ہر جہانک
مستعد قظر شبنم جو پڑی گلے ٹپک
دہن تنگ اوسکا لہو اظاہر اتیک
لب شیریں نے عجب طرح کا پانہرنگ
برق چپ جاتی ہو جب دیکتی ہو اولی چپک
خال ہی چاہہ دھن کہ نکلہ انہن ٹپک
جام بلور میں جیسے مہ انور کی جہانک
خوف ہو ذہن ہی میر العین جامی نہ بہک
ناز کہتا ہے کہ یارب نہ کمر جامی چپک
کبھی بیباکی انداز کبھی جامی ہنسک
حسن کا رعب سنا می اگر دوت دیک
خیرہ جلیکے چمک لاند ہوں کہ سونکی ٹپک
صبر کہتا یہ چلا دل سے کہ اللہ معک
فکر کے شیشے کو دی زور سی پتھر پہ ٹپک

یہ خیالات خسیں اور یہ ادھام دہنی
 اوج فانی کو سمجھتے ہیں وہی العقل حقیض
 جمل ساز و غایا ہے بحر رنج و غنا
 فائدہ ام خباثت کا نہیں اس کے سوا
 اہل النش نہیں کرتے ہیں پسند الیسی بہار
 آج سنبھل ہی ہو کر گئے ہی ریحان ہے
 آج میں گل ہی کہلے سبرہ ہی نہ رہی
 آج و آتش گلے ہے گلستان وشن
 آج ہے چار طرف نغمہ سراے کا شور
 آج ہے نقش نگار و س خوشی کی مارے
 آج کیا رنگ گلستاں کا ہی گل تھا کیا طور
 جای حیرت ہی گلستان جہان کا رنگ
 عیش باقی کا طلبگار چو ہو وہ عقیل
 ساتھ امیر کے وہ گلشن تجھے دکھلا دوں
 کہکے یہ لنگئی اوس باغ میں مجھ کو وہ پرے
 خاک جس باغ کی ہو عنبر و مشک اذفر
 عمر بہر ہونہ کہی خواب یہ محل کو نصیب
 وہ طراوت وہ لطافت وہ نصارت بہار
 روش صاف سے ہو کا ہکشان محبوب
 پھل نزاکت میں وہ ہمیشہ بن اللہ اللہ
 کیا عجیب ہے کہ انار و نکا کھینچ پھٹ جائے

پست فطرت نہیں تجسا ہی کوئی زیر فلک
 عیش نر ایل کی نہیں قدر ہو پیش زیرک
 معصیت میں جو زنا ہے زیادہ لاشک
 ہوش جاتے رہیں سرے کہ خرد جامی ہبک
 سایہ کی طرح خزان جس سے ہنوی منفک
 زرد پتوں کی سوا گل نہیں ایک پتہ لاک
 صبح کو دیکھ کہ تو کچھ ہی نہیں جز خار خشک
 عرش تک جاتی ہی گل کہ کی شعلہ کو یک
 گل نہ تمہیں کاثرانہ ہے نہ بلبل کے چمک
 گل کو دیوار پر سر دیتا ہی رو رو کچھ شک
 باغبان چپ میں تو ہیں بلبلین چہرے چمک
 دل لگانا محفل یہ نہیں ہے شبہ شک
 آدمی وہ نہیں جو جامی حوادث میں لٹک
 باد تغیر کے پونچے نہیں ہر گز جس تک
 ایک حد سے ہی ہی کم جسکے سما تا بسک
 اوسکی پہو لوئی بیان کی کس طرح ہک
 ایک دم دیکھ جو اس باغ کے نہر کی لک
 ایک نظار میں ہو قلب کو محل ٹھنڈک
 عقد پر دین سے سوانح شہ زینہ چمک
 بار سے قطرہ شبنم کے پڑیں صاف ٹپک
 متصل اونکی کوئی غنچہ اگر جامی چمک

طیر وہ لعل و زمرہ کے کسی کے شہسپر
 وہ عمارات رفیع او سکی کہ سجان لشد
 لعل کا کوئی سکان کوئی زمرہ کا آفاق
 وہ صفائی و لطافت وہ ملاحات و نکلی
 محفل قائم و دیبا کے کہیں فرسے زیب
 جابجا بہن غسل و شیر کے نہرین جاری
 ایک طرف جمع حسینان زری پوشے غول
 جسم پوشاک میں یوں و نکا نظر آتا ہے
 شرمگین آنکھ سے چتون سے جیسا سے ظاہر
 انکا ثانی نظر آئے کہیں ہے امر محال
 رہنے والوں نے وہاں کی کہی دیکھا نہیں
 نہ حرارت کی شکایت ہی نہ سردی کا کلا
 یہ سادیکہ کے گم ہو گئے سب ہوش و حواس
 ہنسکے وہ کہنے لگی مایہ ناز و انداز
 حور ہونین یہ ہے تنیم وہ حوض کوثر
 گر تجھ ہو یہ تمنا کہ مجھے سب ہوں نصیب
 میر کوثر نے تجھے دہی زبان شستہ
 نذر دی مدح کی گلامی مضامین و چارہ
 گر صلہ میں تجھے مل جائے تو کچھ ورنہ نہیں
 آج دن عید کا ہے تجھ کو خبر ہی کہ نہیں
 آج ہی غیرت گلزار ارم خم غدیر

بعض کے بالونین مقیش کے تارونکی چمک
 جسکی توصیف میں طبع جہان جا بہک
 قصر ہونیکا کوئی ہیرے کا کوئی گوشک
 دیکھنے والیکے جاتی ہی نظر صاف ڈھلک
 سند سے قصر کے زرین کسی جا پر گوشک
 کسی جابادہ خنوم کی ساغر کے چمک
 آنکھ جاتی ہر مہ مہر کے ہی جس سے چمک
 شمع جسطرح سے روشن تہ دامان شمشک
 جن انسان فی کہی میکی نہیں انکی جہلک
 آسمان لاکھ مہ نور کے لگائے عینک
 خلش شتر غم پیش مصیب کے کمنک
 معتدل فصل صدا سہی ہی و سہی ہاسک
 غرق حیرت میں ہوا سہی میں لی پاؤں تلک
 ہونہ مد ہوش نہ یوں شستہ غفلت سے ہلک
 باغ فردوس ہے یہ کسلے ہے تو بلک
 سنلے ترکیب نہیں صہین ہر کپڑے شمشک
 جسکو تنیم سے دہو یا کئے ہیں ہر سون
 مثل بلبل کی زبان کو لکی مہر پر چمک
 خلد و فردوس برین حور و قصور و گوشک
 آج معمور خوشی سے ہے سماتا بہ سماک
 جمع ہیں سارے زبائیکے بزرگ کو دک

<p>کر چکے اپنے برادر کو بھی ختم رسل وہ شہنشاہ ہوا تخت خلافت پلین باز وی ختم رسل یعنی علی اعلیٰ قاسم نادر و جنان ساقی صبا می طور پہر پہرا کر ہوا حق اپنی جگہ پر قائم دیکھ کر خواب جو چوٹکا تو یہ طلع لب پر</p>	<p>بعد بیعت کی بھی سیکھنی لگے بچ نک جسکے ہی قبضہ قدرتین میں اور فلک نام تک جسکا نین نام سی حقکی منفک جسکا ہمتا کوئی پیدا ہوا آج تک ظلم و بیعت گیا عالم سے دبی پاؤں پر افسوس کرتے تھی سنکر جسے گرد و نیہ ملک</p>
---	---

مطلع

<p>صفحہ دہر سے یوں کفر کیا تو فی حک دین احمد کا نہ یوں ہوتا نہ در شمشیر تو نے اوس جنگ کو ہر کر دیا اوس فیض خدا تجسسے حل ہو گئی مشکل کس ناکس کے صدا خانہ حق ہی وہی جو تیرا مولد ہی علی سر تیرے وہ تیری درگاہ کو خالق نے دیا نیرے باعث سے بد و نیک یوں حاصل ہو فوق زلہ بر کون ہنیں خوان کرم کا تیرے تجہ میں نہ زور خدا داو ہے ماشاء اللہ غیض میں سنگ پہ تہا نیزیکو گاڑا جیسے نوسن خامہ ہو مجھو لیسے صفحہ پہ روان ناز و عشوہ میں پری سیرت و صورتیں ملک وہ سبک رو کہ جو سومر تہا آئی جائے</p>	<p>جس طرح محو کرے حرف غلط کو نہ نک تو نکر باندہ پتا چست اپنی کمر بہ ملک جس سے اعیان عرب آئی دبی پاؤں پر جسکو ہوئی نہ یقین دیکھ لی ٹولا لنگ استانہ تیرا کیونکر ہو مسجود فلک رکھ ہنیں سکتے فرشتے ہی قدم بی دستک تجک کو خالق نے کیا ہی حق و باطل کا محک ملک میں تیری ہی دنیا کا یہ سب آئے نک کوہ ہی سامنی جسکے ہی کم از خار و خشک کمر گاؤ زمین میں ہوا سے دوسری لچک باد پا کا تیری گرد و صف نہ لای لبیک صحیحہ میں رعد چمکا غنیمت کبابی کی چمک دخل کیا خواب میں غمگینی جو کھلجائی پلک</p>
---	---

<p>رو قدم او سکے دو گامیکی ازل اور ابد اتنی عمر صدیقین وہ طی کرتا ہو سا تو اقلیم خیر ظمین آگے اگر تاپ زمین پر مارے نہ تیری تیغ جلا داد کا گر وصف لکوں سیف وہ سایہ ہی بھی جسکے بلاشبہ ویکھر باہر تیرے شرفشان کو سکھ ایسی شمشیر کے تیرے کیا ہو کیا وصف رقم مدح مدوح خدا میں ملک سے ہی محال تو کرے مدح یدائش کو قاسم خاموش اب دعا کر کہ ہیں ابواب جابت مفتوح یہ تمنا ہے میری عمر شانین ہو بسر دستگیری وہ کر ایست زبردست خدا کہیں ایسا نہ مولا کہ پریشان ہو کر سگ دوی حیفہ دنیا کے لئی تانکروں غیر کی نعمت انوائسے نہیں کہیہ مطلب</p>	<p>ایک حد اسکی طرار کی سہا تا پسک آنکھ سے پیک نظر ہونی نہ پای منفک کو گاؤں سے تاحشر نہ پیر نکلے کسک زنکسے جاتی رہت اکینہ دلی چمک صورت شوق فخر ہوا ہی دو ٹکڑی خاک موت یہ روح سے کتنی ہی ابھی تھی سرک جسے بی کائی پنجوڑی پر جبریل تلک تو سن ذہن اسی دشت میں جاتا ہی بیشک سن لی آتی ہی عرش سے لاقوہ لک بہر آمین ہوئی جمع آنکی گرد و نیہ ملک غیر کی مدح ہی ہو لیسے نہ اسی لبیک جاوہر بہت سی جاہلین نہ قدم میری بہک در سے ترے نہ کہیں اور طرف جاؤں بیشک اپنی سرکار سے گردی مقررہ صحنک بس مجھے چاہی مطیع سے تیری نان و نیک</p>
---	--

رضوان مولف کتاب

<p>دلو تھا بسکہ میری عشق حینی کاشف گتہ رایت روز ہوا کو چہ جانا غین میرا غور سے مینے جو دیکھا نظر آیا یہ مجھے نرگسی چشم سے مستی ہی غزالو نکلے لئے</p>	<p>دور عالم میں پیرا کرتا تھا وہ چار طرف دیکھا ہے باہم پہ ستادہ معرہ شرف بیشک اس مہ کی ضیائی ہی دیا چمک اوبلی وہ آنکھ بیان کرتی ہیں میرا جان</p>
--	--

<p>دیکھیں بخود ہی سطر سے چہای دلیں روغنائی کے لئی تھی نہ کوئی چیز مگر عرض کی مینے یہ حاضر ہی قبول اس کو کرے سنتھی اسکے ہوا غیظ سی چہرہ گل رنگ قہر آلود غضبناک سخن مجھ سے کئے بات کرنا ہی کجا آنکھ سی دیکھوں کسی ناگمان ہاتھ غیبی نے صدا دی مجھ کو تجھ کو گر شاہد مطلوب دو عالم کی ہی فکر کون ہی شاہ نجف قبلہ عالم حیدر وہ در علم محمد ہے صبیح و سالم ذات تیری ہی بری از ہمہ احوال بہا ای امیر عرب ای مظہر اسرار خدا حق سے اک خطہ جدا ہو گئے مگر</p>	<p>ق</p>	<p>طاقت و ہر شکیبائی ہوئی ایک طرف سائے اوسکی کیا میں لڑو جان تبارک نظر لطف سے دیکھو تو ذرا میری طرف قہر سے اوس دہن تنگ بین بہر ایک اور کما حال یہ تیرے نہیں کہہ سکوں مجھ سے امید نہ رکھ اسکی بقدر شرف تو جہت عمر کو اس با حقین کرتا ہی تلف جلد حاضر ہو تو جا کر بد رشاہ نجف خانہ کعبہ ہو اوس در عالی کا صدف اول و ثانی و ثالث ہیں نصف و ثانی حرف علت ہی عدد و گرتی رہی چار طرف جذ الفس نبی ساری جہان سے اشرف حق تیری تمت ہی اور تو ہی سدا حق</p>
<p>اسم اعظم تہمین معلوم ہی پورا شاہا تخت بلقیس کو وہ چشم زدن میں لائے یا علی صاحب شمشیر و سر حیدر ہے قائل قول سلونی بسر ممبر ہو ہم سے کیا کوئی تہہ نفس ہم سے کری محرّم از الہی ہو نبی کے ہو وزیر مخزن علم و عمل منہج جو دو اکرام</p>	<p>ق</p>	<p>ایک ہی حرف جسکی ہوئی واقف صفت آپنے لعل و کبر کردی سب سنگ خد ضرر جسکی عبادات جہان سے اشرف غیر ممبر پر کرے مثل سگونکی عفت در یکتا کے مقابل نہیں ہوتا ہر خد شیر حق را دی دین میں غل شاہ نجف تیری شاہ فیہ حاصل ہو ملائک کو شرف</p>

اگر تیری زورید الہی کی قوت پاوے
جو کمان دست زبردستیں تیرے پونچے
مصدر فیض خدا منجر صادق زبانی
کی اطاعت جو خدا اور نبی کی تہنہ
میر جیب چھوٹے کمانے تیرے سودا دشمن
دیکھیں اعجاز مسیح اور خلیل و داؤد
کیا لکھوں نصف تیری شب گلوں کا میں
جنگین جیب چلی شمشیر دیکھ تیری
کی شان تیری جو اسودنی امام و کوثرین
چوڑ کردامن دولت کے جو بھٹکا ہر جا
روضہ پاک کا شاہا ہو شرف کس سے تم
تیرے رتبہ کی شناسا میں برب اکبر
ایک ساعت میں چل جا ہوی جہان علی
دوستوں کی تیری ہی جنت ماوی جاگیر
آپ کے درمیں تو ریت و زبور اور انجیل
منبع علم و عمل دافع بدعات و ظلم
یا علی آپ دینی دو نو ہو نور واحد
شاہ مردان کے مقابل ہ لکی کب ہو
جزر و مد آوی جو عمان شجاع تیرے
حسن و تیرا خدا داد ہے ما شاء اللہ
موج زن جسکری وہ بحر خطر ناک ہووے

پنجہ رستم دستا نکو پیرے نصف
سہم کے حکم شیعہ ہو بخیت اخف
تسے افضل بنین دنیا میں خلف اسلاف
مہر مغرب سے پہلایا ہی زہی غرہ شرف
شوق سے سینہ کفار نبی اوسکا دوت
کیون نہ اسلام میں اوینگی نصاریٰ اسف
جسکے ہم پہلہ جہان میں ہر براق و زفر
کشتوں کے پستہ ہوے اور گری صفت
دست مقطوع ہووا شانہ سی نور اہد
دین دنیا میں وہ ملتا ہوا سدا است
وہ در پاک پہ از کعبہ گلی ہی موقف
کعبہ ضعیف منا اور حطیم و موقف
ایسے اعجاز کاہر وقت تھا تلمیص صرف
دشمنوں کی لئے ہی نار جنم کی تفت
آپ قرآن کی میں تفسیر لطیف و الطف
ما حی کفر و دخل شاہ علی الطف
وصفین آپ کے واللہ ہی ناطق
شہر بہین می ہو کرے نقش بجا کردہ دف
بحر ذخا تیری تیغ نبی نصرت کف
اوسکو جب لکھی تو ہو جای زلیخا کف
کشتی کفر ہوا الفور غنہ یق اور تہف

<p>جب چڑھی قلعہ خیر پر شہ قلعہ شکن جز علی کون رہا جنگ احد میں قائم اک گدائی تیرے دروازے کا حاکم طائی تسا جواد و سخا کون دو عالم میں ہوا گر تیری دامن انصاف میں اگر چپ جاکے علت قرض سے ہر وقت لبو شیر ابوی رات و دن اپنے غلاموں کی مدد کرتی غضب کرتے نہ تیرے حق کو عین صواب روح میں آگے روزانہ نہ ہو عین مصروف یہ عبادت ہو ادا شام و سحر لیل و نہار ہومی اولاد اور اخفا د میری عاشق ہوں محب آپ کی نعمان جناں سے خورند رہیں مداح تیرے خورم خوشدل بچان ساقیا بہر خدای دو جہاں بضوان کو</p>	<p>فتح اسلام کا بجھ لگا نقارہ و دف چوڑ کر خیر و را کو ہوے تہی مستطرف تہا جہاں تین سخاوت سے ملا جسکو شرف کی عطا سر و خفا ہاتھ کھلا روز شرف باز سی ہووے کبوتر نکلی مستحرف حرف علت کی طرح شاہ کرو قرض خد رتبہ میں آپ کی ہرگز نہیں نقصان حریف تم تہی پابند وصیت جو ہوئی ظلم و جحف رہے ہماری میرے نیز انکا پلہ نہ اخف غیر کی مدح میں ہرگز نہ کروں غیر تلف می عرفان و دل سے رہیں وہ جام بکف دشمنوں کو تیری صلہ ہی دشنام و قذف در پہ اپنی وہ بجا وین تبعا حریف دوستی شہ ہر دایکا پلا دی فرقت</p>
---	---

مولوی ابوالقاسم صاحب

<p>گر ایون چار جانب کوہ ہی برسید و ٹکر او دہر قبلہ کی جانب سے اور شاہ برسید ٹکر او دہر ہونوئی نسیم صبح کے چلنے لگے فر فر او دہر بجے لگے چنگ رباب بربط و مرمر او دہر بگلے دہان گلے موج خالق داف</p>	<p>کنہ کار و نکو گیری جسطرح سے حجت و ادب او دہر پیر مغان نے سیکرہ کاکو القفل در او دہر ساقی نی زند و نکو دیا جام فی آخر او دہر مرغان نمنہ سنج فی بریا کیا محشر او دہر شکرانہ نعمت میں شائق بھکائی</p>
--	---

ہیں ایسی خوشنما شبنم کے قطرہ وامن گل پر
یہ ساقی کی کمر سے کشت می ہی مائین
کین مجمع ہی رند و نکا کین غل بادہ خوار
کین سچ شور پر یو نکا کین نشہ عناد لکا
کین غارتگران ہوشکا جہر و کلاشن مین
بلا کیس و کمان ابر و سخن پرواز نیکو خو
ادھر تو خبر بر و یان جہان مین جو آرائش
مسی بالیدہ لب مین با گل سون کا کلاشن
کیسے زلف پیمان شبل ترسی ہو یاد آتی
جو دیکھا زردا حمر عارض گل رنگیہ دایا
حنائی خیمہ محبوب ہی یا شاخ مر جان ہے
گل شبو کا گلہ دستہ ہی چپکا مام و یو نکا
شفق ابر سیہ مین خوشنما ایسی ہی گرد و پنر
ہوا ہی زردی رفل سبک اپنی شرمندہ
نزول رحمت رب سے ہوا ہی بنزیر عالم
ستاری ہی بٹی اشیہ چرخ اختیار کین ہو نگہ
جبل نے لالہ لعل انجمن حجر نے لعل پایا ہے
ترانہ نے ادھر قمر ملی آفت کا سما باغ ہا

لباس کارخانین جس طرح موتی کی ہو جہاں
گلابی سے مین گل معور غنچو نکلی بہری کشت
کین مین کین مین مینا کین مین مین ساغر
نیمہ نکلی صدای عاقبتو نکلی قلب کو کشت
چمن چہرہ مین سیما مین بوٹا مین بیکر
سی قامت قمر طلعت پر نیراد پر مین نظر
عروسان چمن ہو لو نکا پنی مین ادھر زبور
بعینہ ہر گل نرگس ہر چشم مست افسونگر
گمان قد جانان ہوتا ہے سر و لب جو پر
دہان تنگ دہو کھا ہوا نرگس غنچو پنر
سیا ہی قلب لالہ مین ہی با خال لب لہر
عنب کا تا کین خوشہ ہی یا معشوق کا جو
کہ جیسے پانکی سرخی مسی مالیدہ ہو نو پنر
اسی باعث ہی بلبل مین چپا ہی خسرو خاں
کہ ہر سونکی خزان دیدہ بھر ہی ہوئی حاضر
ہین جس کشتے گلشن گل و ریحان شبل تر
صدف در شجر نے پہل چمن گل گلون پنر
ادھر بلبل نے گامی شاخ گل پر غزل از بند

غزل

گستاخ اوٹی ہی پھر ساقی چلے جام می احمر
ہمیں ہی خیر مین خم کے بھوجی کا کوئی ساغر

خبر ہو کہ نہیں کہہ کہان ہر دہر کجا ہے
 نہی کی کس طرح یا رب ہماری اور یافتہ
 ہمارے خانہ دلوں کو نگر بہ باد او گردون
 دل مرحوم کا سینہ میں شاید آج ماتم ہے
 کہان تخت جگر سا پول کوئی باغین ہوگا
 چمکا دی می سے رند و نلوں کو تازہ لیا فی
 شجرہ چہ پی سن سنکے ایسا وجد کر تھیں
 ہو اسی ڈالیوٹے ڈالیاں ایسی پتی ہیں
 سجا اس نگہی صنایع عالم نے گلستا نلو
 سنو جو بن پہ کیوں یہ باغ دنیا عالم کیوں
 چلے ہی گلشن اسلام میں باد سحر گاہی
 پہرین ہیں آخری جج سی امام شہر و بطحی
 ہوئی ہیں گنبد اعلیٰ سے جبریل میں نازل
 تعامل چاہی ہر گز نہ تبلیغ رسالت میں
 نہ لاؤ دلیمن مطلق خوف مکر و کیا عدا کا
 بجا لانا جو حکم محکم یزدان کا فوری تھا
 پکڑ کر ہاتھ میں دست خدا کا ہاتھ احمد نے
 مسلم ہو گئی سب پر امامت شاہ مردانکی
 ہوا انعام امت تب ہوئی تکلیل ایمانکی
 و فوریت سے ہر سوسا رکبا کا غل ہے
 پھر ہوں جوش محبت میں دیان مطلع عالم

ہمیشہ سی درتخانہ پر اپنا رہا بستر
 میں دیوانہ وہ تازک کچھ میں انسان ہر کجی
 جہانین صبر تو تیکے واسطے رہی دی کوئی ہر
 فغان نالوں کی لب پہ پڑا اور صبر تیکہ انکسین
 میری دامن پیدہ ہو کہ دامن گلچین ہو کیوں
 تجھے اسکا صلہ جنت میں دیکھی ساقی کوثر
 کہ مست بادہ کش جسطرح ہوئی جام میں
 کہ جیسے عاشق و معشوق الپسین ہوں ہم
 کہ بہر سیر جو رن نے دریچہ نئے نکالی سر
 جہانین کون ان ہو گا خوشی کا اجسے ہو کر
 نہال دین محبوب خدا ہو تا ہی با آور
 غدیر خم پہ او تر ا انکر حبساج کا لشکر
 نبی کی پاس لائی ہیں یہ وحی خالق داور
 کروا ظہار اسکا امر خاطر میں جو ہو مضمحل
 خدا حافظ ہو جسکا او کو کہہ و عمر سی کیا اور
 کجا و دیکھا ہو اطیار حکم شاہ سے ممبر
 کہا جنکا میں قاہون اونین کچھ یہ میں ہر دور
 ہوئی حاکم مسلمانوں کی احمد کس طرح حیدر
 وصی و جانشین جب کر چکے حیدر کو پیغمبر
 صدائے حق کے جاتی ہی غدیر خم سے گردن پر
 کہ جو میں وجد میں مسکان بحر و بحر سی سنگر

مطبوع

از لیسے آب گلین ہے ولای نفس پیغمبر
 تیری جبے ات پاک و صفا خلق تیری
 تیرے تابع تیرے طامع تیری خادم تیرے چاکر
 کریم و اکرم و اشجع متین و عاقل و انزع
 ولی و ال من والا امام عاویں عاوا
 ظہور قدرت بیچون مراد و طالب یوفون
 مستی ایند سجان رئیس عالم امکان
 صلا تیری و لا کا ہی جزا تیری محبت کے
 تیرے ہی فیض کا صدقہ جو عالم میں یہ پایا
 نہوتے گرتے تیری الفت نہ پیدا یہ کہی ہوئی
 سلف کے جتنک کوئی بہادر یوں لڑا ہو گا
 تیرے قبضہ میں شمشیر شرافشان نہ بکریں کہیں
 تیری ضربت کی ڈرتی ہی طامع فوج اعدائے
 تیری جرات کا چرچا ہی تیری ضرب کا شہر ہے
 تیری شہدیر خوش رفتار فی خالق ہے پایا ہے
 بر سر و برم آہو بیخ حور ملا یک فو
 گر انما یہ قوی قلب فلک پایہ قوی بازو
 صبار رفتار نازک خویری چہرہ مبارک
 اسان قی ہو چو شہو کسی شہکی یکہ میں

دم آخر میں نکلتے گازا لیسے احمد و جہد
 نصیر کو گمان واجب کیا پھر چکو نہ کیوں کر
 بخا و بخل و وحش و طیر جن انس بحر و بر
 صلیح و زاید و ادس و زکی و زکی و طہر
 طراز خلعت لولا بتول پاک کا شوہر
 مال و مقصد یونون خدیو انما افسر
 امیر کشور ایمان وزیر خاص پیغمبر
 قصور و حور عین و سلسبیل و چشمہ کوثر
 جبل یا قوت فیروزہ میں معدن عذوق
 گل و نین بو قمرین صوفی و نین در شجرین بر
 حسام ایک شہدائے ایمان یک شہدائے ایمان
 قضا ترسان قدر تیرا ن ملک ان مضطر
 یہ دل سیدلہ تن بیجان جیتا خروہ جیتا
 میان یہ سپر و ہفتا رخ کوہ و دشت و
 تن آہو تب برق و تکت فان مہر صبر
 قضا جودت فلک سرعت قمر طلعت شمس
 عدو بند و عدو گیر و ظفر مند و ظفر پیکر
 ہماخت ہما فال و ہما بال و ہما یون فر
 کہ ہر قطرہ عرق کا خاک پر گر کر ہی عنبر

<p>عجب گلگون کہ باغ شہر عکوباد بہار ہے رقم ہو و صف کیونکر تیری شمشیر و سپکر کا یہ قدرت سے جسکو آپ خالق نے بنایا ہو عجب شمشیر ہے فتح بسین ہمراہ ہی حبلی برش یہ وار اوچھا سا بھی چلیا کو ہوتی ہیں اگر سایہ ہی پر چاہی تو دو ٹکری برابر ہوں چمکے جسے جو ہر سے سدا رہتی ہیں شہر مند لکھوں پر شاہین بند و حکم وہ مطلع روا</p>	<p>جلاتا ہی عدو کی کشت کو یہ صاعقہ سپکر نہ آہن و سکایہ آہن نہ صنایع او سکا ہنگر قیاس و ہم میں تصویر او سکی کیونکر قضائی بہر م او سکی حد شرف بقضہ ظفر عدو میر زمین مضطر فلک خائف ملک سر کنند و گر زو کو پال سنان دستہ و خنجر بلال برق خاطف کمشان انجم اختر جنیا سے جسکی ہو محبوب نور خمر و خاور</p>
--	--

مطلع

<p>سولان سلف دائمین جب ہوئی مضطر ترا وہ رتبہ اعلیٰ ہی امی بازوی پیغمبر خدا واد ایسی قوت ہاتھ امی تیری پنجہ کو نیرے غرہ کون کفار ایسا خوف کما تی ہیں تیری تیغ دو دم کے وار میں گرد و کی ہو گز بہلا شاہ و شہنشاہ کب مقابل ہو سکیں گے نہ تیرا علم میں فی رتبہ میں فی کوئی ہمتا ہی عدالتین بنی و تمین جلالتمین شجاعت میں زمانہ میں خدائی تیرے داہن کو بنایا ہی وہ ہستنا تھے خالق تجھ شاسا نے جسکے خدا ترسی یہی غافل نہ را تو تکر کسی سوئی</p>	<p>ہو میں حل شکلیں جب دم کما مشعل کا قضائے قدر بندہ فلک خادم ملک چاکر کہ پیر اکلہ اژدر کو تو نے مہر کے اندر کہ جاہن چھتے ہیں لشکر میں ایسے عجیبی ہی ہنگر نہ رہ بیکار تن صد چاکتین صد پاس مضطر نہ یہ سوکت نہ یہ صولت نہ یہ سطوت نہ یہ ہونگر نہ جرات میں نہ ہمت میں نہ طاقت میں کوئی بہر تو ہی اول تو ہی اکل تو ہی فضل تو ہی اظہر خطا پوش عطا پاش و ساقدر و ساستر رمل چاندی زہر سکن خنجر و جان گھر پھر یہ تو نے فقیر و سیر و سیر و سیر کسی دم بہر</p>
---	---

<p>عیادتین بیاخت میں قناعت میں ہر وقت بہلاک عالم علم لدنی کے مقابل ہو کہان کرار وہ شہور عالم ضرب ہی جیسی سوا دست خدائے مرتبہ کنگاہی عالم میں قلم اشجار ہون دریا سیاہی انس و جن کا تب محرم بی شکین سوکھی سیاہی خامہ گیس جا بھی کب کنبہ ذات مرقضی نہ پتا کرم</p>	<p>سیادتین شرافتین کوی تجسسانین بہتر بہتر کا سورہ تک جس کا دوی کو بہتر کہان فرار وہ چو بہاگ می جنگ سے اکثر کہ جسکی ضرب جن انس کے طاعت سے ہی بہتر ملے مہلت ہی لکنے کی وینین تا عرصہ شر نہیں مکن کہ ہو تحریر وصف حیدر غفور کہ حصر معرفت ہی ذات اللہ پیہر پور</p>
<p>مولوی ابو محمد</p>	
<p>کہ موم عشرت کے پتھی میں بٹہنگ شکل کچھ اور ہی اب گلشن ایجاد کی ہے ہر طرف گلشن عالم میں ہی یہ سرسبزی فرحت و شادی و عشرت شہی بہا کو مطلب کسی آشفہ طبیعت کو ہی گانہ گاهرا ماہر و یونہ کوئی جان دی میٹھا ہی کوئی میخانہ کو جاتا ہے صراحی در کف کسی میاک کے ہین گردن مینا میں ہاتھ گرد بوتل کے ہی بس بادہ کشونکا ابنوہ بی تحاشا قدم خمبہ جھکا دیتا ہی سر یہ کش ہے کہ جو در بند ہو میخانہ کا طبع موزہ و پیہ یہ ہے اور ہو عالم طاری</p>	<p>خود بخود ہی طرب عیش کا دلکا آہنگ ہین خوشی کے کین چرچی کہیں شاد کی ترنگ خلق کی انکھو میں گویا ہر پڑا نشہنگ آجکل کوی نہ مخرون ہو نہ کوی دل تنگ چو ہوتی ہی ہین ہاتھو سے کیدم فی جنگ ہو ہم آغوش کس طرہ ہی دلیں آہنگ متصل ابے کیسی ہی آیاع گلرنگ تاک میں نبت عنجب کی کوی مست و سرگ شعلہ شمع چہ بطرح گرین کے پتنگ نشہ می سے ذرا ہی جو ہو کوئی جنگ پونچن میکش ابی ہر سمت ہو ڈرا کی تنگ وسعت ذہن ہی افراط مضایع تنگ</p>

<p>شعر جبرستہ وہ ہوتی ہیں برابر موزون طرفہ بیناکی سے کس بجز و قوافی پہ سسل گو یہ وہ سخت زمین ہے کہ کرے گرتا کہ دو پر یہ تائیدہ خدا ہے کہ میرا نوسن طبع دین ہے آج گاہ تانکا وہ نقشہ کچھ چون سال ہرے نہیں گو کام میں بے بالکل ری دم ہی وہی خم ہی وہی تیری ہی ہا گوش دل سے یہ قصیدہ چو نہیں بل ہذاق</p>	<p>بول و می مصرع اگر کچھ ہی ہو پڑے نہیں رنگ جس سے کرتے ہیں کنارہ ہم معنی کے ہنسنگ اشتب فکر ہو دو چار قدم میں پالنگ اسمیں طمی کرتا ہے بیباک بیول فرسنگ نقش باطل ہو جسے دیکھ کے نقش از رنگ دیکھئے پھر تو کہیں تیغ زبا نہیں بنیں رنگ وہی خم خم وہی کس بل ہی ہو غزا و دیہ پڑہ کے مطلع کو نکمے بدل دون میں ہی نظم کا</p>
--	---

مطلع

<p>آج کل فضل بہار کی شہی کا ہی یہ دہسنگ پتہ زریں کی طرح سایہ فگن برگ چنار تا کہ سرسبز ہے ایوان ز مرد گویا کہا کے خم پہولی ہو می ڈالیاں وہیں ملتی فرش نخل کا ہے کای کہ بساط سبزہ اویں چادر ہے تو بالمش ہی خنکی ٹٹی پاسانوں کے طرح نرگس شہلا بیدار خم میں تسلیم کو شاخونکی سرعجز و نیاز خاص محرای میں جتنی ہیں جوانان چین فوج شجاربے صفت باندہی ہو می پیش نظر جو مٹی یا دہار سے ہیں ہرمت نہال</p>	<p>باع اقلیم ہی گل تاج خیابان اورنگ صورت مرو حد ملتی ہیں درختوں کی پہونگ طاق کسری ہی سجادین ہو جکا پانسنگ یا منقش در دولت پہی قوس ابرنگ قطرہ شبنم کے ہیں جہاں سے کہہ ہم سنگ تختہ صدر برگ کے ہو لونگا ہر نوکیلاںک سرو باندہ ہے ہی کمر چست لسان ہرنگ ہاتھ ادشای ہیں رق کر کے دھا کا آہنگ بر میں پنہ ہو سب خلعت فیروزہ رنگ جیسے آراستہ ہوتی ہیں عسا کرے جنگ پہلو انکو ہی یا نشہ حیرت کی ترنگ</p>
---	---

گرم شتاب لئی مشعلیں چاخر چپ دست
گل خوش رنگ نین شاخونہ یہ ہر سو
اپنے موقع میں قدم گر کوئی رکھی آگے
مرغ خوش لہجہ بین یا بزم میں باب نشاط
جب کسی ملکی بہم وجد میں چکارتے ہیں
بیک لہزار سے شرماتی ہیں خوبان بہان
جو ہتھی آتی ہیں یون ابر سے کے ٹکڑے
سکہ جال گل اشرفی اس عہد کا ہے
ہی ز روز سے مہمور خزانہ بالکل
اس سلخ خانہ کی تلوار میں ہین رگ سون
لچے سنبل کے بعینہ ہیں عہد و گم کند
حلقہ گردا لکے ہیں یا سپرین گہر و نکی
پتھیلے کے پھریرے علم ہر کے ہیں
مہرم اس شاہ کا عالم میں اگر ہی تو عیار
مثل ہر کار و نکی ہی سیک صبا کو تانے دو
دیکھ کر شاہ بہاری کا یہ عز و اجلال
باع ایجاو نے پائی ہے بنا جسکے لئے
تہنیت سے یہ ایک جس شہ کے خلاف تھے بہادر
جو میر سے ہے ایک شان و قالیب کے مثال
حسن بستر پر میر کے کیا چین سے خواب
سکے حروان سے ہوئی کاف کی مٹی پر باد

تر تو کتے ہوئی سامنے طاوس گلنگ
مخمل جشمین اسادہ ہیں ترکان فرنگ
پنجہ مار ہٹاتا ہے اسکے مار کے چنگ
جنگی دلہ وز صدائیں ہیں یاز بربط و جاک
سب سمجھتی ہیں کہ قوالون چہرہ اسارنگ
لولی چرخ ہی ہی رقصے طاوس کے دنگ
قبل مست آتی ہیں میدان میں جیسے فی جنگ
عشق بیچا عین ہے طغرائی فرانس کا و رنگ
استخوان دُر میں تو یاقوت سولائے سنگ
قوس ہے شاخ خمیدہ تو ہر ایک شاخ خدنگ
ہو ہونیش کرو نہیں ہی سب انداز تنگ
بلبلین اب روان پر ہیں یہ یا مغفنگ
نفرہ بلبل کے نفیقو نکی ہیں گویا آہنگ
جسپہ پڑتی ہی سعد و نکی برابر سرخنگ
آب چارمین ہی فرمانگی روانیکا ڈھنگ
ہوئی اوس شاہ کی جتنی میر و لیلین امنگ
مہر سے جسکے گل ترکو ملا اب درنگ
خلق میں آتی ہے ہر سال بلا عذر و درنگ
خاص ہی جسکو خلافت کانلین اورنگ
جسکی جرات سے ہوئی ہوش ملا یکے ڈنگ
جسکے فرشتے جہا خلفن اسلام کارنگ

جسکی تلوار سے سپاہی روم اور فرنگ جسنے کی میر علم بن جن وعفرت سے جنگ کار گرجہ نہ نونی تھی ذرا بیل و کنگ جسنے اژدر کو کیا مہد کے اندر چونک بہر مدح سے آیا ہے دل زار بہ تنگ	جسکے حملوئے ہوئی مرچ و تر میسر جسنے جہول کے ہی پر بنیں چوڑی سالم جسنے دو انگلیوں سے وہ دم کھم توڑا جسنے دی مردہ صدر سالہ کو ایک دم میں جیتا وجہ میں مطلع کو پڑھ کرین یہ کرتا ہر خطا
--	---

مطلع

تو وہ بندہ ہی کہ سپہین میں خدا کے بے شک پر تیری فیض کے تجدید میں کم ہن فرنگ باز عصفور سے ڈرتا ہی تو اہوسے بلند عقل کل ہی ہو تیری عقل سا کا پانگ در ویا قوت سے قیمت میں بڑی پانگ اسی ہر حملہ میں طبعین پہ غالب خرچنگ واہ رے فیض گوارا ہوی اتنی درنگ نکو و عیشہ سے تبش زر ہر خسار کانگ لیگئے تھے اوسی کو شہر سے کتنی فرنگ اور کیا جانی کوئی وحی کی تبلیغ کا دنگ مدح میں مطلع نو پڑھنے کا پہری آہنگ	یا علی عقل بشیر تیری مراتب میں ہو دنگ لاتناہی کا ہے ابطال جہان میں مشور معدلت سے تیری یہ رعب جہاں ہی سبک تولین میزان خرد میں جو زوی انصاف تو بخت دی تو ہر ذرہ ہو خوش و مثال تیری امداد ذرا ہی ہو گرامی بھر کرم عین طاعت ہی میں محتاج کو خاتم بخشے رعب سے تیرے یہ ہے صورت شاہ خاور سیر لینے کو برات کے ہوا حکم خدا بغض یہ بعد نبی کام ید اللہ کا ہے جوش الفت کا تیرے دلیں سے ہر خطہ فروزا
--	--

مطلع

ننگہ قہر وہ دلہ وز ہی تیری دم جنگ	روبر و جسکے ہیں ناچیز محض تیر و تنگ
-----------------------------------	-------------------------------------

زال کے تین ترے خوشے و شیر چکے دبہ ہستہ تیری وہ جھن جھین فتح ہوا باغیہ پیر کسی میدان میں جو پری تیری تنگ وصفہ مصام میں اب چاہی وہ طلوع نور	ہوش اور جاوین جو ہو جسے مقابلہ جنگ دبلی بہاگ آئی تھی جس جاسے بڑی جیدہ و صفیہ و شہت ہو اسٹل گلستان گل رنگ مطالع ہر سے ہو چوکی تہاں دلیکے ونگ
--	--

مطلع

نگہ قمر وہ دل و زہی تیری دم جنگ برق و شعلہ نشان تشنہ خون عتقہ رنگ وقت پیکار چاہے سر اعدا پہ کسی کبھی گرد و نیچہ پگتی ہے یہ مانند ہلال کیا کہوں دور روی اس جہاں گریہ پین فرط سحر عین نظر ہم نہیں سستے ہر گز یاد پاتیرا نہ شکی ہے نہ بہرہ نہ سرنگ مردم چشم کا رخ تک نہیں پہرنے پایا ایک کا وہ ہی نہیں اسکا زمین کے وسعت بہمی اسکی بہا خاک کرے پیک صبا چاہو نہ چاہے دیکھ صف کفار یہ یوں چروش بس اشب غلام کی عثمان و کعبین کسل گنہ گب یہ تیرے طبع رسا کے ہووتا اب نہ کر کہ اجابت کی گتری ہی تو ہی یا علی تو یہ بہر و سا ہے گدا کو تیرے	رہبر و جسکے پین ناچیر محض تیر و قنگ تیر و دم راہ عدم عہدہ جو طالب جنگ دو سیاہ ہوئی راکب معمر کہ چنگ رنگ کبھی خشت کی مین ہی صحر کسی پانچین ہنگ عرصہ نہ فلک ہفت زمین ہی جیتنگ اسکی تو صیف گری کیا کوئی مداح ز رنگ اک ہوا ہی یہ ہوا کا گوی کیا بانہی ر اسی عرصہ میں پھر آیا ہی یہ لاکون قنگ رفت کند گردون کم از صف شانگ اشتبہ ہم ہی ہی سامنی جسکے پانگ غیظ میرا جیسے چلے کلہ آہو پہ پانگ وہ تو تنگ انہیں اور صف قواس تی رنگ پیشہ دجالا قیامت ہے غضب شخ شریک دور میرا آئینہ قلب سے تاخر کارنگ غیر کے سامنے دیو زہ گری ہی غمی رنگ
--	--

<p>در دولت پہ اقامت کی قنای کمال جلد بلوای خواہم کو بخت میں شاہ</p>	<p>سخت اس ہند جگر خوار سے دل آہانک مہر ہے خاطر شتا قیہ تاخیر درنگ</p>
<p>حاضر ہمارے حال کا شاہ بخت ہوا خاتم ملی ہے ہکو سلیمان کی طرح روشن ہے یاد حیدر صفدر سی پیر دل آیا جو بین جمال جہاں تاب کا خیال عاشق کو تیرے خاک سی اعجاز ہر حوصل مضمون جو تیرے گوہر دند لنگے ہر گے حق ہے علی ملا ہے علی سے ملا ہے حق دہو یا ہو ہے نام خدا نام شیر حق برخ کسا نکلی طرح جلا میں گے کیا صنم غاصب ہماری دشت مضامین کو چین دامن میں شب کے کیوں نہ خورشید منہ چہا مومن پدر سے گرچہ پسر بر خلاف ہوا</p>	<p>دستار ہوتا جو امر و لا لا تحف ہوا جو آیا آفتاب تو گھر کا شرف ہوا اسمین کلیم جو آیا سکا نکو شرف ہوا مہر داغ یاد دھم سے بے کلفت ہوا ہر سنگیرہ ہاتھ میں در بخت ہوا دل سینہ میں ہمارا کیا نصف ہوا جسکی طرف علی ہے وہ حق کی طرف ہوا بھر کلاب اب دہن جاتے کف ہوا ہر خار چشم تیر بلا ہر صف ہوا حیدر کے شیر حق کا ولا حق تلف ہوا عارض سے تیرے چاند کے منہ پر کلف ہوا آخر حقیقتا وہ بہت ناخلف ہوا</p>
<p>مثل بلبل بین محب مدحت گزار تفتہ عقل عقل کل ہے بالای وقار تفتہ داسن مغربین رخ اپنا چپا یا مہر نے</p>	<p>میر ظفر مہدی صاحب تعلقہ دار علی نگر جہول صاحب انیم مخل نور و زہی باغ و بہار مر تفتہ بین خدا و مصطفی مدحت گزار مر تفتہ تاسر سر دار دین زیب کنار مر تفتہ</p>

سہرا فقیر گیارہ کبار خورشید بین
مفتویٰ ہستی نعمت ختم سہل چالیس سال
دشمن ختم رسالت ہی عدویٰ بوتراب
رات بہ طاعات حق دن سچا وصال
ہے ہمیشہ فکر استرضائی اللہ و رسول
ہی قمرین طلعت نقش کتب پاک علی
ناجی و ناری نہونگی تا قیامت مخلد
فیض نور کبریا جاری ہی فوق تخت مین
صحن گرد و نین دم صیدا فگنی نور و
کیون نہ شیعوئی لئے ہون سیر گاہ جادوں
گوہر انجم کو لائے بہر کے دامن مین فلک
حق ہو امیراج مین جب مصطفیٰ ہی کلام
شاہد عظمت ہیں قرآن احادیث نبی
کوئی عارف ات اقدس کے معارف کائنات
ہیں کینرین جو حسن غلام شاہین
دست چپکے جب گھارا باب غیر کینی
کیون نہ ہون سیدین خم جن ملک بہر نیاز
قتل کے باعث دم بخت ہوئی کارہ کم
سامنا ہی مشکلو نکا پر ہنیں پروا مجھے
نرخیزن تھا پڑا ہی سیرالاحم من جنانہ
دیدیا سبطین نے تابوت شہ لاسوار کو

ہو گیا روشن جہان پر اقتدار مر تضا
تھا خدا و مصطفیٰ کو انتظار مر تضا
دوستدار مصطفیٰ ہی دوستدار مر تضا
یون ہی ہوتی تھی بسریل و ہمار مر تضا
خورد سالی سستی تھا کار و بار مر تضا
مہر مین ہی جلوہ عکس عذار مر تضا
حق و باطل مین بے فاصل ذوالفقار مر تضا
عرش پر صورت خجف مین ہزار مر تضا
ایک ہی ضربت مین ہو جائیں شکار مر تضا
جلد پائیں باغ کو شرجیہا مر تضا
آج نیرم حسن مین بہر نثار مر تضا
کائین ای صدائی خوشگوار مر تضا
مے نہیں سکتا ہی نقش و نگار مر تضا
ہاں خدا و مصطفیٰ ہیں رازدار مر تضا
خبر سے جبریل ہیں خدمت گزار مر تضا
کون تھا آخر قوت معبود یار مر تضا
قبلہ حاجات کعبہ ہی ہے مزار مر تضا
ہاں نہیں دیکھا کینے اضطار مر تضا
مر تضا شکلاشاہین ہیں نثار مر تضا
دہنی بائیں پیش و پس تھی ذوالفقار مر تضا
جب نظر آیا جمال نور بار مر تضا

<p>کے کشتی پر ہیبت حیدر صد اہمائی رہی دولت انجم مجھے دیکر اگر مانگی فلک پای اقدس لنگی مہربوت کی نگین ایدل نادان نہو مایوس وقت امتحان کبریائی قہر کے بجلی تہی باطل کے پلے پر نہ لوغین خواہین ہی نام جنت کا ایم</p>	<p>بنواؤ نکلے تہا انکسار مرتضیٰ ایک ذرہ ہی نہ دوں خاک گزار مرتضیٰ جب ہوا دوش ہمیں سر پر گزار مرتضیٰ دیکھ خود امید ہے امید وار مرتضیٰ بہر حق سینہ سپری ذوالفقار مرتضیٰ بہر مدفن گرے مجھ کو جو ار مرتضیٰ</p>
<p>لا امکان تک کیا رسا ہی مقدار مرتضیٰ حجت خاور سے ہی چکا وقار مرتضیٰ فہن قاصر ہے کو کیا ہے کار دیار مرتضیٰ میں تو کچھ کسانہیں کیا ہی وقار مرتضیٰ لافتی الاس علی الامید والذوالفقار شاہ مردان شیر نیردان قوت پروردگار بار ہا صد سالہ مرد کو ہی زندہ کر دیا شاہ کو کانسہ گدا کو تاج بخشین بوجہ حسن شان احمد بطرح لولاک ہی آشکار بعد خلاق دو عالم جن ہوں یا انس ملک مرح حیدر کرتے دیکھا قدسیں کو شیر پروردہ قدرت سے نکلا ہاتھ چپ لی نہی دوش احمد پر چڑ ہے جب حلم خالقے علی</p>	<p>مرحبا اسی دل زہی عز و وقار مرتضیٰ ماہ سے ہی تابا ہے اختیار مرتضیٰ جز خدا جانے کو ی کیا اختیار مرتضیٰ تھک گئی سے سمجھو اقتدار مرتضیٰ ہی یہ اک ادنی سا نظار و وقار مرتضیٰ واہ کیا اصل علی ہی مقدار مرتضیٰ قدرت خالق سنتی تو کیا تھا کار مرتضیٰ شان خالقین بنین کیا اختیار مرتضیٰ بل آتی سے ویسی ہی ظاہر وقار مرتضیٰ کون احمد کے سوا اتار از دار مرتضیٰ جگہی معراجین وہ افتخار مرتضیٰ دیکھ لوں شان ید اللہ وقار مرتضیٰ سب پہ روشن ہو گیا عز و وقار مرتضیٰ</p>

<p>دیکھتے تھے حرب میں جب کارزار مرقصے قابل تحسین حق ہے کارزار مرقصے باز وی حیدر پہ ہے کیا کردگار مرقصے صاف ہی یہ قوت پروردگار مرقصے الامان بس الامان ای ذل القادر مرقصے منظر شان الہی ہے مزار مرقصے سب پہ ہوگا روز محشر اختیار مرقصے صبح و شام اور روز و شب یہ شعار مرقصے عرش پر احمد کو بھی تھا انتظار مرقصے اب بخت میں چلے دیکھوں مرقزار مرقصے بس تمنا ہے کہ دیکھوں اب دیار مرقصے ہیں جو دشت کربلا میں گلزار مرقصے ہی امین با صفا ہی خاکسار مرقصے</p>	<p>لافتا الا علی کا ورد کرتے تھے ملک صورت گرد و جسم فتح گوید آشکار جب چلی کفار پر تھی علی بولی مدد جبا و کھاڑا باب خیمہ شکر و نیک ہی کہا قطع شہر ہو گئے جبریل کے بولے ملک ہو سکے زائر خمر سے کتنے ہیں یہ روح الائن دو فرخ و ہرشت خلد و کوثر و نہر لب قوت محتاجوں کو دنیا قوت پروردگار عالم بالا پر قدسی تہی نہ مشتاق لقا ابھوی دل کا تقاضا بھی چل اس شے سے ہو گئے گل جو صلی اس دار فائیمین تمام واسطہ اونکا الہی تجھ پہ ہو چشم کرم ہی مزار حم کس لئے میرا تو ای دربان بکرم</p>
<p>فخر ہیں تہرہ بل کے نغلیں دار مرقصے یہ نبی کے فخر ہیں وہ افتخار مرقصے اونکے دشمن کا ہے دشمن کردگار مرقصے اوسکے مہنہ میں خال وڑا ہی جو غبار مرقصے یانی ہیں یا خدا ہے راز دار مرقصے کام آئے مشکوینہ میں نثار مرقصے</p>	<p>کون کر سکتا ہے تشریح وقار مرقصے مصطفیٰ او پر فدا ہیں وہ نثار مرقصے ہے وہی پیار خدا کا جو ہی یار مرقصے کب متی صدمیری کب پیدا ہوا اس غبار مرقصے عالم علم لدنی کون ہے اسکے سوا وقت میں ناوقت میں مینے پکار جب ہی</p>

<p>اوی تو کیا ہیں بنتی تھی جنوں کی جان پر چکے کدیتلی نکیرین اسکو نہ نمت العروس افتی الال علی لاسیف الال ذولفقار جعت شمس آل پکے خاطر ہوئی ثابت یہ باغیوں نے ایک چلو ہی نہ پانچا دیا جسکو چاہیں دیکھے جاگیر ارم کردینا خاطر نازک پہ بھی آتے نہتی گرد ملال عین کعبہ میں جو رکے دوش احمد پر قدم ماہ سے قطع منازمین یہ دونو تیرہین شیشہ ساعت کی صورت پر کدورتسہ نہیں قبر میں کیا خاک انگسین آشنای خواب ہو کیون نہ سیازی ہمدانہ کا اذنا کوہین حوض کوثر پر ارم پر خلیہ تیسرہم پر ختم جن پر سب نبوت سب است ہوئی باغ حیات سے کہیں بہتر ہی وکی ہر گز</p>	<p>خلمین کچھ تھی جسم ذوالفقار تھے جسکو جانینگے کہ ہی یہ جان نثار تھے پرستہ ہیں شکمین اپنے جان نثار تھے صاف روشن ہے اسی سے اقتدار تھے کاٹ ڈالی ہائے سرو جو بیار تھے سرو راہل جنان ہیں گلزار تھے دیکھتا کیا کوئی بال پر غبار تھے اور بالا ہو گیا عسزو وقار تھے پا براق مصطفیٰ یار اموار تھے ریشکائینہ ہے جسم پر غبار تھے استیاق مر تھے ہی انتظار تھے حمد میں اژدر ہوا پہلے شکار تھے اختیار مصطفیٰ ہے اختیار تھے کیسے کیسے ذی ششمین رستہ دار تھے آپنے دیکھا نہیں افسر دیار تھے</p>
--	---

اغلب

<p>اہل نخوت سے جہلے کب خاکسار تھے دوش احمد نے اوٹا چمکے بار تھے پیش اعدا کا عدم تھا اضطار تھے یا الہ العالمین دیکھا جو ار تھے</p>	<p>کب دیا اس چرخ اختر نے غبار تھے بڑھ گیا عرش برین سے ہی وقار تھے واہ کیا تکین تھی او صبر و قرار تھے خوب پہر پہر کر کر وں سیر دیار تھے</p>
--	---

قریب ہی اشیائیں کا رزار مر تھے
 غمزہ و عشوہ پر کاہے لگی جسکی گل
 رستی ہی کفار سے حر بوئیں بالا ہاتھ
 خود پر بکتر پسینہ پر چلے کفار کے
 خود محب کا ٹکڑا کا ناچہ بیل کو
 گناہ سی او تری جو سرحد کے نگام بند
 جان دیتے تھے گلے ملنے ساری شقیہ
 سورہ والشمس یا واللیل کی تفسیر
 عالم اسباب میں تنہا نہیں و کا عمل
 پایہ اعلیٰ کو پاسکتا نہیں کوی ولی
 ہے غلط فہمی اگر خورشید سے تبتہ و ن
 دیکر دست خدا پر دیے بول ہی نہی
 آیت تطہیر نازل ہوئی قرآن میں
 دیکھے غمرہ او نہیں نخل محبت کا ملا
 یوم لون پایہ جو پاؤں اوس سر پر کا
 اہل دنیا سے تعلق حبیبہ اللہ تھا
 اس قدر ممنون منت ہوں کہ او نہ تیار
 یاد کرنا ہوتا ہوں غم حسین میں
 بختہ ہے خاک انکی چشم بامینا کو نور
 بالیقین اغلب از سے اپنا مطلب ہی

تھی قیامت کا نمونہ ذوالفقار مر تھے
 جان لیکر چھوڑتی ہے ذوالفقار مر تھے
 واہ کیا سبھ نما ہے ذوالفقار مر تھے
 آئی تھی گھر سے خدا کے ذوالفقار مر تھے
 کچھ عجیب رکھتی تھی برشش والفقار مر تھے
 پل ہی دریا کا گویا ذوالفقار مر تھے
 ہے پری جنگاہ میں یا ذوالفقار مر تھے
 عارض پر نور و زلف مشکبار مر تھے
 گھر میں ہی اشد کے ہے اختیار مر تھے
 عرش کرسی سے زیادہ ہی وقار مر تھے
 جلوہ نور الہی سے عذار مر تھے
 کھل گیا معراج کی شب امتدار مر تھے
 ہو گیا اسلام پر ظاہر وقار مر تھے
 ہو گئے محبوب رب سبب خالسا مر تھے
 مس گردن آنکھوں سے گردیوں مر تھے
 قابل صل علی ہے کار و بار مر تھے
 کیا بیان ہو مجھ سے لطف بشمار مر تھے
 ہاے خون آلودہ چشم اشکبار مر تھے
 ہے عجب معجز نمایا رب مزار مر تھے
 منظر شان انہی ہے مزار مر تھے

شیخ عبدالحق اختر

بعد مردن جب نظر اُچی بہاڑ مر تھن
جان و دے خلدین پنجائینا غلامان
رنگ و کھارینگی کیا کیا الفت آل نئی
دیکھئے عرش سعلے پر لکھائی نام پاک
شور تہا بیر العلم میں الامان کا ہر طرف
کر بلا کو دفن سے شیر کے گریہی وقار
کعبہ میں پیدا ہو دوش محمد پر چہرہ ہے
نائب خیر الوراشیر خدا مشکل کشا
اسمان سے جب ملک آتی ہیں بہر فیض
دیکھتے ہیں اپنے پر جبریل جب لٹکی ہو
وقت سجدہ موم ہوتا ہوتا بوقت جنگ
کیون مشام جان معطر ہونہ بوی خلد
سروہی گلزار میں استادہ ہی با صداب
خلد و طوبی حوض و کوثر جو ر غلامان
آنگھونے میں ہی ملونگا اپنی یل قباک
بلبل و گل جب ہومی باہم کیا مشورہ
پہر زلیخا کو نہ ہوتی چاہیو سفلے کہی
شیر سے سلمان بچے چوٹا کو تر باز سے
تہر تر آئی آسمان جنبش میں بس آئی زمین
کستا ہی پروانہ دل چلے میں قربان ہوں
ایک حالت ہے بخت میں عاشق و معسوق کے

بلبل دل ہو گیا میرا اشار مر تھن
ہیون فدائی سسٹھے خدنگزار مر تھن
خلدین جا کر کسین گے دوستدار مر تھن
واہ رے اعزاز اللہ ری وقار مر تھن
جب کبھی تے ذوالفقار ابدار مر تھن
ہے بخت کے ہی زمین کو افتخار مر تھن
تہا ملا یک سی کین بر تر وقار مر تھن
یہ لقب یہ نام اللہ ری وقار مر تھن
ہوتا ہی مومن کو اوس دم ہر تظار مر تھن
یا د آجاتی ہے ضرب ذوالفقار مر تھن
واہ رے اعجاز جسم ذیوقار مر تھن
دبدم آتی ہے خوشبوی بہار مر تھن
اور رنگس کو ہے ہر دم انتظار مر تھن
پیش خالق کس قدر ہے اعتبار مر تھن
گر مقدر لے گیا سوے ہزار مر تھن
اور چلو یہاں سے بس اب سوی و یار مر تھن
دیکھتی گر خواہمین روے نگار مر تھن
غیرت اعجاز تہا ہر اک شعار مر تھن
جب پیری مر جب ہے سرچہ ذوالفقار مر تھن
دیکھ لون اکبار گر شمع ہزار مر تھن
بلبل و گل دونو ہوتے ہیں شاہ مر تھن

ہے دعا ہر دم ہی اقبال کو نین سے
خوف کیا روز قیامت کا ہوا ہی اترتے
گر بلا کو دیکھیں گے دیکھوں ہزار مر تھے
تو غلام مر تھے ہے تو تار مر تھے

احمر

لوح و کرسی سے ہی بالائے قار مر تھے
بوسے دیتے ہیں ملا یک کرتے ہیں پڑھتے
آن واحد میں پی دعوت گئی چالیں
منکشف ہر ایک سے ہی قصہ ملا کا حال
جب خداوند جہان خود آپ کرتا ہر صفت
دن نمایان ہو گیا بہر ادا ہی فرض عصر
کرتی تھی جہمونی کیا حصہ ہر ایک میں
انکسین کسل جائیں گے انوار خدا کی دید
غیرت کا فوجت خاک ہو جا میرے
وستیگری کے لئے آئیں گے مولایا بقدر
بیکمان محشر میں رہنے کو یلکا باغ خلد

کیا قلم لکے گا وصف بیشمار مر تھے
سنگ اسود ہے کہ ہر سنگ ہزار مر تھے
ہر ملک ہوتا نہ کیوں حیران کار مر تھے
کیوں نہ پختا شیر سے تاجان تار مر تھے
کیا بشر سے ہوگی مدح اقتدار مر تھے
مہر نگار رات کو تباہ دقار مر تھے
تھی وہ میزان عدالت ذوالفقار مر تھے
کیوں نہ ہو مرقد میں مجا انتظار مر تھے
گر جگہ ملجائے پائین ہزار مر تھے
قبر سے اوٹیں گے جسم دوستار مر تھے
سچ ہم حق تو ہی اک خدا تکرار مر تھے

مومن دہلوی

کشتی ہی میری تیغ زبان سے تیغ
میرے نفس کے دیکھ کے معجز نمایان
فردوسی ایک خار جنان بیان تھا
قتاد سر سے پانوں تک نہ تو بجائیں

کیونکر سخن فروش ہو سودا گر ان تیغ
کیا دور ہے کہ دم نہ رہے دمیان تیغ
گلہ نہ میرے دم سے ہوئی ہستان تیغ
جو ہر اگر دکھاؤ نین اپنی لیسان تیغ

<p>میدان کشت فوغین میرا دست نی ہوا یہ دھڑا شیان میرے اشعار شو خک ہرگز نہ کر سکے میرے غامہ سے سرکشی بسجای خطبہ خوان ہو میری تیزی زبان پا بوس کر کرے میرے غامہ کا بندہ ہون خجالت سے آب تاب سخن کہی آب تاب مت پوچھ مجھ سے خون غدا کا اجرا ہو دے نہ میرے حجت قاطع کے سامنے کیسے شکست رونق بازار ہو گئی میری بدیہہ سخی کے جاہل کشی کو دیکھ اکبات میں تمام ہی بیان کا مدعی آہن گذارنا لہ فرادیکھ کر ہنو کیا تاب میرے حرف پہ لگشت رکھ سکے گر شوق زخم عشق کے لذت بیان کرو دل ہی میں جہرت نفس جو چکان رہے پڑے تہا ہون اور مطلع رنگین کہن جے</p>	<p>جائی عنان کشیدہ تو ہو ہمنان تیغ سینہ پہ منکرون کے ہیں لاکھ نشان تیغ پیدا سر نکون سے ہی عجز عنان تیغ وہاں جاتی فرض سجدہ ہر نفسان تیغ شمرنی بخنے لب خوش بیان تیغ کیونکر چپے چپای سے شرم نہان تیغ ہر گل زمین شعر پہ ہے آسمان تیغ سر گرم لاف و دعویٰ برش زبان تیغ ہے تختہ بند دست و قلمے دکان تیغ نظروں سے گر پڑا ستم ناگمان تیغ کسی بلا ہو بارکش استنان تیغ پیکان ضمان خنجر خنجر ضمان تیغ ہر خط پہ نکتہ چین کو ہی وہم و گمان تیغ ہرگز نہ بیان نکمای بجز استخوان تیغ میرے معاند و پنے ستم ہر امان تیغ سر گرم آفرین ہو لب جو چکان تیغ</p>
---	--

مطلع ثانی

<p>نہلا دیا عدد کو لہو میں بسان تیغ پہر جوش آگیا دم خوشابہ ریزہ کو صد مرزدہ جہاحت منکر سود کو</p>	<p>میری زبان کے آگے چلے کیا زبان تیغ پہر تیزی زبان سے قربان زبان تیغ کرتا ہوئے رز سگاہین میں امتحان تیغ</p>
---	---

مومن کو آرزو ہی ثواب جہاد سے
 آئی ہی لب پہ مدح خداوند ذوالفقار
 شیر خدا علیؑ کہ شجاع سے جسکی ہے
 غالب کہ سر حر ہامی سے اویسکے ہونہر میں
 کیا دور اوسکے دست کر کے اثر سے گر
 اسی ابر تند باز ظفر حسر من عدو
 وہ آنچ تیرے تیغ میں جل جای مثل طور
 کہتے ہیں دیکھ کر تیرے دشمن ہلال عید
 جو ہر تیرے مخالف مجروح میں نہیں
 حسرت ہی تیرے بوسہ دست بلبل کے
 دشمن کا ایک نیم اشارے میں کام ہو
 کوشش نے تیرے حرف نقب مٹا دیا
 محکمین کو تیرے دیبے گر گوہ سے مثال
 آب حیات چارہ گری تادم مسیح
 منکر تیرے امامت حق کے ہیں گرم جنگ
 کیا شکر کشی کی تاب کسی سخت گوش کو
 تیرے عدو گر اپنا گلہ آپ کاٹ لیں
 نسبت ہی تیرے ہاتھ کی چمک مٹی کر کے
 کیا بات تیرے پنجہ آہن فشار کے
 سرخی تیرے عدو کی لہو کی ہے جا بجا
 ظالم ہیں تیرے دور میں نالان کہ و جلیب

کفار کا شاکسے سننے داستان تیغ
 لیجاؤ منکر و منکے لٹے ارمغان تیغ
 سرخچہ اس پہ زرخیز بنان تیغ
 تعظیم تیغ دیکر مست تیغ و شان تیغ
 یا قوت ریز ہونہرہ خونفشان تیغ
 ہی حر فوج گرم پالی برق بتان تیغ
 گر تو عنہم کردہ پہ کرے امتحان تیغ
 گماوی سوای زخم کے کیا میہاں تیغ
 کوئی لکڑی وہ ہے قدر دان تیغ
 کس طرح چرخیر نہ چڑھے اکھشان تیغ
 ابرو کا تیرے عکس پڑے درمیان تیغ
 کیوں بید خوان دہر نہ بواخوان تیغ
 روئیں تنو نے اوٹھی نہ بار گران تیغ
 ممکن نہیں جہیں تیرے خونگر دگان تیغ
 درکار ہی وضو کو جواب روان تیغ
 جھکتا ہے تیری آگے سر قہرمان تیغ
 کام آئی کوشش و کشتن ارمغان تیغ
 ابروی دلربا پہ خم جانستان تیغ
 و در زمان ہی غلغلہ ارمغان تیغ
 رنگین کس طرح سے ہنود داستان تیغ
 بانٹتے تیغ ہی شور و فغان تیغ

<p>کوی کر سہ نہ کرے روزِ شومین وہ دست پنجہ منظر سر پنجہ احدا لرزان ہے مثل بید تیرے جسے جو ہائے پتھر کو بھی نہیں تیرے حملے کے تاب سے جس طرح کیا کھی تیرے زخمی کا ماجرا یہ کمکشان نہیں کہ رہا خوفِ جوہ بیان پایہ تیرے بندِ شجاعت سے نہ ہل گیا ہر بار کیوں نہ تو تیرے تلوار تیر تر سیف و قلم ہیں دونوں ستونِ کاغذِ شک زنگین بیان کہو کہ تیرے غرور کے دگرین غازی ما ہی تو شہید ہی تو تیرے دہی تیر زہر آب دین اگر تیرے دو تلکی دوہین گرم دعای شاہ ہو مومن کہ کہے ہے روزِ نبرد حادثہ ریزہ شکست و فتح تاج ظفر ہوزیب وہ فرق وستان</p>	<p>بہل پہ تیرے ہر مگر سا بیان تیغ وہ تیغ باعثِ شرفِ دو دمان تیغ بھل باغیوں کو کچھ غلامِ جزبان تیغ یا قوتِ زرد شاہدِ بیمِ نہان تیغ سوزنِ ہی زبان ہوئی ترجمان تیغ سو پر گیا ہے دلپہ فلک کے نشان تیغ کیونکر رہے نہ تارک سر پر زبان تیغ دشمن کی ہے قساوتِ قلبی فشان تیغ حیران ہو بابِ علم کون یا جہان تیغ پڑھنے لگے دو دلب خوچکان تیغ سر گرم جلوہ فضل بہار و خزان تیغ عمرِ خضر ہوزند کے جاودان تیغ آئینِ سرازبان اجابت فشان تیغ جستگ کہ ہے نشیبِ فراز زبان تیغ اعدا کا سر رہے تہ بار گران تیغ</p>
---	---

شہید

<p>میر سینہ ہے بیشہ بود و باش شیرِ نرِ دانکا جو پوچھا میں نے اوس کا مر تبہ ہر طریق سے بتو نے تو نہیں اوس کا ابراہیم عسرتا تو ار کے معنی جب لکھا شعر اوس کی مدح</p>	<p>فضای لاسکانے قریب میرِ نیتانکا بتایا کاغذین مجھ کو علی ہے نامِ نرِ دانکا اگر ہو تانہ زیرِ پالکت شاہِ رسولانکا میرے مضمون میں مضمون لکھ گیا ہر دم</p>
--	---

<p>بہت دشوار تھا دیوار کیوں کر سپاندی تھی شرف حاصل ہوا ہر کعبہ کو اور کئی ولادت حقیقت جزو کل کی آیت یا شاہ روشن نہ اک خطہ می کلرنگ پیکر مینہ سے کی ولیکن مجھ کو لطف عام سے امید واثق تھا نصو را کئی صورت کا وقت ترے مجھ کو ہوں شہید می مصطفیٰ کا لادہ حیدر کا پیار ہوں</p>	<p>اگر وہ نہ ہوتا مصطفیٰ کی شہر عرفان کا پرستش کا محشر تک رہو گا ہر مسلمان کا کہوں کیا حال انہی حسرتوں در دفتر انکا نہ اک خطہ رہا تھا کہ میں دی خدایا کرو گے خیر و برین تم میرے صد سالہ انصاف میرا نام سر مشرق بنی مہر و خشاں کا مجھے کیا خوف ہی بردہ ہویش شہید انکا</p>
--	--

ابو الحسن زار

<p>والہنس کے تفسیر ہے یاروی علی ہے ایک عملہ میں فوراً درخیر کو اوکھاڑا ہے ولین میرے یاد شدہ دینکے نہایت اکسیر تیری تجھ کو مبارک ہو مجھوس کیا پوچھتی ہو زار و بندہ کو کہ کیا ہے کل سے رخ کلرنگ کو نسبت نہیں مطلق ای بو الحسن زار نہ اغیبے آئی</p>	<p>واللیل کی ہے شرح کہ گیسوی علی ہے کیا نام خدا قوت بازوی علی ہے سینہ میں میرے خاک بنین کوی علی ہے اکسیر مجھے خاک در کوی علی ہے واللہ یہ جار و بکش کوی علی ہے وہ گل میں کمان جیسے کہ خوشبوی علی ہے کہتے ہیں جسے خلد برین کوی علی ہے</p>
--	---

برم

<p>دم بہر رہا ہوں عشق جناب امیر کا کیون عرش پر دماغ نہواں حقیر کا سایل ہوں استان جناب امیر کا</p>	<p>نشہ ازل سے ہرے خم غم میر کا مداح ہوں وصی رسول قدیر کا شاہو نے بھی سو اہی حشم اس فقیر کا</p>
---	--

<p>کوتہ میں جگہ پر وراہ سب حامی عدم کا ہوگا میرا خضر راہ دین دو اس قدر کہ پھر نہ ہے حاجت طلب اللہ کے الف کا مٹی کا نہ دے نفقش</p>	<p>کیونکر ہون مرید ہون حیدر سے پیر کا دھڑکا نہیں ہے کچھ سفر ناگہریر کا اشکول بہر دویا شہ دین اس فقیر کا حقا کہ ہون ازل سے فقیر اس لکیر کا</p>
<p>جائے گا ترہم حشر میں جسد مہر کا شوق لوایا وہ عن سلام جناب امیر کا</p>	
<p>خواجہ و نیر</p>	
<p>مر گئے ہم وہ روانہ ہو گئے قتل بے شہیر او ظالم کیا یاعلیٰ تم اور نبی تو ایک ہو</p>	<p>رات بہر جا گئے تھے دنگو سو گئی آئینہ دکھلا دیا دو ہو گئے چشم احوال میں مگر دو ہو گئے</p>
<p>یو الحسن</p>	
<p>ہر دم ہے دل زار طلبگار علی کا اوس کیسے شہزاد کے والیل پیر تقیر امت کو شفاعت کا نہ محشر میں خطر ہو کیونکر نہ علیہ باب علوم نبوی ہو کس موعظ سے کروں وصف ید اللہ کا رتبہ تپ ہو تو کرین اوس کا علاج اے اطبا ہرگز مجھے خواہش نہیں دنیاوی دنی کے اسی زاہد و محشر میں نہیں اور سہارا</p>	<p>اللہ دکھاے کہین دیدار علی کا والشمس ہے اک جلوہ رخسار علی کا کھل جائے اگر لعل گہر بار علی کا دربار ہے اسی مونسو دربار علی کا خلاق دو عالم تھا طلبگار علی کا کیا میری دوا میں تو ہوں بیمار علی کا طالب ہوں نبی کا میں طلبگار علی کا ہر دم ہے وسیلہ مجھے درکار علی کا</p>

ماشق رہے تاحشت دین ارسل کا		ہی بوجھن خستہ کی امید یارب
	بزم	
<p>میں ہم سبق ہوں حاکم ام الکتاب کا آگے ہے میرے خاک فروغ آفتاب کا ساکت ہے ہی ہے جادو حسن و صواب کا حقاکہ وہ وصی ہے رسالتاب کا بالا بنی سے اوج ہوا بو تراب کا شیشہ ہی ہی حبیب کے شراب کا مطلب یہ ہے حدیث رسالتاب کا پایا اسی سبب سے لقب بو تراب کا عالم ہو باغ شیب میں فضل شباب کا حاری میرے قلم سے ہو چشمہ گلاب کا رشک ہلال حیرت تھا حلقہ رکاب کا اوٹے جائے درمیان سے جو پردہ حجاب کا نکلا حجاب نور سے ہارنہ اوس جناب کا ہر برگ ہنر و خشک برق ہو کتاب کا اک شمشیر ہی رقم ہو وصف اوس جناب کا کچھ در زمین محمد کے سوال و جواب کا عالم ہے صاعقہ میں میرے فطراب کا</p>		<p>مداح ہوں وصی رسالت مآب کا ذرا ہوں میں غبار در بو تراب کا پیر دہی ہو کہ عبد نبی بو تراب کا لکھ و صفحہ آج شہر الہی کے باب کا معراج پای کعبہ میں دوش رسول پر پہلو میں کیوں نہ دے رکھو جانے عزیز مولیٰ علی ہوا و سکا ہو مولا ہوں حسین کتی تھی ذرہ ذرہ کا حال ایسے زمین آگے بہشت کوئی بخت ہی اگر صبا لکھوں اگر صفت عرق روی پاک کے گر دولٹے اوج رتبہ دل دل کو پہچنے فرماتے تھے علی کہ زیادہ نہ یقین پونچھے قریب پردہ جو معراج میں رسول دریا بنیں مداد شجر سب قلم ہوں گر کاتب ہوں انس و جن و ملک و پری تمام بہر مدد علی ولی آئین کے ضرور اسی بزم بقرار یہ شوق بخت میں ہوں</p>
	میان صفحہ	

<p>لگے گریا ہوتے میرے تار اوٹ لفت مغرب کا بروز یکیشی جیسے تیری آنکھوں کو دیکھا ہو وہ ہنسے سخت جان ہو نہیں تیرے آنکھوں کو دیکھا اور ہی ہنیں کہ دل اندر ہو ایسا نہ ہو راز وہ خاکستر نشین ہو نہیں کہ مثل اشک تراش کلیمہ جن گیا ہے میرا وہ نالہ ہے یہاں تک نہوگی جانکنی کے وقت ہرگز نشانی غالب</p>	<p>تو ہو وی باعث شیراز دان جزای التبرکات ستارہ تبتے چون خورشید ہی گر و شبنم ساغر کا ہوا جانا ہی دم برگشتہ وقت فرخ فجر کا ہر اک نالہ ہمارا بال ہے جیسے کبوتر کا نہ جگو فکر بالا پوش کا ہے اور نہ بستر کا کہ اب جو دم نکلتا ہی تو جیسے دو دھجگر کا کہ تو امی مضمحل مداح ہے ساقی گوشر کا</p>
--	---

مرزا بیع السودا

<p>چہرہ مہروش ہے ایک سنبھل مشکفام ہین دوتنگ شراب و رسائی تیشہ شیم میرے تیرے یہ ربط ہے جیسے میان بچہ خون جو کیا ہی بیگنہ تو فی میرا دل جگر بچہ سے وفادہ مہر کی دیدہ و دلکھ طبع ہے ابروی یار کا خیال ولین ہی رو رہے فکیر ناداب کرین یا کہ عاشر کا تلاش ہینگے ہر مخفیق خرچ تاک کے سنگ تفرقہ خور و بزرگ دہر میں نسبت جام و شیشہ دلو میاں خط و زلف میں جو کہ یہ عدل ہے کتنی ہی مجھ سے معفرت ہو و کی تیرے نزل اپنی بیخیزش اس سے ہو کہ تو پہلا یہ کہو نہ کہ ہو</p>	<p>حسن تانکے دو درین صبح ہی یکیشام کیونکہ نہ بکری محبت اب باد کش کیام واقعی میں تو ایک ہین گو کہ ہوئی بیام کیونکہ جیسے حشر میں اپنی یہ انتقام دو گرتے ہیں آتش ہر ایک کی ملکی خیال خام دو ہو وی جو تیغ ابدار کیوں نہ کری سیام زندگی اپنی ایک دم کیجے کیونکہ کام دو بیٹھ کے ایک دم کہیں ہو وین جو ہم کلام یا تو وہ اونہیں ایک ہی گو کہ ہوئی بنام ایک میرے تاوان جسکے لہو میں دام دو ہمرہ لغت و منقبت گر اسی انصرام دو ایک میں سنگ لکھ اوچین تو ہو وین کام دو</p>
--	---

<p>مطلع وقت منقبت کہ تو چاہی میر بیان</p>	<p>پس مجھے آگلی مار گئے کر کے تو اب کلام</p>
<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>مثل زبان خامہ ہیں گریبی و امام دو ہوتی ندی غروب ایک بہر نماز نہ کو جل کے اونہو کی رتبہ تک باندہ ہونے ضیائی اونکے طواف روضہ کو پونچے کہو نہ جہیز موسیٰ حضرت و مسیح در پہ اونہو کی وقت نشو سجد کرین ہیں مہر و مہر پہ اونہو کی روضہ ہوئے حکیم کس سبب معتقد قیام دہر وصف براق و دل دل کہ توین کیا لکرو مرضی حق نہیں تہی یہ دو ہوا اور الگنا برش اونہو نے بقلے مجھ سے بیان نہ سکے اوسکے خیال میں کوئی دیکھ جو اپنی پاکو یاد میں اوسکے گرد و دیکھی جو پاکو پہر سو دا اب آگے کیا کہن مجھ سے کہی ہو کا ذکر چاہی تھی طبع یہ میری طول می اس کلام کو ہی یہ امید اس سے ہی یونہی علی ہیں کہین یہ ہی صلہ نہیں ہی کم عرصہ حشر میں اگر</p>	<p>سعی نوا و عین ایک ہیں گو کہ ہوی بنام ایک گری شاہی قریب قریب تمام دو وقت مراجعت جو کوچ ایک گری مقام رکھ کے زمین پہ ایک نام نانگری سلام ایک نبی جو چویدار کرتے ہیں اہتمام دو میر ہیں و سکیون ہوا داعی ہیں یہ غلام دیتی نہ گزرا نہ کو ملے یہ انتظام دو شرق سے غرب تک جسکے تین ہیں گام دو ور نہ پہرین عرش پر ایسے ہیں خوشترام دو خامہ کے ابے بان ہوی لکھنے سے جسکا نام دو احولونکی طرح سے اوسے نظر تمام دو مامی کسی بچے جلال ایک ہی حرام دو قطع کلام کر کے تم دیکھو اختتام دو کمین علی نبی سی یون اسکا صلہ تمام دو اور و نکو دو ایک جام دیکھو اسکو جام دو یاد کرین جو مجھے کو ایسے با حرام دو</p>
<p>میر انشا اللہ خان</p>	<p>میر انشا اللہ خان</p>

گر ہر افلاک کے ربیع کے الطباق آتش
 نفس گرم وہ رکنا ہوں کہ جس سے ہو جائیں
 انگہ اگر مجھ سے بلا بیٹھے تو تفتید کو چوڑ
 چٹہ نور ہو ہر اک شہر سے جاری
 میں دل سرخستہ ہوں گرم خورشید بلبیل
 حیدری اغرہ اگر نہ ہوں کیچون ہست
 گر چہ میں نوع بشر میں ہوں لیکن جاشا
 سابقہ جسے میرے آہ سے رکتی ہی گرم
 بنی ادب مجھ سے اگر ہو کے کبی ایضاً **ق**
 خواجہ خورشید کہ ہے با یکی جالہ او سکے
 میرے سینہ کی اگر آگ سے واقف ہوئی
 برق و ش میرے گنا ہونہ چو شکٹ الی
 آنسو و چار و روڈ لون ابی گرما گرم
 خالق ارض و سما کا ہے وہ نوبت خانہ
 ساتھ بجلی کے تریبتی ہیں کبک کہ بڑھتے ہیں
 غوطہ زن لچہ چیر تین ہو فی الحال اگر
 اپنی مولیٰ کی محبت میں ہوں مثل خلیل
 یا علی جب کہ زبان سے کہی آتشاں شہر
 طائر سرد رہے میں گرم سخن ہوں حبیب
 آنچ دوزخ کی نہ بھر کے میرے دامن کے گرد
 کیونکہ میں اوسکے غلام ہوں نہ ہو جس کا نام

موجہ تو دیکھوں کہ کرے ابھی حراق آتش
 نینہ کل کے یہ مجموعہ اور اق آتش
 بھاگ جاوی طرف عالم اطلاق آتش
 اک دینی کو میرے جہاز ہی جو حقائق آتش
 کہ میرے سامنی مطلق ہو چراق آتش
 ہو کر نیرندہ موسیٰ وادی قباق آتش
 کر کے میرے عناصر میں نہ ایضاً آتش
 تب ہی برق شہر بار سے سابق آتش
 ہی یہ مدت سے جلاد شیکو شاق آتش
 صاف مکہ پھاٹ یہ کہہ بیٹھی عاق آتش
 پوچھتے رہتے سدا حضرت اسحاق آتش
 ہووی گردن زنی لائق شلاق آتش
 جسکے امواج میں شرف ہو باعراق آتش
 کہ دہل سینے کے جسکے ہی شتاق آتش
 روز و نفاق ہی جسکے ہی یہ طلاق آتش
 ہو شرف بقدم بوسی عشاق آتش
 کوئی غلن ہے کہ دیوی بھی شلاق آتش
 کہہ نار میں سب بچے ہو بیاق آتش
 کب کہ مثل کلاغ آگے وہاں غاق آتش
 گر چہ ہی وہاں کی غضب شہر و افاق آتش
 سو کہ خزانہ نہ ہو غفے ہو فاق آتش

<p>جسکے خدام سی پیش آئی باخلاق آتش ماورائے کبریٰ خاشاک لہ اشفاق آتش خلق کرتا نہ کہی حضرت خلاق آتش دیتی عالم میں سزا معشر فساد آتش پہونکد نیل میں ہی از زمرہ اصداق آتش چوڑ دے سکی جسے نار کا مصدر آتش</p>	<p>یعنی وہ مشیر خدا حیدر صمد جسکے روز و شب صفیہ افاقین جسکے وری اوسکے اعدا کا جلانا جو نہوتا منظور اوسکے ذمہ جو شفاعت نہولی ہوتی تو کیون تپ محرقہ دشمن کو نہ اوسکے ہوگا اوسکے مصاصم کے اوصاف میں مطلع وہ پیر</p>
<p>مطلع</p>	
<p>یہ وہ آتش ہے کہ ایسے نہو براق آتش دور ترقی اوئی وہ لپٹی ہوئی تاسا آتش کسوت آب میں پروای یہ قراق آتش رکے اوس شتمین خاصیت تریاق آتش خوشین خوشید صفت ہو تو باشر آتش کہ نہانی ہتی مضامین میں بہت شاق آتش کہیں ایسا نہ چیکے سے لی شر آتش دل میں بھر کاتی ہی پناہ شد اسوا آتش دوستوں کے ہوئے عین کج اصداق آتش کہ جدا نیکی تمہاری بہت شاق آتش روزی اوسکی نکری حضرت خلاق آتش ہی اس امر میں یہ صاحب شراق آتش دی اونین نہر قلی جا قاسم ازاق آتش</p>	<p>ذوالفقار اوس شہ دینی ہی باحق آتش فرق اعدا کو وہ جب کائی تو برش کے ساتھ نکلے اوسکے لب ہر زخم سے آواز خرن اژدہا شکل جہان زمرہ اپنا اوٹکے اوسکے دلدل کی قصد تو ہوں کج جب کاہل اب دعائیہ یہ کہ ختم قصیدہ الشا پاسبانی کرو تم میرے متاع دینکے اپنے دروازہ کا مچک بھی مجاور کیو دیکھتے دیکھتے راہ انکسین بڑی جلتی ہیں لو بلا سمجھو عین سوی نقب بہر خدا روز محشر میں بہر وسای تمہارا مچک جسکو سرکار کے الفت نہو ہوگی اوسکو بطن جساد سدا بار جہنم سے بہرے</p>

<p>تا ابد طعنه لغبان بسین ہو وہ لعین فی مثل آپ کے جاسد کو ہو گریل غدا یا شہنشاہ حسین ابن علی کا صدقہ ترخ کے وقت دکھانا بھی اپنی صورت ویکہ جانا بھی جنت میں کئی ہونا چار آپ کے ساتھ ہو فردوس میں انشا اللہ شعر اسکے یہ بول اوٹین کر ماشاء اللہ آتش آتش کے رویت اوٹین کر یا گری صاحب علم لدنی کا فقط ہی یہ فیض فارسی میں وہ دہوان ہا قصیدہ سنو قافیہ اس سے بھی صد چند ہوں شکل جبکہ</p>	<p>مطلقاً اوسید نہ ہرگز کرے شقاق آتش نان و شعلہ شیر شیر ہو قیاق آتش نہ کرے غصہ خالی میرا احراق آتش تانہ دوزخ میں میرے تنکی ہو شقاق آتش بیدار خانہ مزاج اپنے کو ناچاق آتش نکری اوسکے عناصر میں کچھ احراق آتش لمحہ نور سے کمتی ہی یہ اشتراق آتش بیٹھ یوں جبکہ تو انہیں باغلاق آتش ورنہ کیا رکھتے تھی لجا ایش وراق آتش ساتوں روز خلو جلا کر یہ بیباق آتش چور کر بہا گے جسے صفحہ آفاق آتش</p>
--	---

رضوان

<p>لکھتے تلم محمد خالق کبر پھر رقم مدح اوس ولی کے کر ہے ہوا جسکے شائین نازل جوئے خویش و برادر احمد اوسکے کیا مدح کر سکے انسان لکھتے ہیں رافعہ خجہ سیر تہ بہت راست باز اور جلیل ایک دن میں نبی کے پاس گیا</p>	<p>بعد اوسکے ہو گفت پیغمبر جسے چیرا ہے ہمدین اثر در آیہ انما بکرم و فہر ہے جو زوج بتول نیک سیر جسکا مدح ہو خالق کبر جو کہ لکھتے تھے شاہ کا دفتر اونے مرقوم ہے یہ راست خبر تاکہ دیکھوں جناب میں کیونکر</p>
---	--

دیکھتا کیا ہوں خوابین ہیں جناب
 اور سوتے ہیں جس مکان میں رسول
 میں ڈرایہ کہ گرا سے ماروں
 تب میں لیٹا میاں ختم رسل
 اتنے میں شایدین ہوئی بیدار
 قتل مودعی کو کر دیا مینے
 آیہ انسا سنائیں نے
 مجھ سے پہر مصطفیٰ نے فرمایا
 ختم نعمت علیٰ پہ کی حق نے
 جسطرح تجھ کو مجھ سے ہو نسبت
 رتبہ مرتفع ہے ہارون کا
 بعد میرے علی مجاہدین
 حق ہے ساتھ اوسکے وہ چٹکے ساتھ
 نقل کرتے ہیں رافع دیندار
 قتل عثمان گئے بعد کی بیعت
 پہلے طلحہ پہر اوس کے بعد زبیر
 اور سامان کیا لڑاے کا
 عرض کے تمپہ جانے ہوں فدا
 گرجور کتنے تھے وہ مدینہ میں
 پہنچ کر سب کو باجناب میر
 سن تھا اوس با خدا کا اسی سال

وے خالق کا ہے تلوار وار
 اوسکے گوشہ میں کیا ایک اثر
 چونکہ سارے میں گئے خواہیے سرور
 سانپ کا بچہ کیا نہ خوف و خطر
 مجھ سے فرمایا قتل کر جا کر
 جسکے جانب سے تھا خیال ضرر
 پڑہ رہے ہیں جناب پیغمبر
 کرتا ہوں حمد خالق البسر
 اوسمیں داخل ہے تو ہی ای صفہ
 وہی رکھتا ہے شاہدین حیدر
 پہر بنیں بعد میرے پیغمبر
 مثل تیرے ہی سب کا وہ سرور
 جو ہے مومن کرے اسی باور
 صدق قول بنی ہوا اظہر
 سب نے زوج بتولی سے اگر
 بیعتیں توڑ کر ہوئے کفر
 آئے اوس جا پہ مالک اشتر
 میرے حاجت روا ہوئی حیدر
 اور زمین تھی بس حد خیر
 کر دیا جنگ کا وہاں سے سفر
 پانچ ایڑا دو اور تھے اوسپر

و میرم تھا یہ زبانہ کلام
 کی ہے میں نے دو مرتبہ بیعت
 دوسرے بار بیعت عنوان
 پہلے ہجرت حکم ابوطالب
 ہجرت دومی ہے مکہ سے
 ہجرت سومی ہے اہی یارو
 تاکرون دشمنوں نے شہ کے جہاد
 ساتھ رافع تھے تاحیات جناب
 بعد از ان مسرہ جناب حسن
 اس قدر ہو گئے تھے وہ نادار
 سبط اکبر نے تب بخلق حسن
 اور املاک بھی مدینہ کے
 ذکر اونکے سخن کا کئے اگر
 اس روایت کو باخلاص تمام
 پنجتن صوم نذر رکھتے تھے
 مجھ کو اے اہلبیت سیر کرو
 سنتے ہی بس سوال سائل کو
 دوسرا روزہ روزے پر رکھا
 چاہتے تھے کہ سب کریں افطار
 یہ صدا دی کہ اہلبیت رسول
 ویدیا سب نے حاضر ہو تھا

شکر ہے تیرا خالق اکبر
 شب عقبہ میں دست احمد پر
 تین ہجرت ہوئے بھی یکسر
 جنت میں جب کثری گئے جعفر
 جب مدینہ میں آئے پیغمبر
 کوفہ میں جاتا ہوں کمر کس کر
 اور لڑوں کافرون سے بڑے بڑے کر
 جنگ کرتے تھے خوب ٹٹوٹ کر
 آئے شرب میں جب ہنیک سیر
 کچھ نہ رکھتے تھے پاس درہم و زر
 خوش کیا نصف گہرا و نین دیکر
 نصف دیکر او نین کیا پر زر
 ہن یہ تختہ رخا نہ داور
 لگتے ہن روایان نیک سیر
 ایک سایل خودی صدا دی پر
 کہ گر سنہ بہت ہوں اور فقر
 دے دیا سب فی کھانیکو کیمہ
 وقت افطار جب کہ آیا نظر
 اتنے میں ایک نیم نے اگر
 سیر کر دو بخت اللق اکبر
 تیسرا روزہ پہر یونین رکھ کر

<p>بیٹھے افطار کو وہ نیک سیر دے صدا اک اسیر نے در پر دے دیا سارا کھانا منگو کر خوش ہوا بسکہ خالق و اور نوش فرمایا سب نے خوش ہو کر ہل آئی کا نزول ہے اسپر عرض کر اب بدر کہ و اور ہو مرض سے شفا بدل اگر دو برس سے مریض ہے اصغر ہو گیا ہے نچیف اور لا عشر چین پاتا نہیں ہے بستر چہر با سیرے آل پیغمبر دے عصا زور کا اسے و اور تیرے در سے بخاؤں میں در در فقر کو وقع کر پئے حیدر ضیق و عہدت کو کہودی سرتاہر ہوں شفیع میرے احمد و حیدر علم حمد سا بنان سر پر</p>	<p>کر دیا ون تمام شام آئے ہاتھ کھانے تک نہ پونچا تھا کیجئے مجھ کو بھوک میں اب سیر جب کہ اس طرح تین دن گذرے لائے جبریل میوہ ہامی حنان متفق سے مفسر ون نے لکھا منقبت ختم کر کے ای رضوان یا الہی بحق آل سب نے دے شفا جلد اے حکیم جان مرض صعب کے ستانے سے کشش زور نا توانی سے بطفیسل مریض کرب و بلا سلسلہ کاٹ نا تو اسے کا کر ادا دین میرا رب کریم تو غنہ میں فقیر ہوں یا رب قرض سے ہو گیا ہوں زار و بون حشر میرا ہوا اہلیت کے ساتھ پیش آفتاب حشر میں</p>
<p>مرزا رفیع اسودا</p>	<p>بسان وائے روئیدہ ایک بار گرہ</p>

منعقد اتنی ہے خاطر میری کہ بکا نفس
عجب نہیں موصیٰ اشک چشم میں ہے
نہ لٹ دہوین کی ہے یار بنے زلف مجھ
کیلے نہ تجھ میں تنہائے دل کی میر بات
فلک کو پونچے سیر گریا مجھ دل کا
طرح ہلال کے ہوتا ہے ناخن تدبیر
گیا ہے چوڑیوں ڈلمین عقدہ غم تیرا
جہا نہیں جو ہے گریہ او کو پائیدار ہی ہے
کیلے نہ اب جبرس دل کی نالہ کر نیکو
برنگ شیشہ می وقت اشک زینگی
سوائے ناحق دست خامیے دل سے
علاج قتل ہے واسطہ کالب پیکر نہ دن
گرور مرتبہ فصل بہار میں کہولے
ہزار حیف کہ یہ میرے دل کی برکتگی
غلط ہے تو جو زمانہ میں سمجھے یہ سودا
بغیر ناخن شیر خدا جہان میں کوئے
غضب کے بچہ سے جسکے بزرگ دانہ اشک
شبات چرخ یہ اوسکے بہشت کے آگے
جو ضرب گرز کے پشت فلک او سلی
جو اوسکے عدلین چین و خیر ہو جلی ابا
ایکاد لین خیال اوسکے ولی کی غصہ

کہونگامین بدم و البسین شمار گریہ
جو آئی رنگ سیاب تگرگ بار گریہ
رکے ہو کیون سیکر خاطر کو روزگار گریہ
رہے زمانہ میں ایک یہ ہی الکیا گریہ
جو ساتھ آہ کے پیش کے ہو غبار گریہ
کشاہدہ کار ہماری میں بدردار گریہ
کہ بند یار میں دیجائے جیسے یار گریہ
نہیں جو بستی دل کے پائدار گریہ
ہمارے اشک کے ہے قافلہ میں یار گریہ
گلے سے پڑتی ہے دل تک ہزار گریہ
کیلے نہ بحر جہان میں حباب دار گریہ
پونچے ہی بدم تیغ استوار گریہ
صبا نے غنچہ کے جاسوی لالہ زار گریہ
کیلے نہ اے نفس ہر و ایک بار گریہ
کہ کار بستہ میں یار و نلی کہولین بار گریہ
کیلے کام کے کہولے نہ زینار گریہ
نہ آسمان کی ہو جائے تار تار گریہ
کہ جو دہوین نہیں کہتے اعتبار گریہ
تو کمشان وین ہو چاکشکل مار گریہ
تو ہوش کے وہین بربیکنا گریہ
ہوی ہے غنچہ میں اب باد نو بہار گریہ

شہنا میں وکیلی کیوں کر ایسا بندہ ہو مضمون
 سہرا کیسے اپنی موالیہ کی کہیں نہ خاں سے
 رکھے ہو جنکی برائگی کوئی چیز نہ حکم
 کیا میں فرض کہ اتنا ہو سر عدد کا تیر
 یہ او سپہ تیر جو بیٹے تیرا تو یوں پوئی
 و خاکے روز عدد کو جو تو او ہٹا لیا
 تو نیزہ باز کہو تیر کی طرح ہے ہر دم
 زبس روح تیر محمد میں ہو بخشش کا
 کہ امی در نے تیرے ہر کے تیل کی سرخ
 شہنا میں کیا کہوں ان گشت دستے او کی
 کہوتہ کہل سکے مرضی سوا تیری تقدیر
 خصوص میں کہ منعقد ہی یہ میری خاطر
 وہ تیری ذات ہر شکلا کشا کہ جو کو لے
 امید مجھ کو بھی ہے تیرے چل قوتے
 پسند کرے آتش سے جو گریہ ان ہو
 کروں ہوں ختم دعائے پیر سخن کہ ادب
 موالیوں کی دلونکی شگفتگی کے ساتھ
 برای خاطر اعدا زمانہ ہر ایک آن

ہو اکو دی نہ سکے کوئی زینہ بار گره
 نہ کہوں روز بروز او کی ذرا الفتا گره
 کہ جیسے پیش دم تیغ آید ار گره
 کہ جس کے خونیں گرد و نئے آئین چار گره
 کہ جیسے ہوتی ہے منکھ و اربار گره
 سنان پہ بہائی بہ سینہ میں کرد چار گره
 لگی وہ کرنے ہوا بیج بار بار گره
 بزرگ آبلہ دل ہی ناگوار گره
 دیا ہے کچھ دامن سے اپنی بار گره
 جنون کی گس گسے کتنے ہوی شمار گره
 کیا کام سے کہو لے اگر ہزار گره
 کہ ہر گره میں ہزاروں میں چننا گره
 جہان کے کام کے کیا لیل و کیا نهار گره
 نہ کر سکے تیرے خاطر میں اب قرار گره
 میرے ہی دل سے کوی ہر طرح قرار گره
 زبان کو دی ہو خموشی سے شعلہ وار گره
 ہمیشہ گل کی طرح دیوی روزگار گره
 طلب کیا کرے غنچہ نئے ستار گره

در صنعت بی نقطہ میر انشا اللہ خان مسیحی طور الکلام

<p> ہلاؤ مرویہ آہ سرد کو سرد گام در وصال دل آرام دورہ رسد الم تنویر سودا و در دگر دگر وہ گرد سودہ الماس کل ہلال ہار ہوا مسودہ سرداہ سرد سر مو وہ آمد آمد گل عید لالہ حیرا کر امعاد و صلاح و سدا کو عمل </p>	<p> کہ دل کو آگ لگا کر ہوا ہوا آرام مراد مرسلہ گرد و ساوس واد ہام سواد دورہ حیرا مصور و وودام ہوا الطمہ حیل ہلاک و ورطہ سام محل صمد الم دود دل اصول مسام سواد دادہ دل مسود احلام ہمت حیرہ دلدار و ماہ کوہ ملام </p>
---	---

اشعار ترکی

<p> سوکار سوکار و کو کر کو لسان اور کاسا سور دلسہ حال و لم اہ سوارہ ہوسام کہ رسم موسم سر ماہو گرم ہو حمام وہ لووہ دودوہ او سا غلوہ ہکا کا حمام روح کو طول امل کامیہ سودام مال و حال و کلال و حواس و رلام حصول ہمو وہ کس طرح ہوا ہم امرا مہ سمانہ کریم صبر ساطع آسام کہ وایہو سلسلہ کا کل عروس کلام کلام وہ کہ وہ حاسد ہو کہ راج دسام کلام وہ کہ مصوبہ ہو خور ساسر عام کلام وہ کہ وہ ہو مسکر کر وہ کر ام </p>	<p> کورار کورار لار اول کور و کلوار د کورار اولار سحر اول و لکیرہ سورہ ارادہ کر دم سرداہ دود الود احاطہ آگ کا وہ لال لال کر ما گرم غلوم جو صمدہ ساعد ہو کس طرح شد ملال و سوسہ مرگت روح سرور کم ہوا و حرم سواس حد کو اور ہو عمل مگر مدد دگار داور سس ہو وہ ہوا ارادہ مداح اس طرح اس دم کلام وہ کہ وہ ہو روح محل سلما کلام وہ کہ وہ ہو ماہ مصر ایل ولا کلام وہ کہ ہو مور دسماخ ملک </p>
---	--

<p>کلام وہ کہ وہ ہو موسم گل احرار کلام وہ کہ ہو طور الکلام اوسکا اسم کلام وہ کہ ملک الکلام کا ہو وود مدام دمک خور ملک سدرہ کو در محوطہ لا الہ الا اللہ اساس دہر کا ملک ارجم الرحما وہ ملک گوہر آسیر اور داور دار ہو الا امام عیسیٰ الرسول والدہ</p>	<p>کلام وہ سوکارا ہو وہ کاس مدام کلام وہ کہ کل اوسکا ہو صار دکا کام کلام وہ کہ وہ کل ہو کلام بیج امام کر اوسکو مسطر الواج داور اعلام رسول کا ولد عم و حاکم حکام امام کل وہ دلا سادہ کرام و عوام وہ عالم العلماء وہ رہہ سدا کا جام امام عسکر و کرار حاصل اعلام</p>
<p>ادہر کو دادرس مور ہو وہ امام رہا مدام ندگار آدم و حوا وہ مسطر کوہ ہم کا علوم کا داما ہو اسہل امان اہل غم و رہا معلم ملک سدرہ سدرہ مسعود ہو اعظم و گل مشک درہ ارم آسا سلم اوسکو سادہ رسول اکرم کا کل کلاہ غلا داور ستر اتر عدل وہ مر و معر کہ آرمی دور کوہ احد امام عرب و ملک مابہر علم رسل</p>	<p>اودہر کو مور دسر سام کاسہ سر سام رہا وہ مالک مولود و عالم ارجام دم ہلاک ہو احمد والد حسام سرور والدہ والد و دل اغمام کمال صدر مصلا مکمل اصوام دراوسکا گلندہ روح جو روح مدام عما و علم و در حسم احکم احکام وداد اوئمہ دام آمد و مراد حمام دلاور ہمہ عالم محرک اعلام سرور روح محمد موسیٰ الاسلام</p>
<p>اشعار عربی یکجاں درستی ترکیب بخوبی</p>	<p>اشعار عربی یکجاں درستی ترکیب بخوبی</p>

هو الامام و اهل الولا عسکره	هو المطلاع وهاو لكل اهل کلام
هو الامام لكل الورا هو الامام علی	مکرم اسد صائل مع الصمطام

یک مصرعه در عربی و مصرعه دوم در فارسی

مظهر حرم الله اصل مولده	گدا و در گه اولاحماله در احرام
در اصل مالک دالسلام و اصل	سوار دل دل و سر داکل دارم امام

مقطع

در صفت بنی نقطه بین تاویل از نهانخانه فکر بعالم ظهور ثبت شد یعنی انشاء الله معنی
اینکه اگر بخواد خدا و معنی لواراد الله اینکه اراده کند خدا پس هر دو در معنی متحد دانسته
لواراد الله آورده شد و معنی معلوم لواراد الله یعنی چیزی که دانسته شد و لواراد الله مراد از
انشاء الله است

مقطع

محمد مالک معلوم لواراد الله	طال او سکا کرد و دور دکنود و ارام
-----------------------------	-----------------------------------

اشعار و عنائیم

مطاع و سر به حلال هر معامله هو	گزه کو کو کو کو کرد و دکنو و امام بهام
عطا کرد و اسد الله سرور او سکو صله	اورا آهوی حرم مدعا کو کرد و ارام
مراد او سکو و او را که کو سالم الاولاد	دوار و سر کرد و دور صندقه الام
و داد آل محمد مدام هو همراه	دوام و در دگر گاه هو در و دینام
طلا احمر و الماس و لعل و در کادو	گهر به او سکو عطا او مدام و غور و طعنا
امام هر دو سر به عطا کرد و مولا	سرور هر دو سر و السلام و الاکرام

ایں شعر ہی است کہ تصدیقِ مدوح علیہ السلام ملائکہ ملا و اعلا از استماع این دعا پر اسے مدوح و موصوفہ را آفرین کر دہ باشند و ترکیب بخوبی درست و تمام در و دایرین بچست موزون شدہ این است

ہو الامام و روح الرسول صل علی	محمد و علی الہ ہدایا عوام
یہ واج اور یہ ہے وہ ہوا آشنا	کہ ہو رہا ہو وہ آگاہ رسم اہل کلام

از نیا صنایع دیگر کہ ہم داخل قصیدہ میتواند شد وہم خارج از قصیدہ مقلوب کل نقظین باید دانست کہ شکل ترین صنعتها مقلوب مستوی اینست کہ امیر و خمر و گفتہ کہ شکر تیرازی وزارت برکش و این شعر در مدح امام علیہ السلام در دعوت جمع شد یکے جان مقلوب مستوی و دوم بے نقط و احمد علی ذلک

اول فقط این شعر و عائیہ است

ہو ارادہ دل رو کر واد ہر لشکر	کہ ہو معطل و معکوس کاسہ اسر کام
-------------------------------	---------------------------------

ہر دو مصرعہ مقلوب توی است

مراد روح و روا و روح در دارم	مال کل امور سرور مال کلام
------------------------------	---------------------------

صنعت محتمل اللغات کہ امیر خمر و در ان گفتہ اند منکہ چنین اعرابی منکہ چنین جوہری یا کے فارسی منکہ چنین جوہر مائی ہندی منکہ چنین جوہری پاکے مصرعہ موزون با معنی ہم رسیدہ کہ در سہ زبان یعنی فارسی و عربی و ہندی معنی خبر است این قطعہ

ولا و مصرع اکبر ملک کو کر سامع	اور اسکا مصرع اول ہو صدر کلام
بیایا حب من جالیباہ پاکی باش	بیایا حب من جالیباہ پاکی باش

بیاضا حب من حالنا بباکی کہ ناس	کہ مدح سرور و بالاسرودہ ام سر عام
در صنعت منقوط کل	
ز فیض شفقت وی زینت بنی تقی	ہمہ مراد دلم داد و احد علام
در دو صنعت واقع شد مصرعہ اول در صنعت ر ق ط ال یعنی یک حرف یا نقطہ و حرف دوم بے نقطہ و مصرعہ دوم در صنعت جینا یعنی یک لفظ یا نقطہ و دیگری لفظ بے نقطہ این است ر ق ط ا و این نیست جینا بنظر باید دید کہ چہ طور این ہر دو صنعت گفتہ شد	
شہ بلند نصیب اب محبی سہی دیوے	جنین لامع زینت حصول جشن مرام
مرزا رفیع السودا	
یارو جہتاب کل و شمع ہم چارون ایک ہو مجھے ابرو ہوا شیشہ جام ابلی ہوے یارا لکر کلبہ احزا عین نہوی تو ہمین اے کس کس کے بیجے دل کہ ہوئی ہیں تیرے باوند و شر و برق و خس و خارا می یار نازا و سکوت ہے جسے تجھ سے رضا و تسلیم جسکے تو پاس نہوی تو اوسے عالم میں سبزہ و ابرو ہوا گل ہون نہ پیدا یک جا اونکے نزدیک ہیں خاک نشین و دربار راہ و پیر مغان برہمن و شیخ امی یار	ہیں کتان بلبیل پروانہ نہ ہم چارون ایک گریہ و نالہ دل دیدہ ہم چارون ایک خلوت شمع دل داغ الم چارون ایک غمزہ و ناز و اداعش وہ نہم چارون ایک خو تیری خلق ہوئی ہو کے ہم چارون ایک لطف و شفاق تیرا جو روتہم چارون ایک مجلس و شادی و تنہائی و غم چارون ایک ساقیا جام کہ ہمیں یہ کوئی ہم چارون ایک مسند و کوزین تخت و گلیم چارون ایک ولین کہتے ہیں تیرے ہاتھ غم سے چارون ایک

اگر دیا پلین کر غم سے تیرے انکھون کے
 خرو و ہوش ل و دین کرین ہی پیدا
 کا غزو قاتمہ تیرے ملب سو و
 شاہ مردان تیری خلقت جو نوقی منظور
 وشن رویت بدوینک زمانہ نیکی چ
 ماہ نو پشت فلک قس قزح تیر شہاب
 خلق سمجھے ہے کہ تزدیک تیر بخشش کے
 یہ غلط فہمی ہے ورنہ تیر سہمت کے پاس
 طبع انسانین تیرے عدسے رکتی ہیں اثر
 ستم و ظلم و تعدی و جفا عالم سے
 آفت و قہر و بلا و غضب آفاق کے بیچ
 دسے عدل ہوا تہی جو لگے دو دو پیر
 حکم رکتے ہیں بنیاد انین سخن تیری پاس
 شیر و پیل بزور و باہ تیرے آگے سے
 نگ عشاق ہوا برق زمانہ نیکی بیچ
 وہم و اندیشہ خیال و روہ معشوق تیرا
 انوری سعدی و خاقانی و مداح تیرا
 ایک ڈنکا ہوا باقلیم سخن میں انکا
 سخن و منطق زبان و فصاحت انکی
 عیب بین ہو کے جو دیکھے کوئی وکی شعار
 جو پھری ہو دے جو بازار سخن کا وہ ہے

مسجد و میکہ و میو و حرم چارون ایک
 و ایک کر یا رتجے صورت روم چارون ایک
 ہو کے رکتے ہیں بیگاہل کرم چارون ایک
 ہوتے تعضد نہ کہی مل کے ہم چارون ایک
 حکم رکتے ہیں تیرے پیش کرم چارون ایک
 بار احسانے تیری رکتے ہیں خرم چارون ایک
 اشرفی روپیہ اور دام و درم چارون ایک
 در مکنون خذت قطرہ ویم چارون ایک
 حنظل و اب نقاشہ رب وسم چارون ایک
 ہو کے آپس میں گئے سوی عدم چارون ایک
 ہو کے آپس میں ہیرین تیغ کا دم چارون ایک
 ٹاپی او نکو تو نے بیش نہ کم چارون ایک
 نیزہ و تیر قضا سیف و قلم چارون ایک
 بہاک جانیہ میں دم کر کے علم چارون ایک
 تیرے توسن کے ہوئے ملکہ قدم چارون ایک
 رکتے ہیں قطع مسافت میں یہ دم چارون ایک
 رتبہ شعر و سخن میں ہیں ہم چارون ایک
 رکتے ہیں زیر فلک طبل و علم چارون ایک
 سکے سبحان کہے یہ لا لہم چارون ایک
 انکسین اوس شخص کے او گوش اضم چارون ایک
 قدر و قیمت میں ہیں ہم یہ رقم چارون ایک

<p>اچھو کر انکی ہوتی طور کسی شاعر کو کرد عانیہ پر سو و اتو سخن ختم کے ہیں یا آکی طرب و جشن و نشاط و صروح</p>	<p>کرید ایک کوالتے کی ہیں چاروں ایک اثر و وقت و زبان ست بہم چاروں ایک رہن افاق میں تاحشر کے دم چاروں ایک</p>
--	--

قصیدہ در روح حضرت دوازوہ امام علیہ السلام

انشاء اللہ تعالیٰ

<p>نوع بشر میں تھے نہاں آتش و باد آہ خاک چار سے آٹھ ہو گئی کوئی تو گنہ گنہ آہ نفس اور اشک کا معدن شور و جہ تہمین پہ ہے جلوہ گریب نئی تباہ و برب جوش و خروش عشق سے کہ نہیں تباہ و برب تو فطرت فیہ کا انجین جو آسمان کیا ہل نی جھکری نور کی کی اوڑھی سرور چوڑوہ باغ بوستان لایق بیردستان نخلہ و شکرہ و نخلہ و نخلہ کیل کلا کے یہ دیکھ کتا بہم یہ ہو گئے بخشین لائق ہو میں حد و حسابے فزون ہوش کا و فکر و ہم شوق و جوبی سے آئے بہ خدا لگ آں بل گئی ورنہ تھی مضمحل جب نہی کا امتزاج روح کر لگی بہتاج پنک کے اور کئی ہی دفن ہو جو اہل و جد</p>	<p>عشق کردی عیان آتش و باد آہ خاک ایک پہ ایک مہربان آتش و باد آہ خاک دیکھ یہاں تو آمان آتش و باد آہ خاک بہت تھی تشل یکساں آتش و باد آہ خاک کر لے بھی نالہ و فغان آتش و باد آہ خاک ہو گئی عرش و آسمان آتش و باد آہ خاک قدرت حاکم تھی نشان آتش و باد آہ خاک اہلی بتوں کی درمیان آتش و باد آہ خاک اور ملا دی یہاں آتش و باد آہ خاک ایک پہ ایک مہربان آتش و باد آہ خاک اپنے سوچ اب کہاں آتش و باد آہ خاک واسطے اپنی رمغان آتش و باد آہ خاک جاتی ہیں سو می لامکان آتش و باد آہ خاک دیکھیں گے سو می آسمان آتش و باد آہ خاک الفت و بین ہو می میان آتش و باد آہ خاک</p>
---	---

مطلع ثانی

بین بساں طائران آتش و باد آب خاک
 چاہتے ہیں نفس کو تو ساری ہو کوشت چھوٹ
 جان پیری غشی میں ہے ایسی کشاکشی میں
 سانس جگر میں ہے کڑی سانس لڑتی ہے گری
 آتش اب اس کے کچھ تو کھ و صفت و ازوہام
 وہ حضرات ہدایت میں جو ہیں علیہم السلام
 ہیں جو وہ بارہویں برج چرخ کو چھینے ہو عروج
 دیکھ کر اتب و نکی تو صلے علی محمد
 اونکے والا کے واسطے دہریں اس طرح ہو کے
 جنکے سب سے پائیکے جن بشر میں کر ظہور
 کن فیکو نہ سے متا غرض خالق کل کو او کا خلق
 اونکے تفضلات سے رہ گئی زیر آسمان
 اونکے عدد کو واسطے حقہ جیم کے ہے خلق
 ہیں جو گردہ شقیہ اونکے سب الی فضل و نیز
 ایک جلا ایک وڑای ایک بائی ایک کڑی
 میری عناصری جو جیسے کہ ہیں سب نمود
 یکصد و بت سال تک انہیں باوی چھل
 جاوہ اعتدال سے انکو نہوی اخراج
 اونہیں کہہ دیتے ہیں باین ایسا نہ کہ روئے جان

دھونڈیں ہیں اپنی اشیان آتش و باد آب خاک
 مہر ہوں اس طرف روان آتش و باد آب خاک
 کیا کریں ہاں بے زبان آتش و باد آب خاک
 کتنی ہیں اور چلو وہاں آتش و باد آب خاک
 خاصہ جنہوں کی چاکر ان آتش و باد آب خاک
 چاروں ہیں اونکے مدح خوان آتش و باد آب خاک
 حکم میں جنکے ہر زمان آتش و باد آب خاک
 تابع او ہوں کچھ آتش و جان آتش و باد آب خاک
 موجب و نق جہاں آتش و باد آب خاک
 جو بہشت جاو دان آتش و باد آب خاک
 ہوتی و گردہ رائیگان آتش و باد آب خاک
 شوکت و غیر و غر و شان آتش و باد آب خاک
 و شمنونکے درسیان آتش و باد آب خاک
 جیکلی ندین کہیں آتش و باد آب خاک
 لیوین لپٹ لپٹکے جان آتش و باد آب خاک
 یعنی کہ ہیں جو دوستان آتش و باد آب خاک
 چوڑین نہ آشنائیاں آتش و باد آب خاک
 کچھ نکرین خرابیاں آتش و باد آب خاک
 دین نہ ہم رکھائیاں آتش و باد آب خاک

<p>جملہ تواریخین کجا الہین نہ آوسی اختلال اور یہ عرض ہے کہ جب چوہری اوتب بدن بتکدہ وجودین گر چہ سسہم پرستیان واقعہ میں شک نہیں کہ تہی ہین یہ زانیہین یونہی ارکان جاہدین مل سید کس کسائے مل وامن شعلہ فغان تیر گینے کے گرد سے پرچم لطف احمدی سایہ فغان ہوتا نمون نجلو جلا اور ابا کاڑ نوین گناہین اب آگے ختم کر چھین ملین ہین جس قدر دیکھ میرے تصدیقہ تو حروف اسطقس</p>	<p>رو حکم ہو ملین پاسیان آتش و باد آہ خاک اپنی طریق کو ہو روان آتش و باد آہ خاک گرتی ہین جون برہمنان آتش و باد آہ خاک دوق پرستش تیان آتش و باد آہ خاک کوی نہ جانی سہ کمان آتش و باد آہ خاک کیون نہوائے اوٹھے دیوان آتش و باد آہ خاک شامل خیل کافران آتش و باد آہ خاک امی شفیعیان عاشقان آتش و باد آہ خاک دینگے وہ عرش پر از ان آتش و باد آہ خاک ہی بہ ارکان استعا آتش و باد آہ خاک</p>
--	--

میرزا صاحب مرحوم

<p>دل میر ہے گدراے جناب امیر کا مطلب ہی ہے ہانتہ کی ہر اک لکیر کا کیا پوچھتے ہو ملت و مشرب فقیر کا کیا خوش نما تھا فقر جناب امیر کا کیا پوچھتے ہو حال میرے دستگیر کا حافظ اگر ہو عدل جناب امیر کا مشکل کشا ہے نام میرے دستگیر کا تہا حق پسند خلق جناب امیر کا کھل جائے گا اشار میں عقدہ فقیر کا</p>	<p>خالی کہی رہا ہین کا ب فقیر کا وامن نہ چھتے پاسے جناب امیر کا شیشہ بغل میں ہے مئی خم غدیر کا اتو رہا قبا بہ نقوش حصیر کا باز و نبی کا ہانتہ خدا سے قدیر کا شعلہ ہین لے جسم میں کرتا حریر کا رسی سے کولدی تی ہین باز و امیر کا اتیک ہی مسجد و مین بچو نا حصیر کا مشکل کشا ہی نام جناب امیر کا</p>
---	--

ماشوق ہوں روی پاک جناب امیر کا
کری بنی کے عرش چہ امپ امیر کا
خیر کا دراد کما ترے اسی جل شانہ
بہ صبح چاہئے لب اعلیٰ علی کا وصف
یوں شش جہت میں غلب حق علی پر خار
جب مر گئے علی تو یہ کو فہرین شور تھا
پیاسا ہوں ساقی امی کو شر کا خم کی خیر
احسان بو تراب کا گردن پہ بار ہے
یار ب دکھا دے خوابین مجھ کو بخت کے شکل
اشکو نے سب بگودی مجھے اسی فرات شہر
کیا رحم تھا کہ شیدائی نے رو دیا
دست خیال وہم نہ پونچا کہی جہان
پیری تو آچکے مگر ہمت دہی آج کل
دیکھو ہمارے رتبہ اعلیٰ کو شنید
حکم خدا سے قاسم ار زاق غلق نہیں
خاصیت پہلے دین میں یہ ابتری تھی
معصوم سب میں جوش باز وی مصطفیٰ
سویں دلوں میں سوچ لین پر دلی بات ہی
پوچھنے کوئے تپا تو یہ کہی بھید میں

لعبہ کی سر زمین پہ سہا بستر فقیر کا
دو شاہ کے جگہ یہ نسل ہے وزیر کا
نگرا نکم سے کھائے جو نان شیر کا
جب تک شکر نہ تو فرما کیا ہے شیر کا
ہفتہ میں جیسے روز ہے مہر سیر کا
آج اوتہ گیا شفیق یتیم واسیر کا
بر دے خدائی راہ میں کا سہ فقیر کا
سکس طرح جو کانر ہے چرخ سیر کا
انگدین ملین کہ عین ہے مطلب حقیر کا
عادی ہوں میں طہارت آب کثیر کا
جب الیا خیال یتیم واسیر کا
اوس دوشہر تپا پاؤں میری دستگیر کا
کر لون طواف قبر جناب امیر کا
جہیز مل ہی مرید ہے شیعوں علی سیر کا
سب ہاتھ دیکھتی ہیں میرے دستگیر کا
کسی دیا غلام کو رتبہ وزیر کا
یاں ایک مرتبہ ہے صغیر و کبیر کا
نکلا کمانے ہاتھ جناب امیر کا
ہے وادی السلام میں بستر فقیر کا

میر تقی صاحب

<p>جس کے دل میں شہِ مردانگی ولا کچھ ہی نہیں سائے روی شہِ دین کسنا کچھ ہی نہیں پیر و دہر مروت کو ادھر نہیں ہوا کچھ ہی نہیں ورنہ طاعت کوئی اور کوئی دعا کچھ ہی نہیں شان شاہوں کی جہاں مثل گدا کچھ ہی نہیں ورنہ سحرِ تیری ای باد صبا کچھ ہی نہیں گر خاک ہو نہ سخن دین تو دعا کچھ ہی نہیں یہ چمن و بہجہاں بوئی فنا کچھ ہی نہیں اوس سے ہر عشق جسے ہر وہ فنا کچھ ہی نہیں اتنا کچھ کہہ گئے لیکن بخدا کچھ ہی نہیں یہ نصیب میرے آگے یہ بلا کچھ ہی نہیں تیرا وی مارتے ہو جس کی خطا کچھ ہی نہیں یہاں بجز دوستی ال عبا کچھ ہی نہیں</p>	<p>بحری اوس سے رضا نہ غذا کچھ ہی نہیں بحری آئینہ میں صفا کچھ ہی نہیں اپنی ریت کسی دکھاتی ہے تو اسی دنیا الغنت آل بنی ہی سب اعمال قبول ای راہی اوج در در و ضہ سلطان نجف دین سوار تو لا بوی گلستانِ مول نظم سن ہو تو گل سوز ہو بس شیرینی عقل رکھتی ہو تو دنیا سے محبت نگر و زال دنیا کے فریبوں سے نہیں کون آگاہ کمر کے کا کوئی کیا مدح و صی احمد شاہ کہتے تھے اگر تیری خوشی ہی یارب تاو ک اندازوں سے فرماتی تھی حضرت ہم قتل حبِ نیاسی یہ دل ہی جو خالی ہو نہیں</p>
مولوی ابوالقاسم تھپوری	

<p>راستی پر نظر آیا جسے چسچ و وار آگیا بادۂ الطاف و کرم پر اکبار لطف کے ہو گئے آثار نمایان آثار ہو گیا دور گلستانِ خزان کا ازار بعدِ صحت کے سہل جاتا ہے بیمار لالہ و گل نظر آنے لگی چایِ خوش خار</p>	<p>خوابِ نشین سے سحر کو جو ہو امین بیدار چوڑ کر ظلم و تعدی و جفا کی راہیں جو کاناام و نشانِ صفحہ مستی سے مشا تازگی آنے لگی سو کھی ہوئی شاخِ نہیں بوی نہی ہو گئی اشجارِ خزان دیدہ تمام دفعہ پہر گئی کیا رست چمنِ عالم کے</p>
---	--

ہو گئی باد خزان سے چمنستان ہوا
 دامن کوہ سے پہاڑ دھوان ہوا اور
 یں کیا ابر نے چتر کا وہ چمن زین ہر سو
 موجیں لینے لگا مستونہ کی طرح پانی
 قہقہہ مار کے پہرنے لگے ہر دست چکور
 ہوئی جاری لب خرمیہ صدای کو کو
 ہو کے مدوشن پہی نے کہا پی پی پی
 وجد میں آ کے چلتے لگے مرغان کسھر
 چمک گیا چار طرف سبز و نوخیز کافرش
 سب جوانان چمن کرنے لگے ارانش
 ہو کے خوش کوئی ہنستا ہی کا اہی جڑا
 زلف پر سچ کے کرتا ہی کوئی رشتہ کشی
 آ کے آہستہ جو دی باد صبا کی جنبش
 حمد مار میں یہ مصروف زبان ہون
 دیکھ کر باغ میں شمشاد کی رعنائی کو
 نگہ باد بہاری کو اگر سو گئی اگر
 جو مثالیہ عجب انداز سے سر و لب جو
 مسکرائی لگیں کلیان جو خوشکے ماری
 منٹ گیا خلق سے اب یہ غم فوس کا نام
 داغ لالہ کے جگر میں یہ کسی غم سے نہیں
 باغ کا عورتوں نے از بسکہ تماشا دیکھا

ق

جو مٹی آبی نسیم سے فصل بہار
 اب نیسان کی لگی چار طرف پڑنے بہار
 نہیں ملتا ہی جو دھونڈ ہے کوئی ہر چہ عیار
 او تری بگلوئی گلستا میں لب نہر قطار
 کو کلمہ مست ہوئی دیکھ کے گلشن کے بہار
 زخمی نہ کرنے لگی بلبیل شیدی ہزار
 کوک کوئل کی ہوئی سیدہ نیر و حکے پار
 رقص پر ہو گئے طاؤس سج ابر تیار
 قطرہ شبنم شاد ابسی الماس نگار
 بن گیا محفل شاد یکا نمونہ گلزار
 جسم نازک میں کیسے ہر قبای زربار
 اک طرف ہی کوئے سرمہ کش چشم بیمار
 خواب ٹوٹیں ہوئی نرگس شہلا بیدار
 ہاتھ اوٹائی ہوئی ہے بہر دعا شاف چنا
 یاد ہو لے سے نہ اسی کہی قد دلدار
 دلکو غمت نہ کہی پہر ہو سوی مشک تار
 جب نسیم سحری گری ہی پارس کے گدا
 کھل گئی خندہ جان بخش سی لبہائی تار
 او گلیان چوٹی سے طفل کو بھی ہر انکار
 اس خوشی میں ہی بھلا ہے گا کوئی سیدہ کل
 مردم چشم نے خود آ کے لیا اس میں قرار

الارض میرے قابل ہو گلستان کی فزا
 باغ کا ذکر ہے کیا دیکھنے صحرا کی طرف
 ہر جگہ پر گل خود رو کی یہ افروزی ہے
 کوڑیاے کا وہ میدانِ کھلا ہے تختہ
 خاشین دور ہو دینِ فصل خزانگی ہمراہ
 دیکھ کر سبزہ خواہیدہ کو نیندا آتی ہے
 ساقیا دیر کا موقع ہے نہ جائے تکرار
 پہر ہوئی بادہ پرستو نکو ہو ای می جام
 شور مستونکا ہی ہنگامہ ہی میخوار و نکا
 عجب کار جنوں خیرِ جهان میں آیا
 دیکھنی جس کی طرستا و سکی ہی یہ کیفیت
 تاملین بنتِ عرب کے کوئی مینہا ہی چہا
 بتولہ نکرہ دور میں دیرامی ساقی
 عیش کا وقت ہی تکلیف نہونی پاوے
 آج یوں دورِ صبحی کا چلے پی در پی
 خیر خم جلد وہ جام می سر جوش پلا
 راحت ایک دم نہیں بی باد کشی کے ملتی
 جمع ہیں ساز طرب لطف نو سنجی ہے
 عال ہو جامی مغنی فلک پر طاری
 ہل و لکوز ہے قلب پر قابو باقی
 ردہ شرع سے باہر نہ ترانہ ہو کوئی

ڈھیر کلیونکی ہین ہر سمت گلو نکی انبار
 صاف صنایِ خلقِ جہان ہی اظہار
 مل نہیں سکتی ہی ڈھونڈنے کہیں راہ گزار
 لوٹ جلتا ہی جسے دیکھ کر ہر سینہ ہمار
 ہی ملائم کہیں ریشم سے زیادہ ہر خار
 آج کل دشت کا کیا بخت ہو اہی پیدار
 بان صراحی و می و جام و بدبوسی ہیشیار
 بندہ گئی راہ میں میخانہ کی مستونکی قطار
 اب خرابا بات ہے آبا و دین مثل بازار
 رہن می ہونے لگے زباہر و نکی ہی دستار
 جام و مینا کے سوا یا دینین کچھ زہار
 کوئی کرتا ہے بطمی کا لب نہر شکار
 جلد بہر بہر کے بلا ساغر صبا و چار
 کردے اعضا شکنی حیرم میں پیدلہ خمار
 کوئی ہو جائے جو ہر ہوش کو کوئی ہشمار
 جسکا خم ہو نہوتا بہ قیامت ہیشیار
 آنکھیں چڑچاتی ہیں ہوتا ہی ہوش کا اتار
 کیا ہو امطر ب خوش لہجہ شیرین گفتار
 ایسے انداز سے لازم ہو تہری آج ستار
 سخن داؤد میں ہوں نغمہ دلکش و چار
 گامی آہنگ حجازی میں یہ مطلع ہر بار

مطلب

حق تعالیٰ آج اپنی جگہ پر لباً ہر پہر کے قرار
 پہر ہر پہر ہو گیا دین بنوے کا گلزار
 اوسکو میراث چیمبر کے ملی آخر کار
 ایک دو وصف اگر بدون تو کردین اظہار
 تیزی نوکے بانسے ہی کہیں زمین چار
 اوسکے اوصاف میں کہولی ہیں عناد و شکار
 عالم و صابر و جواد و شجاع و جرار
 بازوی ختم رسل و دست خدای تبار
 قاسم ناز و جان مالک حور و انوار
 سرور عالم و دستور رسول مختار
 باب علم بنوے مخزن گنج اسرار
 جنگ میں قہر خدا علم میں بحر و خار
 جسے ہو مطلع خوشید و زیشان کی نثار

آئی گلشن اسلام پہ پہر فضل بہار
 بہن دی کا عمل فضل آئی سے مشا
 مستحق کوی خلافت کا نہ تھا جسکے سوا
 بیشمار اوسکے مناقب ہیں جہان میں شہو
 ختم نبویں پر نہیں اوسکے فضائل کا کیا
 دامن گل پہ اوسکے ہیں سب کے مضارقم
 سید و قاعد و ہادی زکی و طاہر
 قاصد کفر و زلل بائے دین سلام
 سامع روز جزا و ارث طوبی و اوبشت
 رونق کون مکان باعث ایجاد جہان
 مقصد نظر و شان نزول یوفون
 عدل میں رحمت حق فیض میں ہر باطر
 حسین اوسکی میں پرستیا ہوں مطلع نور

مطلب

جسکے اعدا کے جلانیہ کو ہوئی خلقت نثار
 جس میں خالق کی غایان ہوں تمام آثار
 بیشک حول ہی تجھے ایک کہی بی تبار
 خلق پر تیری وصایت جو نکر فی الہاء

یا علی تو ہے وہ مقبول خدای غفار
 کون مخلوق ہو خلق میں ایسا پیدا
 تو وہ پیش ہے دیکھی جو تیری صورت کو
 ہوتی مقبول نہ محبوب خدا کی تبلیغ

جو تیری پاس ہوا ایک شتر کا سائیل
 کسکو معراج کا عالم بن نہیں کسکو یقین
 دیدیا فاقہ میں مسکین و یتیموں کو طعام
 سہی جگہ تیرے تو لڑکے جو عین کعب
 بستر احمد رسل پہ کیا تو نے خواب
 کسکو معلوم نہیں جنگ احد کا قصہ
 در تیرا بندہ حضرت نے کیا مسجد
 کھل گیا عقلیہ یہ عقدہ بار یکا دست
 توبہ اتنا اتنا جگر کس میں کہ پڑتا جا کر
 جمع تھی سیکڑوں کفار پی جنگ جہاں
 شب معراج نہتا پردہ میں گریز مقام
 زور بازو کی شتا میں ہی پڑیوں کج طبع

تو نے بخشی ہی اوی فرط عنائتے قطار
 کم ہے کچھ عرش سے کیا دوش سول مختار
 واہ یہ فیض بہا ورکتے ہیں اسکو ایثار
 اس تمنا میں خلیل او سکا بناتا معمار
 جب مہوی حضرت محبوب خدا عازم غار
 تو فی تائید کی جیسا روئے نچلی راہ قرار
 رہ گیا اور درویشانہ نشا ہی زہار
 ہی اسی در سے فقط سوی خدا راہ گدا
 رو برو اہل خلافت کی براہ ہمار
 پر ترے خوف سے سب ہو گئی نقش دیوار
 کی تھی لہجہ تین میری کسے نبی سے گفتار
 گونہ بان کرنی ہو خود عجز کا اپنے اقرار

مطلع

پڑ گیا ہانہ کا سی کہی لہ چہا سا جو ا
 بند ہر پر کا کمال حال چہا سب پر ایک
 فرق دشمن پہ تیرے تیغ دو پیکر پڑ کر
 سر برستی ہیں دم جنگ کہ مینہ پڑتا ہے
 مرکب خاص کا کیا دمٹ کر نہیں اظہار
 جس طرح بہتا ہی گلگون صادم تیرا
 ہی یہ سرت کہ جوادنی سی کرے جولانی

ہو گئی شہر چہر نیل میں تک بیکار
 کوہ کو کاٹ گئی تیغ پرے مثل خیار
 یوں نکال جاتی ہے جس طرح کہ صابونے تار
 اغرہ رعد ہے یا تیغ دو دم کی جہنکار
 گشت میں باد صبا عاقہ وقت پیکار
 پہر سکے ایسی صفائی سے نہہ گزیر کار
 شیشہ و ہم ہی پامی نہ کہی دس کا اعتبار

<p>حکم را کہتے کرے میل اگر گردون پہ تیری سلطنت کا اشتہار ہو اگر اسے مولا فانیع البال ہے ہر حال میں شہیدانہ تو نچا ہی تو ہر آسان ہی مشکل ہو چکا قاسم ہم در غم جا نکا اگر فتنا شدت</p>	<p>آہ کے تیرے ہی جلدیہ ہو چرخ کے پار بازہ صفور کے پو نکا کرے ہر تپا رہ بعد مرے نہ میں نے بین سکتی ہو فتنا تو جو چاہی تو ابھی سہل ہوں سار شواہ اللہ ہی عقدہ کشا دست نہ اردی برہ</p>
--	--

مولوی ابو محمد

<p>اوسیدہ و تکی صفا غی ہی وہی ہو کس بل نہ کہیں نہ نگ لگا جو نہ کری ہی نہ موڑی وہی دم خم وہی جو ہر نہی بازہ اور وہی گستا وہی سرعت وہی پہل بل ہی جتنک وہی خبر لب پہ جز نہ خروشی نہیں گو کوی سخن ہی اوسیدہ طرح سے اقلیم با غت پر علم ہی طلاق ہی وہی اور وہی طبع و قار مطہا بن قلب اوسیدہ سے یان جمع ہو اس عقل وہ عقدہ کشا عقدہ عطا کے جھکو ایک ہی علم حصولی و حضورے جھکو دست بستہ ہیں مضامین کے دستے حاضر ہیں مضاعف کہیں مضاعف مضاعف سے سوا انتقارہ ہے کیجا تو کیجا تھیل کہیں اجماع قوانی وردی سے تکرار</p>	<p>ایک مدت سے ہی کو سیف زبان ہی حقیقل نہ کہیں نہ بین تفاوت نہ ذرا کانین بل وہی تیر ہی جو کوی قلب عد و کو سیکل ہی کئی سال سے گوا شہب نامہ کو تل ہی مگر مملکت نطق پہ اپنا ہے عمل ملک میں ملک تضاعف میں ہے شہب عمل ہی وہی نہیں سا اور وہی فہم افضل ریخ و الام نے گو فہم کیا ہے مختل جس نے پیچیدہ معنی کو نہ اسر کیا حل نظری سامنے میرے ہی بدی ہی اول لفظ ہی سامنے موجود ہیں حیرت محل کہیں مجوز کسی جا میں محیح و مقل کہیں تصریح کنایہ کہیں ابلاغ اکمل کہیں رکان غنا کھریط حست و افضل</p>
--	---

<p>گمین گمیری بندش کہیں بہری افاغ وہ سو تر نہ اثر ترے زبا میں بخشا کوئی مضطر کوئی سہل کوئی پیسہ ہو جا ذکر کہ مصلیٰ بہار یگانہ شکا جائے کو پلوئے ہو میان برگئے پتوئے کلی کا لوتہ میں نغمہ بلبل کے صدا آجائے گوش دل سے متوجہ ہوں جو احباب ذرا</p>	<p>کوئی نہ نظم نہ اخلاص ہو جس میں خلل جبکہ پانگ ہی کوئی نہیں از سون عمل گر پڑ ہوں جمع اجاب میں پر در غزل کیا عجب ہے درود یوار سے ہونے کی ہو کلی پھول تو پھر پھول سے پیدا ہونے کی قلب حضار میں قمر کی صدا سے بیکل پڑ کے اک مطلع نورنگ سخن و سخن دل</p>
---	---

مطلع

<p>پہر ہوا نہ ہار اوٹا چار طرے پا دل ابریوں جو ہوتا گلشن کی طرے جانا ہے پہر ہوا چار طرف نغمہ سرائے کا شور پہر سپہ ہونگی جگر دوز صدا میں آئین پہر ہری ہوئے عشاق کے زخم جگر کی سر میخانہ کا پہر عد حکومت آیا بند ہوئے لگین پہر دیر و حرم کی راہیں گر پہلی لگتی ہی کا لوتہ تو مٹا بی صدا میکشی کا یہ ہوا ساری زمانہ میں اوج نہ فقط زند ہوئے دختر ز پر مفتون بیچا یہ جیہ دستار و لباس سناوس شوق سے پاؤں نہ دے غلط نہ ہی رکھی دستار</p>	<p>بہر دیا ابر بہاری نے برس کربل مثل وادی نجد میں جسطرح سے لیلیٰ کا جل پہر لگا گونجے مور و نکی صدا ہی جنگل پہر لگی کو کئی شاخو نہ سحر کے کوئل بعد گل ہو نیلے روشن ہو پھر دیکھ کنول معتب کا تر بادور نہ قاضی کا گل جمع ہونے لگے مستون کی خرابا میں دل کوئی ہو لیسی ہی مستان میں دغا کے مثل مثل دل رکتا ہی ہر شخص بغا میں بوتل اکیا زابد و نکے زیدہ تقدیمین خلل طوف میخانہ کو مسجد سے گیا شیخ شکل جام کے دی نہیں ساقی جو کری لیث و لعل</p>
--	--

ایک طرف عاشق و معشوقین کی بوس و کنار
ایک طرف غم و کشتی ہے تشریف بر پا
تیر کے لطف کی ٹیکی تو ہی تھکاتے تھک
زہد رخصت ہو وہ بیباک و این و نیکی
کچھ نیا حسن بکثر نہیں ہی بنجاتا ہے
ایک طرف حسن و عروسان چین کا وہ کنار
شائع نہ نہیں اس طرح ہے پہونکی بہار
تا بشل مہر سے تا مہر عرق آلودہ
نہ پڑے دامن گل پر کمین اور اور کئے غبا
کشت لالہ سرین و گل و ریحان سے
نخل بند چین و مہر سے پایا ہے جو نہر
نقروئی فرش کا ہے آبے وان پر دیو کا
آج سبز گلشن میں نظر آتا ہے
ایک طرف رقص کے طاؤس کے تیار ہی ہے
ور و سر سیر گلستانے ہوا ہوتا ہے
تیر کے دہر سے بالکل جو ہوئی ہے نابود
و کشت ایسی ہے نیم سحری کی حرکت
قوت تا میہ کا کیون نہ ستارہ چمکے
پہر میرا ہو گیا کلزار بنی بعد خزان
سعد البرکات یہ سبج حمل میں تحویل
اج اوس نیز غم کے خلافت کا ہے روز

باد و ساغر و مینا ہی کہیں دست نعل
ایک طرف جمع حینان جہان کے جنگل
ماں ہر یکے قیاس سے منہ و خور کے مشعل
قلب بمل ہو وہ اپنے دل اور پراوہل
گوری کا لوتپہ وہ پیدل ہوا بکا کا جل
جنکے مشاطہ ہے خود قدرت صنایع ازل
نقرہ گردن معشوقین جیسے سیکل
ڈالیاں ڈالتی ہیں چہرہ گل پر نخل
آب پاشی کے لئے جمع ہیں ہر سو با دل
غیرت روضہ رضوان ہر دشت و جل
غنچہ و گل ہے گلستانین زردار و دول
ہوتا ہے سینہ نورس یہ گمان نخل
صفحہ چہر خیر یا کا بکشانکے جد و دل
بلبلین ایک طرف باغین گاتی ہیں غزل
خاک کلزار ہے تاثیر میں مثل صندل
چشم نرگس کو نہیں ہونڈ ہی کھلتا کا جل
قلب عشاق ہوئے جاتی ہیں جیسے سمل
کس طرح رنگے عالم کا ہلا جا ہی بدل
خشک ہو کر شجر دین کے نکالی کو پل
شہتی ہو گئے لب لبابت شاہی در جل
جسکے خاطر شہر شوق آیا ہو مفر بے نکل

<p>اشجع و اترع و اتقى و ذكى و فضيل نظم شان خدا نقش نبی مثل مصدر جو و عطا حاجی عصیان زل صف بیجا میں عجی ضربے جسکے بلبل جس سے عاجز رہے اقلیم عربی و ریل خوب سے جانتے ہیں عقل پر جسکے اکمل ضمین جو مرد خشاں سے افضل اول</p>	<p>بازوی ختم رسل دست زبردست خدا کریم و اورع و استقامتین و عاقل شافع روز جزا قاسم بار و طوبی اسد قلعه کشا سیف خدا کے قرار کم سنی وہ کئی چکار نمایان تو نے نار و انجیر سے مفسد و کج تفصیل مرد محمد و جبین پڑھتا ہوں وہ اب طلوع نور</p>
<p>جسکا ہر حرف طبع و نگوہی و حی مثل ہی ہر ایک وصف زبا میں تراف مثل ہو نہ سے کفار کے ہی صل علی جامی مثل منکشف ختم رسل سے تیز قدر و محل جسکے ادنی سے ہو شاگرد و نین عقل اول باب خیر ہے سبک ہاتھ میں مثل خردل تو نے کعبہ میں شکستہ کئی جلات و ہبل تو نے برہم کئے جب لکھی ہی دیوان ملل جسکا اس نوع میں گرفتہ نہوتا اکمل جس عصیاں سے جو میزان ہی گران و ثقل جامی سیئات ہوں نامہ میں سیر حسن عمل</p>	<p>جیسے کہ شہا واقف اسرار ازل جسنا پیدا ہوا خلق خدا میں کوئی وہ تیری ذات مقدس سے لگتی ہوئی نام کون واقف ہی تیرے رتبہ عالی سے شہا اوسکے کیا علم خدا داد کا ہو وصف رقم جبذا قوت بازو تیرے ای دست خدا کفر کے بسا وہی ساعت سے کمر ٹوٹ گئی تب ہوا دین محمد کا زمانے میں رواج جس انسان کو نہوتا کبھی حاصل یہ شرف یا علی آپ ہیں مداح کے گر لپہ پر نظر عفو سے کر دیجئے ہلکا پلہ</p>

جو شہر کی غرض سے یا شاہ ولایت تھے

دین دنیا میں تیرے قریب سے کوی نہ نخل

قصیدہ ہمدرد منقبت میر المومنین

جان لے لے بیچ مال و کشور تاج و نگین
چارہ دباغ امکان پر ہوا قبضہ تو کیا
کب سر اسے دہر بہر میر ہے کچھ خیر ہے
ایک دن تلے میں تنہا جا کے سونا ہو گئے
موت کی تلخی کو دسی ہمدرد بولا کیوں
دولت و اموال ہو سرمایہ رنج و ملال
بہائیوں کی چاہ پر دہو کا نہ کمانا ای عزیز
ہمدرد و احباب کہتا ہے جنکو روزِ شب
جب تلک کرتا ہے نیکی ہے محبت ایک سے
وہ شفیق سنگو سمجھا ہے یا ورخینکو تو
جانتا ہے تو عزیز اپنا جنہیں سی باہم تر
کوئی ظاہر دار ہے ایمن کوئی غمخوار ہے
کوئی تا ایفامی لغت لاف زین روئے
کوئی تیرے غم سے خرم ہے کسی کو ہے الم
ایک راحت کا جو یا منتظر ہے موت کا
عارضہ نے غفلت جب کی تھی تو یہ نقشہ ہوا
جب قضا جاری ہوئی تو سب کو بیزاری ہو گئے
ایک نے بیون تالف تباوت لایا ایک شخص

ہی فقط انجام میں دو گز کفن دو گز زمین
ہے خزان آخر بہار لالہ زار و یاسمین
یہ مکان غیر ہے تو حسین چنگیز ملکین
محفل احباب میں گویا ہر سانس نشین
ہے سدا رغب سوی شد و نباتت آئین
حصہ لعل و عیال اسکو سمجھائی دوہرین
حضرت یوسفؑ کو توبہ کے نیچے ہوشیار
یہ مصیبت میں بہلا کب ہیں و کار و زمین
جب نظر تیری پیری بس وہ کہیں ہے تو کہیں
ہیں ہی تیرے عہد و تجھ کو مگر باور نہیں
مثل بیگانوں کے سب ہیں سر پر خاشاکیز
کوئی حد دوستی سے دور ہے کوی قریب
کوئی تانہ کام صحبت کو تھا وقت پسین
کوئی ہی مسرور ہمدرد کوئی ناشاد و غمیز
ایک صحت کی دعا میں دوسرے چہرے چین
اسکو امید شفا تو اسکو مرنے کا یقین
تیرے گھرے ہونے لگی یہ دفن جلدی ہو زمین
برک سدا و نسیہ کا فور ہی آیا و زمین

تیرے ملک کی بعد از غسل جہان فریق
 فاتحہ پڑھ پڑھ کے اپنی اپنی گمراہی ہو کے
 پیکر خاکی تو یوں ظاہرین گل در گل ہوا
 وادی بر جوئین پونچا اگر کاف و ہنہا
 وہ نجف روضہ ہے جمین حیدر کرارہ کا
 نوح و طوفان آبا و ہنہا تاجکے دورین
 اور وہ آدم ہوئے جو قبا خیل ملک
 کون ختم المرسلین جسے شب معراج میں
 وہ علی جسکے ولادت عین کعبہ میں ہوئے
 وہ علی جسے پڑ ہی انجیل و توریت و زبور
 وہ علی جو سابق الاسلام طفلی میں ہوا
 وہ علی سایل کو بخشی جسے اونٹوں کی قطار
 وہ علی ہم شکل جیسا آسمان پر ہے ملک
 وہ علی سو یا جو فرش مصطفیٰ پر بیٹھ کر
 وہ علی جسکے عدد و کاتبے مکان قعر سقر
 وہ علی قاضی شہباز و کبوتر جو ہوا
 وہ علی وقت فضیلت پر تیری جسے غار
 وہ علی جسکے صفت میں لال ہی پیکر زبان
 وہ علی پڑ ہتا ہوں اس مطلع کو جسکے سنے

نزار و نالان خاکدین سو پناہ جسمنا زمین
 اب ہاں میت پہ کیا گزری خبر اسکے کہین
 جسم تمثالی مگر و حال سے خالی ہنہا
 اور مومن تہا تو ہاتھ ای خفکے سر زین
 کون حیدر نوح و آدم دفن ہیں جسکے قرین
 دور وہ جمین ہوئے فی النار جب دود کی
 صلاب میں تہا جسکے نور پاک ختم المرسلین
 حکم خالق سے کیا اپنا علی کو جانشین
 وہ علی رکی تہی پہلے جسے سجین جمین
 وہ علی جسے کیا تہا جمع قرآن بسین
 وہ علی کہتے ہیں سب جسکو امیر المؤمنین
 وہ علی جسکے خدا مخصوص تہی نان جوین
 وہ علی روداد شکیو جسے کہتے تہی زمین
 وہ علی حافظ تہا جہا خالق جان آفرین
 وہ علی جسکے محبوب ہیں باغ ضوانکی ملکین
 وہ علی سرکہ ہوی نی جسکے روئے کے قرین
 وہ علی جسکے وجہ سے پیر امیر بین
 وہ علی جسکا شاخو ان طوطی سدر ہن
 وہ علی جسکے محبت قلب میں سج جاکرین

عبر و مقبول خدا کمال کے مددگار تھیں
روضہ اقدس کا ہے پردہ حجاب عرش حق
کیا بیان ہوا ہے محسن اللہ زار اقامت دار
پیش ہدیت سرکشوں کی تو حقیقت کیا بے لار
اہل ایمان جانتی ہیں رتبہ منور بلند
گر ہوتے تکت زلف دو تار سرخیش
لوح پیشانی انور لوح صنع کردگار
کیون یہ مبینی کے الف کامرتبہ و چند ہوا
دیدہ حق بین سے ہر نور حقیقت آشکار
گوش وہ بین جو سدا شتاق اوار اذان
جس جگہ وصف لب دندان الامور ہم
سیرہ رخسار روشن سے بہلا تشبیہ کیا
نازگی روی زیبا وہ کہ جسکے شک سے
پیش از روز رست قدرت پرستیں بنیاد
قامت والا شرف میں رایت محمد خدا
کیا بشر کے تابع لکے جو مدح ذوالفقار
ساکنان آسمان ہیں مدح خوال اس تیغ کے
بس یہ ہے تیغ دو پیکر آپ کو وقت جہاد
جوش و چارائینہ بیکار ہے وقت ہر د
رحمت قہر خدا ہے ہمعنان ذوالجراح
گرم رفتار می سے سید انہیں اگر ہو عرق

بند و پرورد بعد احمد آپ ہیں کہ نہ کمال نہیں
فرش تالین کج غرض فرشت پر روح الامین
قد ششاش ہے نہ کسب چرخ برین
آسمان دیتا ہے اس سے اور دیتی ہدیت
ایک سو فرق زمین اور قرآن میں نہیں
خاکتے ہر قدر شکرت تار چین
ہے نشان احمد ہر روشن صورت تہرین
متصل ہے خال مثل نقطہ جمیع جسمین
روز و شب غیر از خدا پیش نظر کوئی نہیں
طاق ابرو پر ہوا محراب کعبہ کا یقین
لعل و گوہر شریک و گلی و ہانکی سرزمین
سنبل باغ جناب ہے دو آہ آتشین
سو کہ کر کانٹا سین گامی فردوسین
لاکھ خیر کے برابر ہو اگر حصین
پامی اقدس کعبہ اسلام کے کرکین
ضرے واقف ہیں میکائیل و جبریل امین
فتح محل لشکر حق پر ہو زیر زمین
احتیاج نیزہ و تیر و تبر ہرگز نہیں
حفظ حق تائید غیبی ہے مدد کار زمین
گاہ صرصر گد گدیم گاشن خلد برین
ابر نیسان جنگے بر سرین گوشہ دلانچین

سہ اگر اوچاگری تو فرقہ اسے ہو بلند
 ای زہے بخشش رہا جس سے نہ کوئی ناامید
 فیض ان قرار ولایت ہے جہانین اشکار
 کوثر و طوبی ہو افر و س اعلیٰ کو عطا
 انجم سیارہ کو تاثیر دی ہے برج میں
 آب کو شیرین کیا وی ہے صد فکرو آبرو
 پہلو نکو خوش عطا کی طائر و نکو زمرے
 سیم و زرجع و زمرد لعل و یاقوت حقیق
 خلق مالا مال ہے ایسے عطا وجود سے
 کب کی کوہے لیاقت مع ذات پاک کے
 ہے بخاطر ظاہر اصحاب کے تعریف بھی
 فخر کے جاہی اگر مقبول فرمائیں حضور
 عرض مطلب کا ذریعہ ہیں شہا یہ چند شعر
 شیعیاں خاص ہیں آن زاد قید فکر سے
 یہ حیات چند روزہ ہو باسالتش بسر
 ارض پر تو بخت یا کر بلا میں دن ہوں
 دہر میں راحت ملی بعد فنا جنت ملے
 ہو محل سب کے نظار و زجزر پیش حدا
 جب تلک ہے قصہ آدم جہان میں یادگار
 جب تلک ہے طوق لعنت گردن اہل بدین
 مسجد و عین جب تلک جاری ہے رسم ازین

ٹاپ مارے تو پہلے مفسر کا و نہ میں
 لیگی نقد و طالب طالب دنیا و دین
 حشر کو کرسی ملی کعبہ کو مکہ کے زمین
 انیسائے پائی ہے جنت کہ اوس میں ہوں مکین
 منزلت بخشی فکر کو مفسر کو نور مبین
 قطرہ کم مایہ بنتا ہے جہان درخشن
 کیون نہ فرحت پامی جان مضطر قلب خرن
 قلب میں کہسار کے انلی جگہ ہے بالیقین
 یہ پی داد و ستد ہے اوس سے بنی ہر نیکیں
 سچ تو یہ ہے فکر ناقص عیسے خالی نہیں
 سہمہ ہے خوب دلکو بے کمالی ہو یقین
 ناز کیا اسپر جو ہے محبت میں تحسین آفرین
 ہوں طلبگار و قار و عزت دنیا و دین
 رحمت خالق ہے ہر دم مددگار معین
 رزق بخشے پاک و طیب خالق جان آفرین
 دم نہ نکلی سر زمین ہند پر اصلا کہیں
 رنج سے فرصت ملی ہو ملتان جان حزمین
 الامین و فقر حرم کا جسد کم کر گیا کہ تبین
 ہوں جہاں مستحق تفت و تہذیب ہیں
 فرق اہل ہوں تہذیب میر گزرا تہذیب
 دین کو اہی آپ کے سب یا ایلر و مہین

وہ مستعین رضوان

یہ کامل عشق مجھ کو ہو گیا ساقی و ساغر کا
 میں ہوں دست زندانِ گنجیہ بیکاشانہ
 مبارک ہو تجھے ساقی خم و خندانہ و ساغر
 پلاوی ساغر گل رنگ مجھ کو بہر حق ساقی
 یہ چمکا نور ساقی سے ستارہ صفت اختر کا
 ہنوتی ذات پاک کی ہنوتی دونویہ عالم
 بہلا کر کیا لکھوں وصف قدس خاص پیغمبر
 فی تیشہ آئی دل میں میرے جوشِ شمس
 شب یلدا سی گر نسبت میں دل اندیر ہو جاو
 گذر جس کو چہ ویر زین پھر تاشاہ کا میرے
 گرمی سیرت کو دل لگی رقم کیا شب غامہ
 زبان تو صیغہ تیغ نشہ میں مثل برق چمکے
 گزروں حل اس معنی کو کہ کیوں چرخہ اختر
 یہ تھا اعجاز ضرب شہ سے جو ہوتا تداو و تکرار
 علی حامی رہا آدم سے لیکر تابر و روح القدس

نہیں دل سیر ایشیہ میں منی گلگون احمد کا
 لبوشے محل بیانہ نہیں کچھ خوف محشر کا
 چلی ہی باد نوروزی ہوا ہی فضل داور کا
 لکھوں تاجوشین اگر نصیب مدح حیدر کا
 مد و مہر منور ہی ہی ذرہ نور انور کا
 وہی باعث ہو انگوین فلک مدور کا
 نہ وہ طوبی کا ہمسر ہے نہ ہی سرو و صنوبر کا
 الف اللہ اکبر کا ہے یا قدوس غضنفر کا
 شب قدر ایک سایہ ہے فقط زلف معنہ کا
 تمامی راہ میں چمک رہی گویا عطر عنبر کا
 دو عالم کی فضا کا وہ ہی اوسکی ایک حکم کا
 لکھوں تاکات تیز بین میں اس تیغ و پیکر کا
 لکھا ہے روایوں نے ماجرا جبریل کے پر کا
 تو ہر ایک زن میں جھمکتا تبار بربر کا
 علی ہر حال میں حافظ رہا جان پیغمبر کا

مطلع

علی کے مدح سے رتبہ بڑھاطبع سخنور کا
 علی افضل علی مولود ہی اللہ کے گھر کا

علی ہی منظر اعجاز و منظر شان داور کا
 علی عالی علی والی علی نائب پیغمبر کا

<p>علی ہی صہر مغیر علی ہی طیب طاہر کیسے جہر خدا مصطفیٰ شہ کو نہ بچانا نہیں کچھ غم بھیجے اب بھر عصیانے تلامذہ میں رندست ہوں اب نہیں ترکانا ہوں نہ بکے گا کہی بکائیے تیرے ہی شیطان کھین جب تیرے آئین کے تب اونے یہ کہہ دنگا لگاؤں انکو نہیں جس دم طرح طیب طاہر قرض خواہوں نے مولا سخت عاجز کر دیا جگو یقین ہے دلکو میرے اب میری حاجت برآ دگی بہت ہی شتیاق روضہ قدس جو رضوان کو</p>	<p>وہ زوج فاطمہ اور بابے شہیر و شہر کا علی ہی جانتے والا خدا کا اور پیمبر کا میرے شتی کا ہو گا بادیان دامن جید کا سہارا دو جہانین ہی مجھے آل پیمبر کا جو پیر و دو جہانین ہو گیا حیدر سے رہبر کا غلام آزاد ہوں دوزخ سے میں مولای قہر کا ملے اوس دم ثواب طوبت عمر و حج اکبر کا تیری بخشش سوا پرسان کہاں اس عہد حق کا نہیں سائل کہی خالی پہلا ہوا ہے در کا بلاؤ روضہ پر اپنی ہی ہی قول اصغر کا</p>
---	--

ویہ نشعین رضوان

<p>حمد خدا عیان ہے زبان بہار سے صانع کے عشق کی ہے جو لو دلکے درمیان ہے زمزمہ بلند خدا کے کا چار سو غنچہ کیلے ہیں باغ جہانین بہار سے چلتی ہی جہوم ہجوم کے بتائیں یون نیم خوشبو گلون کے ساتھ میں اترائی آتی ہے بیلی چیلی کیٹکی جو ہے ونا رون کیلا کیلا ایک طرف صف کشیدہ ہے چنپا ہے اور نرگس شہلا ہے اور گلاب</p>	<p>سجد میں ہر شجر ہے جہاں شاخسار سے دیکھ کے اک ٹکلی ہے جسم چنار سے وحدت کی آہی ہے صد ہستار سے کلفت خزانگی دور ہوئی روزگار سے جس طرح ماہر و کوی آنا ہی پیار سے کلفت کے قافلہ ہوں روان جون تار سے ہر مہفت ہو رہی ہیں خوشی میں بہار سے چاروں طرف کو باغ کے کیرے صہار سے پہولی شتیاق شفق کو پیار سے</p>
--	---

مطلع

روشن چین تے نور شہ نامدار سے
 اکی جو خنق سے آئین وہ جناب
 افضل جہان کو ی بنیں ہرے پاد سے
 دکھلا داد اب جمال سول خدا بچے
 ہی آسمان کو عز و شرف کس غبار سے
 ہی آستانہ آپ کا سجد و جن انس
 لائے عرب حضور نبی صید کر کے جلد
 جسم کما رسول نے بتلایں کون ہوں
 تو ہے رسول برحق و دین تیرا دین حق
 منکر جو تیری دین کا ہو کافر ہو وہ شقی
 مومن ہے وہ جو صدق سے سلام لائیگا

اسوا سطل خلیل بچے لب مار سے
 بردا کا غل اوٹھا تاربان شہار سے
 پیدا ہے اس جہان کے نقش و نگار سے
 انگہیں مفید ہو گئے ہیں انتظار سے
 اوٹتا ہی جو مدینہ نجف کے دیار سے
 دربان ملا کہ ہیں بنے افتخار سے
 تالین گواہی بجز نبی سو مار سے
 گویا ہوا وہ قدرت پروردگار سے
 تجھ پر نزول دے ہو اگر دگار سے
 بچنا او سے محال ہے دار البوار سے
 پا دی جنان وہ جست پروردگار سے

مطلع

کمال شرف ہر دم شہ ذوالفقار سے
 دی ساقیا ولای شہ مرتقے کا حیا م
 وہ می دی مجھ کو کہ ہے ختم مشک سے
 لرزائے کفر باد شہ ذوالفقار سے
 جب جزر و مد یہ آگیا عمان ذوالفقار
 رحمت پہ پونچھے شیر خدا تو لکر حسام

رواق فزون ہوا وس سخن ابدار سے
 تادل ہو طعن قلق و اضطراب سے
 دنیا میں سرخرو ہوں بکونین فشار سے
 مونا نہیں پیرتے ہیں گروہ کا لار سے
 دم میں او تارام جب غتر کہ دیار سے
 کفار نے قرار کو بد لافزار سے

<p>کیا تاسے کم وصف امیر عرب لکھون بہتر ہے یہ کہ دست و عتاب کروں باند بہر رسول پاک و شہنشاہ اوجیا گردین کو ادا میرے ای رب فی الکرام رضوان کی التجا ہے یہ رب قدیر سے</p>	<p>عشتر عشیر ایک بنو سہزاد سے ہوں خواستگار بارگہ کروگار سے پادشہ نجات جلد میں اب فرخندار سے تجسس ہی عرض یہ قلوب و اضطرار سے سرمد بناؤں جلد خف کے غبار سے</p>
--	--

شہیم

<p>بیان کرو وصف ہویم سے علی کے زور کا کرے کیا سامنا شمشاد بڑھ کر قدیر کا صفیر خورشید بنکر باتہ آئی گا اگر زور کا شرع سے حق پوچھتا ہے تجھے اللہ کے کرم کا بہار ظلم ہو گا سو زینس خورشید عشر کا مدد یونس کی کی تو نے پوچھا بیل باہی بین علی کی وصف اور کمال بھی کہتا گلشن بین قرار آگاہ سقفت آسمان کو بی ستون ہرگز دوبارہ گر کہی تو صفت تیری نظم کرتا ہوں علی جس نے کہا مومن سے اوسنی موعود مارا عجب بوی و فائز مردگی پہنچ سکتی ہے مزا تحلیل ہو گیا نجم ہی تیری حرمت میں بیتل میں عور ہے مجھ سے نہ کہلے ازیت میں ہو امنین یاد و صبر تجھ سے گل گل قضا کی ہے</p>	<p>دینی دگر سے پہلو حشر میں خورشید خاور کا نشان فوج گل ہے وہ یہ گلستہ پیچہ کا لکھو نگا وصف اس کی میں مقرر و جید کا سوائے نہیں اب کوئی خانہ زاد اور کا ہو او یہ کالہ نگار و نکوداس ابن جید کا تو ہی ہے جو کہ پشیمان ہوا سید سکندر کا جو پتا کوئی ملتا لالہ و گلہائے احمد کا لکھا جاتا نہ لوح عرش ہر گز نام جید کا مزا دیتا ہے وہ مضمون جسے قند مکر کا بجا ہی نام لینا تجھ سے منصوب منظر کا عجائب پہول ہی جو پہول ہے گلزار کا نہ ہو کا خوان نعت کا نہ یہاں آب کوثر کا پلاو سے جام ہی ساقی شراب محض کوثر کا بہر ای میں دم سوئی تفسیر میں ہے</p>
--	--

علی کے ہاتھ سے میرا ہمارا پارہ ہو ویگا یہ دو جگہ انکے زسار یکو آئینہ سے بین نسبت میں ہم اگر حضور میں ہیں مگر رضوان کو کہا گیا	وہ حامی ہے جہاز امت عاصی کے لنگر کا یہ پر کا لہ ہے قدرت کا وہ شیشہ ہر کندہ کا یہ حورین ہیں یہ جنت ہی وہ ساقی ہوں کو شکر کا
---	--

رضوان

مدحت بیفت خدای زبان میں مہقل کچھ لون گرفت جنتیں اسی بیفت زبان دی نذرانہ کویہ ہاتھ کے رضوان خانہ خوش عرض کی سینے کہ کر غفویہ ای ہاتھ واسطے کسب سعادت کی خلیفہ یہ ہے یا علی پلہ سخن کا میرے ہلکا ہے بہت یا علی شہید خدا باب علوم احمد تا کروں آپ کی مدحت وہ پتی دی دیکر وہ علی جسکے شانیں ہوا قرآن ناطق وہ علی چو شب عروج بنا پھر اہ رسول وہ علی جسے اوکھاڑا ہے دریغبر کو وہ علی جسکے سوا سیکڑوں نہ دار وین وہ علی جسکا نہ تھا جو دین کو می ہمسر وہ علی محکم محی جسے کتنی تھی رسول بعد احمد کے وصایت پہنچی او سکے لئے نامی دینی کو خلیفہ جو کہا بھی تو کیا	جو ہر تیغ زبان و فشا آئین میں او بل ہوئی سب بحر کہ ارای میں پیدا اہل چل مدح میں ساقی کو شکر نہ اسطرح چہل باوہ جب علی سے ہو مدین ہر شانہ زل دین دنیا میں پسند آیا ہو یہ غیر عمل تیری مداحی سے ہو جائے کران افضل آج اقلیم سخن میں میرا ہو جامی عمل کہ سمجھ لے اوسے وہ شخص کہ جو ہوا جہل وہ علی جو کہ ہوا نفس رسول اکمل سیف اسلام کا جو شاہ ہو اپنی مہقل خانہ حق سے نکالی ہیں منات او بہل نہ کیا آپہ بھوئی پہ کسی فی ہی عمل تے غنی نام کے لیکن تھی دنی و انجیل انکو دو جسے کہ جان ہے وہ مرد احوال اپنا شاہ ہیں احادیث و کتاب مترل کبھی اعلیٰ کے مقابل نہیں ہوتا افضل
---	--

روئے خندق یہ پیہر نے کہا ضرب عیلا اور فرمایا کہ میں جس کا ہوں مولا کے پارو اور بڑا حضرت جبریل نے املت لکم	ہی عبادتے کہیں جو نوجہانی فضل اوسکا مولیٰ ہی علی اسمن بنین کوئی غل یعنی دین آپکا کامل ہوا بسای امل
---	--

مطالع

مدحت حیدر کرار میں لکھ اور غزل ہی در علم بنی اشجع واعلم حیدر جز جہنم کے سین اوسکا ہٹکانا لکشا اگر ملے ارض بخت سونیکو مجکو پارو را تدرن شوق زیارتین ملا یک اگر شب جمعہ کو تیرے روضہ میں یا شاہ کون ہو وگاجوان مثل علی عالم میں رخش وہ چالیں مانند براق و رفعت آوی را کہے اگر ذہن میں ہو تیرے وان بعد احمد کے لڑے حیدر صفدر سے جہول کس تہور سے ہوئے جنگیں حیدر کے رفیق معرکہ میں وہ ہشتی تے مثال ضیفم جب علی معرکہ اراہوی بالنفس فیس لڑنے جو حیدر کرار سے نارے نکلا انہی میں انیشی جو جناب حیدر تیرے قبر کے غلامی جو ہر قسمت میں نصیب	تاکہ مداحی کی ہو جاوین ہر ارب فضل مثل احمد کے وہ لاریب ہی مذہب مثل جسکے دلیں ہو تیرے بغض بقدر خردل نہ لگاؤں کہی شکر سے میں فرش نخل عرش سے آتی ہیں روضہ میں تیرے کربل اوصیا اولیا آتی ہیں بنی و مرسل نخل طوبی سی ملا جسکے لوتیج کا پس کفر کے سر کو ابھی ناپوشے وہ ڈالی چل دونوں عالم کے کرے سیر کنوتی کو بدل نہروانی تہی بہت شامل مصفین و جمل قبضہ تیغ پہ تہا مالک اشتہر کا عمل لشکر شام میں پڑ جاتی تہی اوسدہم کمل اکثرہ خوئے تہا دشت مناکا جمل اوسکے چس جانیکو موجود قضا کا دل فتح و نصرت کے ہوئی رخس جلاوین کو تل کسی دنیا کا پسند سے نہ یہ جاہ و دول
--	--

<p>جملہ شاہان تیرے در کے ہیں یا شاہ گدا جبکہ لکھتا ہوں میں اوصاف شہنشاہت کثرت رنج و الم سے ہو عین دل بستہ امام یاوری گر کر کے نقد پر مری شیر خدا راقدن شوقین ہوتا ہوں شیر و منہ کے و بست کو تیرے الفت سے جنانہیں ملی بغض ترا ہے جہنم کا نتیجہ یا شاہ پنجگانہ دیگر تباہ ہے رضوان یا رب</p>	<p>چہ سکندر و چہ دارا و چہ خاقان ہر قل ہر دینا لگی ہو جاتا ہے عقیل اول جلد و ابو میرا یہ عقدہ مالا محصل در دولت پر ہیں آنکھوں نے چلون سگر بہل چشم دے نہیں رہتی ہی یہ صورت اچھل جملہ نعمات جنان و زمین خور و محل دشمنوں کے لئے موجود ہے دیکھ اسفل کربلا کا ہے دیکھلا یو بابا دل</p>
--	---

اسیر

<p>قبل خلقت ہی بنائی تھو شان پو ترا لامکا لسنے کیوں نہ ہو تر ہو مکان تر کان رکھ کر خانہ حق میں اگر کوئی سنے لب تلک جو بات آئی دفعہ تارہ ہو گئے جسک لا عجز جسم کو مشق ریاضت سے کیا دہرا کا کر دیا اختیار خالق نے اونہیں سال بہرین قین نہ تیرے خلق مہمان خدا کوئی شئی گہر میں نہیں ہے درویشاں گلیا کیوں نہ ہو پھر ضرب بہر طاعت کو تیرے پوست کنبہ عطا کئی عظمی سے ظاہر ہووا کوئی نفست نہی سوا ہے جو نہ مولا کی خدا</p>	<p>خاک آدم ہی غبار آستان بو تراب دوش ختم الم سلیم ہے سر زبان بو تراب اب تلک آتی ہی اواز اذان بو تراب ہی زبان خانہ قدرت زبان بو تراب پوست باقی رہ گیا یا استخوان بو تراب کر لیا سحر و طرح جب امتحان بو تراب بعد از ان گیارہ سینے میمان بو تراب پاؤں کو پیلا کے سوئی پاسپان بو تراب مع خوان احمد ضاہے قدر دان بو تراب استخوان مصطفیٰ ہیں استخوان بو تراب سنگ سوزان پر ہوا سہل امتحان بو تراب</p>
---	--

<p>فرش پر ہر چند ہر چہ حسن سیف و قلم واقف سرسلونی واقف امر خفہ ایک بین باقی فقط ہے پروہ پیغمبر ایک جہان کی بحر کیا قبضہ بین ہیں انہار خلد دیکھ کر بطین کو طفلین کہتے تھے ملک مرتبہ کیا کوئی جاسے شیر و شیر کا پیر غزل مٹی سے لکھ دینا کفن پر بعد مرگ منج کی کشتی ہو یا تحت سلیمان علی میر</p>	<p>عرش اعلیٰ ہی سر پر خروشان بو تراب ہیں پیغمبر واقف راز نہان بو تراب ورمیان مصطفیٰ و درمیان بو تراب کس جگہ جاری ہین حکم روان بو تراب ہیں یہ دو نو طفل فخر خاندان بو تراب ایک جان فاطمہ سے ایک جان بو تراب پاس کچھ تو ہو قیامتین نشان بو تراب ہیں یہ دو نو نسہ ہای تزدبان بو تراب</p>
---	---

صنعت توشیح کہ سر حرفت شمع کی جاوین تو اسمای

چار و معصوم علیہم السلام پیدا ہوں

تادر

<p>می گلگون فصاحت کی کشاکش ترنگ حوصلہ تیغ زبانی کے ہے علم کرنے کا چھکود و نازی ناز ان ہیں خزانے بخشے ولسے مضمون بکلتے ہیں بلا فکر و تلاش عرصہ مصحف سے ناز ان ہوں اگر خوش قلم لائ سمجھو اسی بہت میں کرتا ہوں بیان یعنے ہنمام خدا قوت بازو سے بھی</p>	<p>کیون نہ ہوں شاہ مضمون کوں آخوش تنگ محو و سہو و غلط و نقص نہ ہوں کیون تنگ طبع کا ایک ہے تو ایک قلم کا ہی ہر تنگ چھٹکے آئینہ طبع سے اور دگی رنگ وسعت روی زمین خوش ہو جائی تنگ مہج کا کسکی میرے دلو ہوا ہی آہنگ اسد اللہ علی صفحہ شکن عرصہ جنگ</p>
---	--

<p>فاج قلعہ خیر وہ جری ہی بیشک آج طوئی ہو جو خاصہ تو عجب کیا اسکا طور کے شمع اگر قدر کو کھون استہزیہ معنی آہ والشمس ہے روئے روشن تیرے چین لپٹ کر کہ ہر اک ہو حصول حسن کے اظہار کے شرمندہ ہیں ابوی حرم سچو ہنسار کو آئینہ حق بین و اند بنین زیباجہ زمزم جو زخدا نکو کھون حرکت ہونٹو ٹکی ہے امو انکو اچھا کر کو سیدہ بیکینہ ہے تو مطلع خوشی گردن یہ قدرت نے بنائیں ہیں اللہ کو ہاتھ نیچے او ترمی شفق چرخ ہی تا جو ملے ہاتھ غمزم تو یہ کمر بین ہوں عدد کار ہی لاؤں بھون نیا مطلع نو کے خاطر</p>	<p>در درج شرف و بختجا عتبہ ننگ وصف بالائے مبارکین ہوا آئینک روح موسیٰ ہنو کس طرح سے گرداویکے تنگ اور تفسیر ہے والیل کے زلف شہرنگ ایک سے علم و حیا ایک سے عقل و فرہنگ آبرو جو قوس قزح میں تو وہ شرفان میں نہ آئینہ او سین جو ہونہ دیکھی تو ہر سے ہونک کھون جو چشمہ کو شرب تر کو تو ہی تنگ لعل و گوہر لب و دندانی مقابل ہونک یا صراحی میں ہری ہی می کو شرف کارنگ زور اون ہاتھوں کے رستم ہی جو دیکھی ہو نہ سر انشت نگارین میں حنا کا بینک یہ نظر آئے تو باز ہے نہ کربند چوتنگ ولیمین باقی نہ رہے مصقلہ دہن سے رنگ</p>
---	---

فاطمہ

حسن

حسین

سطح ثانی

<p>یوسف مصر نہیں جن میں ہر گز پانگ محو حیرت ہی رہا کیج سکے تیرے شبیم حسن کو تیرے کرے وزن تو یہ لازم مہج کیونکر برش تیغ کے خیر کرون دہر کے خود فلک فرق پہ آئی دشمن</p>	<p>کون بازار میں خوب کی تر ہی ہر تنگ مہر کیا مانی جو تھا نقش نگار از رنگ برج میز انکی ترازو ہو وہ و خور پانگ خوف کے کاؤ زمین ہی نہیں ہو چورنگ کاٹنے میں نہ کرے اس کے یہ شیر درنگ</p>
---	--

علاء

محمد

چا پڑے ہاتھ جو میا خستہ با قیضہ تیرا
 عیبتے باندھتی جو تیرے پہرے کو خوشید
 فوج انجمن سپر مہر کو لے کر وینر
 رخش خوش رنگ کی توصیف کروں کہا نا ظاہر
 مثل رنگین دشمن اور می مضن ہو مضا
 واہری تیری دجالا گئے و سرعت امی واک
 ساتھ اوسکے تو کمان گردنہ اوسکی پاس
 یال نہیہ گیسو حور اسے فزون تر خوشبو
 عوض لعل مہ نو کے قدم کے نیچے
 لبست چین کہون یا سپ کہن یا کہ پری
 یہی کہتا ہو جو راکب کی اجازت پاؤں
 ہو حیرت ہوں کہ یہ باد صحر ہے کہ شرر
 حرکت ہوئی جواہر کے تو دم تیا کر لے
 میج ایوان مبارک کے کرو کیا تخت میر
 درہر اک باب جناب جن مقامی فردوس
 عدل کا تیرے بر و بھر میں نظم و نسق
 لرزے کیوں شمع نہ شستے عدالتک تیرے
 یہ عدالت ہے جو بجان ہو کوئی پروانہ
 حکم یہ تیری عدالت ہی میں نافذ شاہا
 سامنے بنے ہوں یہ کام نہیں شیر و نکا
 نہ وہان بھی لے زربو و تیرے ہی یقین

تو شام کو کھدے کے ترسے کر و سہو راک
 باد زنج کو کئے ڈھیرے جامی سنگ
 رنج کر تیج جو تو آئی میان صف جنگ
 عیبت صاف حسین اب رہا سر کنگ
 تیرے سپ کی توصیف میں چوہا کنگ
 سایہ اپنا ہی جو دیکھتی اور می سو فر
 رخش کا وہم کہ کتنا ہو اگر نیچے تنگ
 ہو بری جسم من سب حسن جو انکلی کنگ
 نقش سم دیکھ گئے ہی بدر فلک شمسے نک
 دیکھی صورت تو اور می چہرہ مانیکا رنگ
 کاسہ سم سے پیون خون عد و صف جنگ
 برق بین لوہین چالاک و سر عکے دینگ
 روم و شام و بیش و چین و خراسان و رنگ
 دیکھ کہ اوسکی بلندی ہو فلک شمسے نک
 یہ قدرت نے بنایا جسے بی میل و کنگ
 فلس ماہی ہی بنا جال فی صید رنگ
 دڑے اوسکو کہ میا دانہ جیکو و رنگ
 شمع کے سر کے ہی کتنے میں تہہ گہر و رنگ
 ایکجا کیستے میں وشت میں کہ و رنگ
 پروش چلیو نکی جبر میں کہ ناہر رنگ
 گو کہ لیجای گنجینہ فار وین سر رنگ

جعفر

موسیٰ

علی

محمد

علی

حسن

<p>خو جہت ہی کرم سے سری ہر اہل کرم حال پر یہ ہے ہی پو فضل و عنایت کا گاہ ہو حکیم غرض سے منطوم نصیب دہ یہ ہوا دوست جو تیرے ہیں سرور ہیں تا محشر یہ نصیب دہ جو ہوا صفت تو شیخ میں ختم کیجئے اب نظر لطیف عنایت شاہا</p>	<p>ہی سخاوت وہ ہی دیکھ کے حاتم ہو دنگ تا سہو قصد و مطلب کے برائیں روزنگ عرفہ قافیہ تھا بحر میں ہر چند کہ تنگ مدعی جتنے ہیں یوں تیغ و دوزی جو رنگ آفرین کہنے کے صاحب عقل و فرہنگ تا ورسہ جگر جو زمانہ سے ہر تنگ</p>
--	--

رضوان

<p>لگے آنکھ میری آج جو ہنگام زوال آہ فضل بہاریہ کا ہے غل چار طرف فرش سبز کا بھانا ہر صبا کا فرار پیر کے آب رواں کے جو لطافت پہ نظر ہیں خوش آئند نسیم اور صبا کے ہونے شاہد گل کے قمرن لقمہ سر اسے بلبل زرد روادڑ تابی ہوں کوئی سے ہوا کے ہر دم گلف رنگ ایک طرف اپنا پر ابا مری ہوئے جبکہ چلتے ہیں نسیم سحر کیے ہوں کے کب نوا سنجی بلبل ہے چین میں ہر جا ہی لب جو پہنیں سر و سہی استادہ شکر مرغان خوش کھانگی نوا سنجے کو چاندنی پہیلے ہے یہ چاند نیلے پہلو سے</p>	<p>خواب میں آیا نظر گلشن مینو تمثال بلبلین باغ میں تھکے ہیں پئے استقبال سبز خلعت سے خراج ہیں گلستا کے نثار صدف چشم ہوئے موتیوں سے مالال جسکے چلنے میں ہیں اشجار گلستان خوشحال شوق جو ادیر سے محل ہوا وہ لطف و ہی چلن با شرفی گل کے گھر سے نکسار صف جمائی ہی گلستا میں قوا کا کشار پتے بچتے ہیں درختوں کے جلاجل کے مثال شاہد گلے سنا نیکیوں گاتی نوا چل رہا ہی کہیں طالع میں بھٹکے چار وجد میں ہونے میں ہیں ہر دم درخت کھارا دنکو ہوتا ہر شب ماہ کا ہر ایک خیلا</p>
---	--

سوسنی بزمین اشجار چین کے بو شاک
یا سمن کے وہ مہک لہو ریلی کے لپٹ
ہیں ترنواں ہیں چوٹے پھرتے ہر سو
قلم بے شہر کے ہیں اس طرح گل غنچہ پر
ہی ہو اسرو گشتا چمانی ہو پڑتے ہی بہار
چچ میں باغ کے اک بارہوری آئی نظر
نام ہیں بارہ اما مونس کے رقم ہر در پر
اوسمین اک تارہ لقا مہر ضیا کو دیکھا
ہے گلانی لئے اک ہاتھ میں ہر گل اندام
انکھڑیاں آئیں نظر اوسکے جو ہیں ستارہ
پہر کہا جوڑ کے ہاتھ کو کہ اسی ماہ جبین
عشق نے تیرے کیا ہر ہم تن در دہجے
عاشقانہ جوئے اوسنے میرے مونس سے کلام
نکر باطل سے گزرو بیان کہ ہے ہر صوفی
ہاتھ میں جام مئی جب علی کا ہوں لئے
روز میلاد و صے نبی آخر ہے
ہی شب قدر سے ہی قدر میں یہ روز سوا
دونگی اس سے اوسے بہر کے بلورین سیاہ
سستی ہو نہیں کہ تو ہو شاعر رنگین گفتار
موشکانی کا تیری شوہرے تاعرش برین
لکھ شامی شہ کوئین علیے خائے

ہی پڑے دو شہر شاد کے عباسی شال
شرم سے مشک کے نافعہ میں چہستان خزاں
اور پہ پہونکی صداؤ نہیں ہی جود کا جاں
بند سے کا نوئین ہوش چہ ہوی جیسے طغناں
شاہ چرخ کے ہے سر پوٹری کالی شال
جسکے رفت پہ نظر کرنے سکے چشم خیال
نور سے جسکے منور ہے مکان مہر مثال
حسن طلعت سے عیان جسکے ہر عیان کا خیال
ایک میں جام مئی لعل سے ہی مالا مال
نکاح سے سر سے دیا سینے می ہوشکو وال
کر دیا دل کو میرے چال نے تیرے پامال
سر خرو ہوں جو کہ ہے حکم عطا منہ کا و گال
نشکامین جبین مجھ میں گئے لگی ہوش ہنسناں
حور یہ میں ہوں نہ لا و میں کوئی و خیال
تیرا میں ماہ چہ ہے ہی سہاگ میں سال
خلق میں خلق نہیں جسکا عدل اور جمال
خانہ حق میں ہوا آج نزل جلال
دوستی شہ مردانین جو کہتے ہیں کمال
منطق سے تیرے زبان طوطی شہ از کی لال
آج دکھلا دی جدا کر کے مجھ بالکی کمال
انبیاء سے ہی سوا حق دیا جسکو کمال

عرض کے سینے کے تہ کے غلامی سے مجھے سکے نہ اویسے ویا جام مسرت انجام یا علی لکے لیا مینے بصد شوق تمام او سکے سینے سے ہوا تذبذب جگر کو جو سرد	ہی وظیفہ میں میرے شام و صبح و حال جسمین ہما صاف بہر بادہ کو شر کا لال پی لیا مینے سے لگا کر کہ وہ تپاک حلال لب پہ آیا یہ میرے مطلع خوشید ہلال
---	--

م

صورت شاہ نہ کیونکر ہو گدازا مال یا علی مثل تیرا عالم امکا نین بنین نا تو اونکو اگر عدل تیرا قوت دی تیغ نے تیری کیا خانہ اسلام آباد طفل نادان کو جو دیکھی نظر علی سے تو چشم اعمی صفت ہر سین و شن ہر دیدہ لشکو منو صفت روز کرے تیغ ابرو کا تیرے عکس اگر پڑ جائے گر تیرے روی سنو سے کہی کسب ضیا روی روشن سے تیرے تقبس نور ہو کر انیا پر شرف اللہ نے بخشا ہی تجھے ترک اولی ہوا دم سے جو گندم کے بچے حکم موسیٰ کو ہوا جا بوسے فرعون عرض کی بار کہ قد حسین تب سے ہی سنے دور ہر جگہ نہ کہیں لونا کا عوض لے بیسے	جب تیرے فیض سے سائل ہوئی قبل سوال شبہ جسطرح سے ہی خالق یکتا کا حال و شمن شیر غضناک پہ غالب بن شغال کر دیا کفر کا نیزہ نے تیرے پیصال حال باضی کی طرح دی خبر استقبال سر تو افکن ہو اگر او سپہ تیرا نور جمال خاک پا کا تیرے سر جسے جو سناوے کمال چو وہوین راسکا ہو بدر فلک لنگی ہلال نہ کہی مہر جانا تاب کو عارض ہوزال بدر اک شب بین ہو تکمیل ضیا کر کے ہلال سب کے افروز و فزون ہو تیرا جاہ و ہلال جگو جزو کے نہ آیا کہی گندم کا خیال قول لین سے کہو او سکی ہدایت حال قتل میں بھی گئی قبطیو سے چند حال ساتھ کر ہا نیو میرے کہ وہ پہنچا کر ل
--	--

الغرض پہرہ پرست گئی دونوں وان پر
حکم اول کو دیا جب بنی آخر نے
نام سورہ کا برات اہل میر نے ہی لکھا
اوسکے پڑھنے میں جو سمجھے ہوئی تھی خطرہ جان
استے میں آگے یہ جبریل نے احمد سے کہا
تب پیغمبر نے دیا حکم ملے کو جاؤ
ستے ہی حکم ہوئی راہی اٹھا حیدر
بے خطر بن حرم جاکے باعلان پڑھا
حسب مامور سب احکام خدا پونچائے
ہے فرزون حضرت عیسیٰ سی کہیں غرض
بیت اقدس میں جو آئین تو یہ ہاتھ لگے کہا
یہ عبادت کے جگہ ہے نہیں میلہ لگے جا
فاطمہ بنت اسد کو جو این وہ درد ہوا
ہاشم مس کرین دیوار و در کعبہ سے
کہل گیا حکم سے خالق کے درپستہ تہ
یہ شرف تیرے ولادت سے ملا کعبہ کو
خانہ حقلے ولادت کا سبب ہاتھ آیا
جو کوئی لاولد اس عالم ایجاد میں ہے
یا علی تو ہوا مولا و خدا کے گہر میں
جو جسے چاہے تو دی مالک مختار ہے تو
و تراب احمد مختار بتھے کہتے تھے

اہل تاریخ نے لکھا ہی مفصل یہ حال
جا کے سورہ کو پڑھی بین حرم پیش رہا
جب میں خالق نے ہی اظہار کیا فہر و جلال
لیکے سورہ کو روانہ ہوئی با حزن ملال
بہج مکہ کی طرف اوسکو جو بہتری مثال
راہ میں سورہ کو لیلویہ جو حکم متعال
لیکے سورہ کو گئے مکہ میں بصد جاہ و جلال
کر چکے گوتے صنادرید سے مکہ کے قتال
قوم کفار کا مطلق نکلیا دہلیں خیال
درد زہ سے ہوئیں جب حضرت مریم جلال
جلد تو آپ کو اس بیت مقدس سے نکال
سنے یہ وہاں چلیں بالہم و بیخ و ملال
اور روانہ جانے پہوین با جاہ و جلال
دفع ہوا اوسکے بدب و کی شدت فی الحال
بام و دیوار لگے کہنے تعالیٰ اور تعالیٰ
فرض اسلام پہاؤ سند سے ہوا حج بہال
میری تقریر یہ صحیحے گامہر اک اہل کمال
خانہ زاد اوسکے کو ملتا ہی زہر و دولت
خانہ زاوین تیرے حقے نہیں جانی قال
تیرے قبضہ میں ہے سب ملک اسی متعال
عرض کرتے تھی زمین گزری ہوئی تھی

زوال دنیا کو دیا تو یہ طلاق بائن
 تجھ کو ملو لاکیا اللہ و نبی نے سب پر
 حکم حق کیا احمد سہ وہی جیسے ہے
 اس میں گزشت کو بے جہ سے کوئی نظر نہ
 اس صایت پہ ہوا نصرت حق کا اتنا
 تو بلا فصل دھبے نبی برحق ہے
 کون ہی نفس نبی خالقین خیر ہے علی
 تو در علم نبی ہے نہیں تمنا اعلم
 شرع میں ہوتی تھی جو جو خلفائے غلطی
 قول کو لاسے یہ نائیک ہے کاشمیں عیان
 کیوں نہ جو حق ترستی کا چرخ بریں
 افضل الیضرب پیری طاعت کو نین چو
 او کا سر کاٹ لے لایا تو ہوا سب کو محب
 جس گھر کے کاویں ہو ار ہو چلاں تیرا
 تو اگر دست زبردست ہیں تیرے و کمان
 وصف میں ہے سیر خاوت کے ہو قرآن ناطق
 وہی قطار اونٹوں کی سایل ہو جواں و کما
 او طرح کون پہاڑے درد و لاش تیرے
 ہاں مگر شمس پہاڑا حکم کے حضرت کے دوبار
 آپ چاہیں تو زمانہ ہی پہری صورت ہر
 رہنا بعد تیرے ہیں تیرے کیا رہ فرزند

شاہ مردان تھے اس واسطے کہ تیری جہاں
 غضب حق کر نہیں ہوتا میں کچھ نقص نہاں
 دین اسلام کو حال ہوا ہے اکمال
 لانا میں آہ المائت بی استدلال
 اس پہ قرآن میں ہے آہ اتمت و ال
 غضب سے جاسی محمد پہ نبی بیٹے جہاں
 اسد حق کے مقابل نہیں ہوتا ہوشغال
 تیرے اوستا دیکھا کرتے ہیں ملائکہ اقبال
 اوسکی اصلاح میں ہر ضرورت ہا تو رسال
 کہ تیرے ذاتے زندہ رہا پایا نہ زوال
 غزوہ بدر میں چکی صفت ہر حق بلال
 جنگ خندق میں جو کے عمر بڑا خیر سے جہاں
 ہو گیا سنخ مرغ خیر و راصورت آل
 عرصہ جنگ میں ہو جاؤ اوسیدم ہو چال
 سہم کر سیدہ دشمن ہو مثال غریب
 ختم ہے تجھ پر سخاوی کرم و فیض و نوال
 یہ سوا تیرے ہر اک فرد بشر کے ہے حال
 در عیون کے جس طرح پہری تھی زمیال
 جب کیا قصد ہے طاعت تیرے مثال
 حال کیا چیز ہے ماضی ہی کے استقبال
 ذات سے الگ ہو ادین نبی کو اکمال

<p>جس خدا سے نہیں اکرم ہو تیر ذات جدا وہیکہ اس لطیف مسرت کے نظر سے جھسکو ہو تیری مدحیں اور قاتلے بے شام و سحر تختہ ساعلم میں نہیں کوئی سخی اور جوا گر مجھے دیکھ لے تو اک نظر رحمت سے صاحب کے تقاضا سے رہائی پا کر عرض رضوان کی بھی تہی ہو یا شاخست مولوی سید مظهر حسن صاحب تعلقہ دار مصطفیٰ آباد مخلص مظهر</p>	<p>داسطو اسکا تھے دیکھ کر تاہوں سوال زیست کیا قبر میں ہے نہ کوئی بج و مال اس سواد و زبان ہونہ کوئی قیل و مقال جس سے میں عرض کروں قرض کا اپنا اول قرض ہو جائے ادا اور ملے مال حلال دین دنیا میں رہوں تیر سخاوت و مثال بندہ سے عجز ہو اور راضی غفرت ہو وصال</p>
<p>فلک چہ پتہ جوان ہی یا ہی ابر مہینر حیات تازہ اسی سے زمین چٹائی ہے صدائے رعد سے ہر جگہ خفتہ ہے بیدار سیاح برق ہی خورشید بہرخت سیاہ اسیکے آئینہ کا تھا انتظار زکس کو کرم اوں کا ہر آئی ہی باغ میں جو بہار نہیں بلکہ اسکا کلمہ احسان فقط گلستان کا ہر ہی ہوئی گلیاں بان وشت و وادی کوہ ہمارا آئی ہی ہر شے سے ہی نمود پیدا گفتگی ہے طبیعت اسقدر طبع ساہر زیبکہ فکر میں پیدا ہوئی ہی رنگینی نہلے شنتہ قرطاس رشک شنتہ گل</p>	<p>زمین پر بارش باران کی ہی عجب تاثیر اسی سے زندہ ہوں جوان فیر لڑکے کبیر ہوای سرد سے در قوت ہن طالع پذیر سواد ابر ہے سر پہ برای چشم ضریر اسیکے پھر میں تہا رنگ می گل ظہیر اثر اسیکا ہو دنیا جو ہی بہشت نظیر کہ ہر مقام ہے عالم میں غیرت کشمیر بہری ہوئی اس کا جاب و جہو عذیر زمین میں ہی ہر شے اولتہا ہو دانہ اخیر کہ ہر شے پہلے ہوئی تہا ہن موندہ سے سیکر و تقریر زیبکہ غیرت گلزار عزمیر سے شکریر صربہ کلکس ہو یا بلبل چین کے صفیر</p>

ہوئی ہی دہرے یہ دل گرفتگی زماں
ہر اک شے میں ہر پالیدگی عجب کیا ہے
ہو امین ہی جو طراوت ہی تو راہ خشک
خدا کے خوشے ٹھکے جو ایک سوا سنو
ہر ایک غنچہ کے مٹی میں آجکل ہے جو زر
لکڑا ہی پھولنا پھولنا ہو سب قیمت میں
خزا کا خوف ہر کیا کسٹی کرے نالی
ہمارا سبیل ترے ہی اس طرح او بھی
نسیم باغ سے باہر اگر نکل کے چلے
دکھائی دل کسی بلبل کا گر کوئی صیاد
بدل گئی ہے خشونت میں کے نرمی سے
ہر ایک جسم میں تولید خونے ہی سرخے
جھانے زردی رنگ اس قدر بڑا ہل
نورِ عنبر و عود اسکے آگے ہوتی ہیں گرد
نما زمین یہ حقیقت کے بوسمائی ہے
ہر ایک پر تو اہی جہا نہیں پر ہی ہوں
نہیں ہے خیم کا نام نہ ہو جو خیم ابرو
نہیں ہے دور نام نہ ہو جو دور نام نہ ہو
نشا ط سی ہی جو عشرت شدہ ہر وقت مدد دہی
ہوئی ہی شہر میں ہر سو جو آئینہ بندی
یہ کیسا جشن ہی یارب یہ کیسی عید ہے آج

شگفتہ ہوتی ہیں ہر جا پہ غنچہ تصویر
جو ایک خشک سے دیوار باغ ہو تعمیر
عجب ہی کیا کہ جو غرق موج بخش حقیر
بی طہارت حصیان تو بڑے آب کثیر
ملائی خاکین باد صبا نے کیا اکیر
تو صورت خط گلزار ہے خط تقدیر
لکھی ہے قسمت بلبل میں نغمہ کے تھریر
سکے زلف میں عاشق کا جیسے لایا
تو موج نگہ گل ہوئی پانوں کی زنجیر
تو گل ہو خار کے خیل سے اس کا دامن گیر
کہ ہو گیا ہی جہا نہیں پلاس مثل حریر
بجای خاک میں آجکل مٹی جو عبیر
کہ دہونڈتے ہی مٹی نہیں دے کو ذریعہ
کبھی زمین سی جو ہوتی ہی آجکل بچیر
مکے ماہی گل تر صفت گل تصویر
نصیب چرخ کے کھینچ جو ہی اہی تکیر
نہیں ہے کچ کوئی عالم میں جو کچ سمیر
عجب نہیں جو کمان ہو ہر ایک شکل تیر
تو شو نغمہ ہے اب جای نالہ زنجیر
تو بولتا ہی ہر اک جا پہ طوطی تصویر
کہ محو شادی و عشرت ہی ہر صغیر و کبیر

<p>ہر ایک شیخ میں سے آفتاب کی تنویر جموش کرتا ہی تو سطرک پر تقریر یہ دن از سے ہی یک قدرت خداوند کہا جواب میں سینے بلی یہ ہے خبر ہوا ہی آج ہی پہلے طلوع صر مشیر ہوئی ہی آج زندہ دوبارہ خلق کثیر زمین پہ آج ہوئی بعثت بشیر و نذیر چڑ ہے ہیں دوش محمد چب جناب امیر ہوا ہی مادی قوم آج ہی دھنی و شیر ہوا ہی آج براضی خدا ہی جی و قدیر</p>	<p>یہ کیسے ذکر سے روشن ہوئی تھی نرم کج یہ گستاخین گنا گاہ دہلے دی آواز تجھے خبر یہ نہیں ہے کہ آج ہی نور و ز ہوا ہی آج اکسٹ برنگم کا خطاب چلی ہی آج ہی پہلے پہل مہوای بہار ہوا ہی آج ہی جودی مہر کشتی نوح فلک سے آج ہی اوتر سے بن جبریل امین بتونکو کعبہ میں توڑا ہوا آج ہی کی ہی شب ہوئی ہی آج ہی تبلیغ آئیہ بلغ ہوا ہی آج ہی کمال دین پی است</p>
<p>جو مومنوں کے ہوئی آج وہ ولی امیر کہ تنیت میں تہا مصر و مصر و غیر</p>	<p>علیکو آج ہی بخ لک عمر نے کہا یہ کچھ خلیفہ ثانی ہیں نہیں موقوف</p>
<p>خدا فلک سے جو پتھر کہہ گیا وہ شریہ لکھایہ او سپہن پہ جو تعلیم ہے تفسیر تھی آج محمد شیر اور یہ آج عید غریہ کیا ہی آج ہی اللہ نے نبی علیک و آلہ دو آنشہ ہوئی ہمدن شرب خم غریہ علیک آج کبھی نہرو انین جب شمشیر</p>	<p>ہوا جو مسکرم رسول حق نغان تو اس کے بعد ہوا سال سال کی نازل عجیب یہ کہ حسب زمانہ و تاریخ پس از ضلالت و گمراہی و پشیمانی ہر ایک مست می حب ساقی کو شہ ہوا اگر وہ خوارج کا آج ہستصال</p>

فرح ہی آل محمد کا آج ہی کے دن یہ سنگہ بینے کہا تو خفا خواہے دل ہیں خوب اس سے ہوں افس کہ آج ہر نور علیک نام یہ کرتا ہوں اپنی جان فدا سر تاب کہ تجھ کو سنا تا ہوں ایک تین	کہ ہونگے مالک دہیم و تاج و تخت و سریر یہ شاعر کیے مضامین تھی جو ہوی تحریر میں جانتا ہوں سب اس کے عزت و توقیر اوی امیر کے در کا ہوں میں ہی ایک فقیر کہ مثل مطلع خوشید و مہ ہے پر تنویر
---	---

مطلع

علی ہے مطلع انوار پاک ب قدیر علی ہی علی علیم سبے تاویل علی ہے مقصد تاویل سورہ تحریم علی ہیں مظہر آیات خالق کبر علی ہیں جمع اوصاف انبیای عظام علی ہیں مطلع جملہ ائمہ اسلام علی ہیں موفی نذر خدا ہی عزوجل جو تھا وزیر سلیمان کو علم و بعض کتاب علی عالی و اعلیٰ سی دین حق کو عسا علی غضنفر بیجا علی ہیں شیر خدا علی نے قلعہ خیر کا دروازا کھلا ہے جہان میں کون سو آپ کے شجاع و حلیم شہا ہی تو ہی قناعہ تین کوہ صبر و وقار شہا ہی تیری شجاعت کے اس قدر صولت	علی ہے معدن اسرار ذات حق خفیر علی و صی بنی کریم سبے تذویر علی ہیں مطلب تنزیل آیت قطیر علی ہیں مصدر الطاف مالک تقدیر علی ہیں منبع اخلاق اوصیای کثیر علی ہیں مقطع کل اوصیاء رب قدیر علی ہیں مطعم مسکین مہم شیم و اسیر جو کل کتاب کا عالم ہی مصطفیٰ کا وزیر علی سے علوم و فلی کے عزت و توقیر علی ہیں شاہ جہان اور مصطفیٰ کے وزیر یہ زور ہاتھ میں تھا اور غذا تھی نان زمین پہ کون سو آپ کے ہر جواد و فقیر شہا ہی تو ہی سخا و تین بشک بر مطہر ہر ایک شیر جوان بنگیا ہی رویہ پیر
---	---

نہ تھکے تھکے حاجت نہ احتیاج سنان
کرمی جہاد میں تو ذوالفقار کو بوعلم
پناہ تو زمین لیجاسے آسمان پہ سردا
تخیل ہو یہ سخی تیرے غرض مجھ سے
زمین اہل تو رخ سے تیری اگر روشن
کرمی جو تیری عدالت تلافی مافات
خطا کرے تیرا ذہن جدید برش تیغ
جہان سے تو جو کرمی انحراف کو زائل
جو حکم ہوئی دفع نفاق و خونریزی
جو اپنے علم امامت کو تو کرمی ظاہر

چہری ہی فرج عدو کا لکھ تیری بلبل
تو رکھدی چہرہ بہرام کو لکھ شمشیر
نہان ہو گوشہ قوس قزحین سہم گے تیر
رگ سحاب بنی ہاتھ کی ہر ایک لکیر
ہر ایک ذرہ کرمی آفتاب کے تخیل
ہر ایک شیر زبان ہو شکام چھپ
جو حل عقدہ میں ہوں کند ناخن تیر
خبر سے پہر نہ سکے سمت مبتدا لکھی غمیر
کبھی نہ دہر میں ہوئی کسیکے ہر نکیر
بتای یوسف گنجانو خواب کی تفسیر

قطر

تیری نگاہ میں مشائیوں کی کیا وقت
جہاں جہان سے کرمی تو توجہ باطن
ہر ایک زمین تیری مہر کا ہی یون جلوہ
ملا ہے شجرہ طوبی سے سلسلہ اوکا
تیرے عجب کے لئے گلشن جناب نعیم
سخن کو اپنے پرانے جو سینے پہ بچایا
سمجھ کے دئے کہا خوش ہوا میں اب تیرے
ملکہ ہی میری تمنا تو یہ کہ اسے منظر
از سے ساتھ بنی و علی کار روشن ہے

تیری نظریں ہوا شراٹھوں کی کیا تو قیر
تو اس جہان کا نادان ہو عالم تحریر
کہ جیسے اعلیٰ میں ہوا آفتاب کی تصویر
ہمیشہ وہ ہی جو آن بخت ہی جسکا پیر
تیرے عدو کے لکھ آتش جہیم و سیم
قلم سے اپنے یہاں تک جو مٹی کی تحریر
جز اسمیٰ خیر بخت دے خدایٰ حق و قدیر
لکھی تو ساتھی ابیح بادشاہ و وزیر
کہ ایک نو سے دو نو ہوئی تین پڑوسی

جو اپنی سہیلہ ہوں کیہ نہ کر علی ہین نفس نبی
قبول میں نہ کیا اور یہ پڑھا مطلع
نہر یہ دیتا ہے قرآن میں خود حکیم و شہیر
کہ ہی جو مطلع مسر بسین ماہ منیر

مطلع

بنی ہین شاہ رسل اور علی ہین و نکلے وزیر
محمد سر نبی ہین اگر بنی خدا
بنی کے مہر نبوت سے ملکات یرنگین
عدو کے حجت و مسر ساتھ کیوں ہندی قطع
نگوئی مثل ہی او ٹکانہ کوئی انکاشیہ
بنی کے واسطے نازل اگر ہو ہی براق
لطافت ایک کے کبریٰ ہر ایک کی صغرا
ہمیشہ باز و مین بنی ہین ان سے قوی
بنی ہین مصداق تزلزل سے ہی تاویل
علی ہین نور نبی اور نبی ہین نور خدا
جو روز بعثت بنی کا مقام ہے محمود
ہوئی ہی بعد خدا و رسول قرآنین
انہین کے شاہین قرآنین انما آیا
محمد اور سہیل و بتول اور حسین
ہیں اب کلام کو اپنے تو ختم کر مظهر
الکر ہوں بجز باد اور قلم ہوں سبک انبشار
از سے ملے لکین سب ہما ابد شب و روز

بنی ہین مسر رخشان علی ہین ماہ منیر
تو ہین ولی حسد امی جہان جناب امیر
تو نقش حب علی سہی دلونکی ہی شہیر
بنی کے تیغ زبان اور علی کی تہی شمشیر
نگوئی اوٹکا عدیم اور نگوی انکا ظہیر
علیکہ واسطے او ترمی ہی چرخے شمشیر
نتیجہ یہ ہے کہ مغفور ہین صغیر و کبیر
کہ ہین علی و بنی جو شن صغیر و کبیر
بنی ہین معنی قرآن تو ہین علی تفسیر
علی ہین شمع فروزان بنی سراج منیر
علی کے واسطے ہی ہی لغیم ملک ہیر
اطاعت انکی ہی واجب کہ خلقکین امیر
خدا کے بعد ولی بسکے ہین بنی و وزیر
انہین کے شاہین آیا ہی ایہ تطہیر
کہ ابتدا سے ہین مدح شاہین کا اخیر
یہ جن انس سب آپس ہوں نصیر و ظہیر
نہ کر سکن کہی اوصاف مرے نصیر و

وہ عا یہ کر کہ بنی و علی کے صدقے	جمل ہون تیرے گنہ اور عاف ہو نصیر
نشی مظفر علی اسپر	

روان تو ہوں طرف شاہ و ذوالفقار قدم
چلا اگر رہ جب علی میں چار قدم
علی کے راہ میں ہوتا ہو یہ شرف جمل
زہی وقار عجب زائر و نکاح تہ ہے
چلون بخت کو الہی ہو طاقت رفتار
ہوس نہ کم ہو کہی راہ شوق ہولامین
تمہاری راہ دم تیغ ہو اگر سو لا
وہی رہی روش راہ شوق مر کے بعد
یہ مجھ سے شوق زیار نکاہی سخن ہر بار
یہ صاف راہ بخت ہی کہ مثل پای نظر
لکھین گے نامہ زائرین اوتی ہی حسنت
یہ شوق راہ بخت ہی بھی کہ بہر خرام
کہی تو لائے میرے مزار پر تشریف
صراط پر انین لغزش نہ قدم رفتار
نہ لے جو وقت سوار یکے دلیس شاہ کا نام
رہ ادب میں کسی کو اگر ہوئی لغزش
وقار شاہ سے سیکھی ہو اسے سنگینی
بنامی ارض و سما کس طرح نہ قائم ہو

دیار ہند سے دشت بخت میں چار قدم
تو ہڑ گیا میں نصیر سے ہی ہزار قدم
کہ چوتھی میں فقیروں کے شہر بار قدم
فرشتے دور کے کہتے ہیں بار بار قدم
دکھائیں آنکھوں کو اس باغ کے بار قدم
جو دور نیکو ملے مجھ کو دو ہزار قدم
کہ میں قصور نہ چلنے میں زینما قدم
کہی جو نخل آسکے تو سر ہزار قدم
نخل تو شہر سے دشت بخت چار قدم
کہی ہوئی ہین آلودہ منہا قدم
فرشتے کرتے ہیں اس واسطے شمار قدم
برنگ موج ہیں ہر وقت بقرار قدم
ملون میں آنکھوں سے یا شاہ ذوالفقار قدم
یہ چشم میں ہے خدا سے امید وار قدم
کہے رکاب میں رکے اگر سوار قدم
تو پہو لکر ہوے اس کے گلے ہار قدم
زین چرگاہ کا ہو کیون نہ اسوار قدم
کہ درمیان ہی تیرا ای فلک قار قدم

طیو رہا ہے اگر ہوں جمع یا مولا
جو سوے دشت بڑا ہوا پی شکار قدم
سیر کرتے ہیں کوک نزار اہل دل
زمین پر نشین کرتے یہ بے سوار قدم

مرزا اکمل حسین خان ناوڑا

چمن میں بلبل خوش سخن کی یہ ایسا پکار
چٹک چٹک کے ہر اک غنچہ داد دیتا ہے
ہر ایک ہنرہ نوغیر غیرت خط سبب
عجب نہیں ہے یہ فیض ہوا ہی اردی سے
بہار باغ اب اتنی ہی قابل دیدن
جو نغمہ سنج ہی یہ تو ترانہ ریز ہی وہ
تمام رکش باغ بہشت ہے گلشن
ہوئی جو آمد شاہ بہار گلشن میں
مرد کے جو مضامین آگے لکھتے ہیں
صدائے نغمہ خوش ہے حریر سے پیدا
سیاہ لکیر اگر کبھی قلم سے کوئے
چمن میں جو بلی تفریح بزمیں اسے
لقوش خامہ ہزار کب خوش آئین اسے
نہ داغ رشک ہو دل چسودے کیونکر
ہوئی جو آتش گل شعلہ و گلستاخین
نہو سے منقش سے فصل بہار میں ہو یہ حال

خزانے دنگے صد شکار آئی فصل بہار
پڑے چمن میں کوی جو بہار یہ اشعار
ہر ایک سنبھل تر رشک کیسے طرار
کہ ہوی طائر تصور یہی اگر طیار
کہ سرو رنگ روش ہے مائل رفتار
چمن کے صحن میں طوطی تو شاخ پر ہی ہزار
کھیلے ہیں گل تو دل خازن جنابین گل
نسیم لانی گل اشرفی کو بہر تار
ترانہ کہ میر ہے خامہ بسان موسیقار
زبان خامہ ہے یا عنایت کے منقار
بردی صفحہ وہ بجای جدول زنگار
توصات رشک کے گل ہو ششہ زار
ہوں جسکے سامنے ہر دم چمن نقش و نگار
کہ سنبھل پویش طاروس اور سب اشجار
تو کیا ہی جمع ہوئی آگے مرغ آتش خوار
چمن کے ہیں خس و خاشاک غیر شانہ مار

<p>جو عکس بزد پڑا سبز ہو گئی دیوار گلہ نکلے برین زریبا ہی خلعت گلزار چمن میں آتی ہی ہو جامی دورب آزار جو باند ہے نرکس گلزار کو می بیچار غبار کا یہ کرے قصد وہ لکھی گلزار</p>	<p>گری جو پھول تو صحن چمن ہوا گلزارنگ جو سر و خلعت فیروزہ رنگ بنی ہے مقیض اگر کوئی تفریح کے لئے آئی مجھ کے اہل جنون کوئی خار فصلا سکی قلم سے زور نہیں خوش نویس کا چلتا</p>
<p>کہ چوڑ دی فی تفریح السین جو انار چمن میں جیسے کہ روئیدہ ہو دخت چنار چمن میں جاری ہیں کیا کیا شربکے انار مثل تیغ ہی یہ دل بیاہ دوست بکار بجا ہی مطلع جربستہ کی جو ہو تکرار</p>	<p>عجیب لطیف فیصل بہار میں دیکھا توصاف وہ نظر آتا ہی وقت نظارہ سبز نکوستی ہیں محاسب بصدافسوس قصیدہ لکھتا ہوں مدوح طر فکونی بیبا مضو قلب ہی خاطر ہی طمن ہر طرح</p>
<p>مطلع ثانی</p>	
<p>کہ نشان ہو قلم کیون نہ مثل ابر بہار وے خاص جناب محمد مختار ازل سے علم لہری کے واقف اراد جسمہ خصلت عالی مزاج خوش اطوار ہوا اشارہ ہی اوسکے شمش ویاہ تو پانی عرش سے لہری کی و طی تیار تو بخشی آپنے شتر شری اوسکو قطار طیب لکھتی ہیں منو نہیں شربت دینار</p>	<p>مین لکھ رہا ہوں جو توصیف حیدر کر شفیع روز جزا و تسم نار و جنار ہیں وہ ماریہ علم بنی کے دروازہ بعقل پر و لطافت جوان بطبع کریم بنی سے مجسم شوق القہر ہو اظہار بنی سے بہر سواری ملا جو کتب خاص جوانان کا کہی اگر ہو کوئی سایل ہی اوسکے جو ہی کثرت جوڑ کے دیکاز</p>

عطا ہو وہی سجدہ بی حساب اوسکا
 سخی و باذل فیاض الہیہ و نوال
 جو ایک انگلی کوئی تو کہہ دیر وہ بخشی
 وہ اپنے دست کرم کو تو وا کرے گا ہی
 اوسے قدر دوا عدا دنا کو اے ہے
 خزینہ بخشی مین کیا اسی تامل ہو
 صدا سوال کے نہ عہدین ہوئی اوسکے
 جو حاکم آئے تو ہم ملکے اوسے بخشین
 ملک جلو مین ہیں اوسکی طرف تو گویاں
 خدائی اوسکی صفت کی بیان صفتین
 یہ دو تو نورانی سے ہیں ایک ہی و علی
 حدیث سے بھی ثابت ہوا ہوجہ فضلین
 شنگ بھر شجاعت امیر دین پرور
 مثال شمع جو روشن ہی ہاتھ مین شمشیر
 بخوم ثابت سیارہ فوج ہی اوسکی
 باج حرم و ہر بر زمین ہی سب کو ہر اس
 جلہ می خرم جان عدو کو برق کی طرح
 برابر ایک کو دو حصہ معجزہ سے کیا
 بلند معرکہ جنگ مین ہر اک سوا آب
 معاند دنگی جو ہر می نگاہ کیا اسکان
 محال غیر کے نہ ہونہ یونگی طرح گرین

شمار کا نہیں اوسکے زمانہ میں شمار
 غریب پرور و عاجز نواز سین خان دار
 نہ ہی عطا و غمی جو د و جہذا ایشا
 تو وہی شرم کے دریا مین ابرو دریا بار
 وہ ایک جھبی سیکو عطا کیے جو ہزار
 نہ اپنی مکتبی مین جسکو ہو حجت و تکرار
 کہلا اگر چہ رہا حرص سے لب سو فار
 گداؤنگی ہی زمانہ مین اوسکی است پکار
 اگر ہوا سپ فلک سیرچہ اپنی سولہ
 وہ ہل آئی کہ پیری شگبے ہو یا عکار
 بنی نے ٹھٹھکی گنا اوسی کئی بار
 عبادت سندی مین علی کی سب و تکار
 ہر بر پیشہ جنگاہ سرور ابرار
 تو اوسکو دیکھ کے جلتی مین جنگین اشوار
 سپر ہے گردہ خورشید ماہ نو تلوار
 کہ فوق و تحت مین تلوار کا ہی دار و
 علم جو ہو ہی کہی اوسکی تیغ اتش بار
 ہوا جمعہ کہ جنگ انگیر جو دو چار
 لیکر کاکین غل ہے کین صد کبار
 وہ تیغ کو مذہبی ہی معرکہ مین ساعقہ دار
 مثال عدو و شان جو ہو دم پیکار

<p>عدو اگر سپر کو وہ بانہ کر آئے جو دیکھے مرزجہ جان عدو کو پھر مردہ پڑے عدو پر اگر طعمہ کرے او سکو وہ جو شش ابر سیہ ہی وہ خود قبہ نور عدوالت کی ضرب المثل ہے دنیا میں نہوی کوئی گھر ہے پر کہ اویسی کی طرح</p>	<p>تو کاٹ ڈالی یہ شمشیر او سکو مثل خیار کرے وہ تیر و نکی چار و نظرتے بس بوجہ چار قضا کا کرتی ہی رہ گئی کہ ہاں ہیشیا وہ نیزہ کا ہاشان ہی تو وہ پیر شب تار کہ روح ہوتی ہی نو شیر و انکی انکی تشار ہی ذات او سکو عدوالتے باہرین معیار</p>
---	--

قطر

<p>سنو یہ عدل شہنشاہ عدل نصا صفور شہانہ امم بہر القساب فیوض حساب سائنسی تمام مال کا غنائم کے عقیل آئی تو گل آپے کیا وہ چراغ عقیل بولے کہ ناخوش میں آپا مجھ سے امام بولے کہ روغن چراغ کا اس وقت کہ رو تو غور کہ غیر از حساب لکھنے کے کہانیہ اوسنی کہ صدقت یا امام امم اک التماس میں کہتا ہوں آج خدائیں کئی ہیں مبینہ کچھ اسباب اکل و شرب ہم کہا امام نے با صد رضا و غبت و شوق غرض کہ دوسرے دن گھر عقیل کے آئے و فور غبت و اخلاق و فطر اللہ سے</p>	<p>یہ نقل پونجی ہی مجھ کو بہ صحت اخبار بوقت شب ہوئی حاضر عقیل غافل بغور دیکھتے تھی او سکو سید ابرار وہ بزم ہمہ گئی تار یکہ صورت شب تار جو دیکھنا میرے مونہ کا ہوا آج گواہ مجھ سم ہوا ہے یہ سب غنائم کفار کہا و سکو روشنی میں بٹتے تھے تو انکشا تہناری عدل پر جان عقیل ہوئی شمار کہ اوسکے شوق ہیں دلمین کیم ہزار ہزار قبول ہووی جو دعوت فزون اور وقار قبول میں نے کیا اسے برا درویندہ شر فکے برچمین خورشید کا ہو حبیب گذار کیا تانا ول وی گھر میں جو کہ تانا تار</p>
--	---

یہ کی عقلیت نے تب غرض سرور دین سے
 مخلوق ہے جو کہ معین ہے وہ نہیں کافی
 امام ہوئے کہ مقدور گرنہ تھا تعلق
 کیا یہ اوسنی کہ حصہ میں سب کے قصر کیا
 ہوا یہ حکم کہ اب اس غذا سے زاید کو
 ہوئی ہیں پرورش امت بنی کو خلق
 نہ لاؤ صرف میں ناید جو احتیاج سے ہو
 جو ہو ک پیاس کے شدت ہو کبھی شک خدا
 ہزار جان خدا ایسے عدل کس پر
 نہیں ہے وصف شامی علی کو حد و ثنا
 شہا بعصمت بنت رسول عالی قدر
 بچائے میرے کشتی تباہ ہونے سے
 شہا برائے خداے قدیر اور کنے
 نصیب فتح و ظفر ہوئی بجائے دوشنبہ
 ہجوم فکر و ترو ہے اس قدر چہر
 میں ایک بیکس تنہا نہ یار و فی یاور
 پھر حمایت شہ اسرا نہیں کوئے
 مقام رحم ہے ہنگام دستگیری ہی

کہ ہو نہیں کثرت اہل و عیال سے ناچار
 امید وار ہوں حضور تھے از فی اکثر
 تو میرے واسطے اطعام تہا بت و خواہ
 تب ایک شخص کے لائق غذا ہوئی تیا
 ہمیشہ کبھی محتاجوں کے لئے ایشار
 کہ بھکوا اپنی شکم پر درمی ہی بس شوار
 کرو وہ کام جو راضی ہو احمد مختار
 کہ فقر و فاقہ ہمارے لئے ہی فقر و عار
 سنایہ حال نمایان جیسے درکار
 دعائیں چاہئے کر نیکو ختم یہ طومار
 شہا بغزت و جاہ آئمہ الطہار
 شتاب کبھی دریامی غم سے بڑا پار
 شہا طفیل جناب محمد مختار
 خدا کرے کہ ہو مخدول دشمن خدا
 کہ تنگ جائسے ہوں ورنہ سب سے شوار
 فتاد پر میں بہت دشمنان خست شعار
 کہ رہتی ہے مجھی تشویش و فکر لیل و نہا
 ہجوم فکر میں ہی اند تو نہیں تا و زار

منشی مظفر علی اسیر

شاخ گل صدقی تیرے شمشیر جو ہر دار پر
 ماہ پالہ کیوں نہ نہواؤں چاند سے خسار پر
 فوق ہی صفت مکان کو گنبد دوار پر
 ہی زبان خامہ قدرت زبان مرتضیٰ
 بردباری حرمت خجرات شجاعت مرو
 برق کہتی ہی یہ دلیں دیکھ کر اوسکو آ
 نام سولا کا فقط کافی ہی صحت کے لئی
 کم نہیں گوہر سے اشک نام شاہ شہید
 ہاتھ کٹوا ہی نہ قبضہ سے دیار گز علم
 بیج کرتے ہیں تیری صوابی صحت کب
 کب تیری جانب سے پہتا ہی میرا روی نیاز
 فخر ہو جامی میرا اگر آپ رکب میں سر پہ پاؤں
 ترک گی اسی خضر جن لوگوں نے تیری پیروی
 اس قدر پہرتے ہیں شربت مہو میں اتدن
 جان تک بہکتے اپنی کی نہ حیدر غریز
 چار عنصر صفت دریا بہشت جنت و عقول
 بسکہ کرتا ہوں زمین شناسی ذوالفقار
 ہوں مریض عشق میری ہی ہی شامادوا
 بت پرستی کرتے ہیں جو لوگوں نے گنگسا
 ہی توجہ شرط درود دل سے عاجز ہی میر

بوی گل قربان تیری سپ بک متاوی
 چاندنی تھی ہی شبکو تیس دن یوار پر
 شمسہ ایوان ہی طرہ مہر کے مستار پر
 کیوں یقین وحی سامع کو نہو گفتار پر
 ختم ہیں ساری آیاتین حیدر کرار پر
 ہوں تصدق تیغ پرین یا فدا ہوا پر
 بانڈھ دو یہ حیرت لکھ کر بازوی بیمار پر
 فوق ہی آنکھوں کو میری جوہری بازار پر
 دل فداعباس غازی سے علم بردار پر
 افرین کہتی ہے نصرت خود تیری انصار پر
 موعظہ نہ موڑوں میں پیر تلوار گرتلوار پر
 کفش کا کل صاف طرہ ہو میر دستار پر
 غول نہیں بٹکا کے لایا راہ نامہ ہوا پر
 فوق ہی آنکھوں کو میری کوکب سیار پر
 سور ہے بخون فرش احمد مختار پر
 ساری اسماء زمان ظاہر ہشت چار پر
 قطبین خامہ گویا باڑہ ہی تلوار پر
 دم نکلتا ہی تمہارے شربت دیدار پر
 حشر میں در سے پرین گئے صاحب نار پر
 امی میجا چاہتے احسان اس بیچار پر

بلند ہی صفت مدحیں اب نشان قلم
 ہر ایک کا نام بہ ترتیب لوح پر لکھے
 خدا کے بعد لکھا اوسنی نام احمد کا
 علی ہے باب علوم نبی انین کو پہ شک
 نہ کیوں ہو گلشن فردوس اپنا تختہ دل
 بہرا ہوا ہی یہ گلہامی مدح حیدر سے
 جمعی بیان میں صفت اعدائمی ہدوی
 جو آئی لڑنی کو میدا عین دشمن حیدر
 جگر میں اوسکے کرے کار خنجر و کارو
 حدیث و وحی الہی ہی سب مدلل ہے
 بنی نے کھ کھا اپنا جھنڈے نفس رسول
 بنوئی ہیں ظلم و ستم جو کہ آل احمد پر
 ہوئی ہی جسے شہادت علی اکبر کے
 پہ بھر مدح علی میں سفینہ جو جارسے
 علی کے حصن حصین مدح متعلقہ کا
 علی وال نبی کے ثنا کو لکھنا ہے
 لکھے جو وصف نبی و علی وال نبی
 سنون جو عمر خضر دی خدا ہی حق تقدیر
 لکھا جو نام خداؤ نبی و شیر خدا
 دعا پہ ختم قصیدہ کو جلد کر رضوان
 آہی دوست علی کے بہین ہدا شادان

گلی ہی وصف علی میں میری زبان قلم
 ہوا جو حکم خدا بہر امتحان قلم
 شگفتہ نام علی سے ہوا بیان قلم
 حدیث نور سی واحد ہے تو جان قلم
 چمن طرا جباوس میں ہواغبان قلم
 چمن سے خلد کی رنگین ہی بوستان قلم
 ہی قتل کرنے کو استادہ تیرکان قلم
 کرے ہلاک و ہی تیرے ریمان قلم
 بڑھے جو ہاتھ میں لیکرے وہ شان قلم
 کہ مدح فتح خیر میں ہے بیان قلم
 گواہ دو نو میں رکھتا ہوں و زبان قلم
 بلند عرش معلے پہ ہے فغان قلم
 سیاہ آنسو سے روی ہی یہ جوان قلم
 یہی درست ہی ہوا و سکا با و بان قلم
 ضرور ہے کہ معین ہو دید بان قلم
 یہی ہی روح روان و یہی ہوجان قلم
 تو موتیوں سے خدا نے بہرا دہان قلم
 علی وال نبی سے ہو داستان قلم
 بلند و نو جبان میں ہوا مکان قلم
 ثنا سے سوی دعا پیراب عنان قلم
 عدد کے فرق زبان ہوں قلم بسان قلم

مرزا کلب حسین خان نادر

واہ کیا روز طبیعت ہی کہ اللہ صمد
 بلبل گلشن مداحے حیدر میں ہوں
 کیسے مدد کے مداحین شاغل ہوئیں
 قرشی و ہاشمی طلبی ہے وہ شاہ
 متحد ذات بنی ہی علی ہی اس طرح
 سجدہ کہ قدسیوں کی سنگ دولت ہی
 کہیں فرزند خدا شہ کو تو ہے کفر جلع
 خانہ زادی میں لیکن نہ ہا شک باقی
 شہ مردان کو ملے غیر نسا سے زوجہ
 ہی ہمایون و حبیبہ جوید اللہ کی دست
 عرش اعلیٰ ہے اگر پایہ کریم جلوس
 مالک خزان جنت کو اگر پوچھے حکم
 معجزہ شوق قمر کا ہے محمد سے ظہور
 شاہ تیرے عالم ارواح میں حامی جسکے
 حافظ جنگ پیمیر رہے ہر جنگ میں آپ
 جب ہوا مد نظر وصف جبین انور
 خال پیشانی انور کے مشابہتین نجم
 شاہ کاروی کتابی ہی ہلا شک قرآن
 صاف خسار و نی جہوت کہ با نئی صفا

بے تکلف ہی مضامین کی آمد آمد
 ہوتی ہی روح قدس کی بھی ہر وقت مدد
 محکو و محبوبان زمان کئے تو مان میر بند
 جد وہی آپ کے پین ہتی جو محمد کے جد
 جیسے مربوط ہے ذات احدیہ احمد
 اہل ایمان کے لئے کو چہ ہے شہ کامعبد
 یعنی قرآن میں ہے لم یلد و لم یولد
 کہ خدا کا ہی ولا شاہ زین کامولد
 ہوئی فرزند جوانان جنان کے سید
 ہم عدد نیک ہی او شہ بحساب بچہ
 گاؤ ہی نور فلک کاشان ہی مسند
 صورت باغ خلیل اک کو کر دے آبرو
 چرخ شمس کو دوبار کیا اپنے رو
 کی رسولان سلف کی ہی مصائب بڑ
 چہ یہ ضمیر چہ بہ خندق چہ با حزاب احد
 لوح قرآن کی ملی نسبت عمدہ ہی کند
 کہ مجھے سورہ و النجم سے پوچھی ہر سند
 مینے پوچھائی ہی اللہ کی سوئیہ سند
 جگر بدین حسرتے پر ادایہ حسد

<p>ایر و ہر ایک ہی بسم اللہ قرآن کی مد خطہ ایسا بھی دیکھا ہی نہ سہی خدا ہی سویرا ہی دل فانیہ بنت اسد دیکھ کے نگہیں باوام کو ہوتا ہی حسد کہ شب قدر کے ہی کیسے مشکین سے سہ دیدہ نگہیں گلزار میں پیدا ہو رہا بواوڑ آئی ہی اوی سب فتنے شاید دست قدر کے بنای ہیں بد فتنی بد آدمی نہا میں خطا ہو گئی مجھ سے سرزد عہد دولت میں ہی اس شاہ کی یہ داستان لب تر ایسے کہ ہو چہرہ کو شر کو حسد سینہ ایسا ہی کہ کینہ ہی چہ چہین حسد صاف و پاکیزہ و ہرنگ عذاب و درد آئینہ کے نکاح ہو میں ہوسنگ اسود ہوئے اس وقت جو بجا ہونہ مردانگی مرد</p>	<p>ہی یہ جائز جو کون چشم سیدہ کو طلق خط کو بلند دل قرآن کون تو زیبا ہی کون کہتا ہے کہ ہی خال سہ جلوہ نما چشم بد روہ انگین ہی بین عین عرفا ہی خطا و ن جو میں شک فتنی سے تشبیہ کرے بچپنی کے دعویٰ جواں انگنوی کہی راجمہ حد سے فزون میوہ جنت میں چوہ تہا پھو لا وہ شبلی من فقط موی کے یدریغ است بردے ہاتھو نگوشہ کے تشبیہ کنج بخشے ہی او دہرے تو ادھر سے ہی دعا غرق دریا ہی نہ است کریں گوہر کو وہ گردن صاف بیاض سحری سے بہتر پشت ایسی کہ ہمسر نہیں جسکا کوئی کٹ پاس کے جو صفا پیش نظر ہو جائے جی میں آتا ہے کروں مطلع ثانی تحریر</p>
--	--

مطلع

<p>صد ہزار اسکو ملین کو بچو مانگی بلیصد خضر کو اپنے انعام میں دی عمر ابد السخی کی ہے حدیثوں میں ہی ہو جو پسند رشتہ لطف سے ہی ایر ہار ی کو مدد</p>	<p>بذل وجود و کرم لطف کے ہر گز نہیں جد کی ساکنہ کو عطا خضر و روی زمین تھی یہی صد سے خود و خاص ہی ہر باغ و بہار کو جو سر سبز گیا کرتا ہے</p>
---	---

<p>عرش سے بیچہ اللہ نے تیغ و زبان سیستانین جو کوی نام علی لیتا ہے</p>	<p>کس قدر قدر ہے اس شہ کے بدر گاہ محمد روح رستم کی بھی تہراتی ہے زیر مرقد</p>
<p>ق</p>	
<p>رقم اک معجزہ کرتا ہو عین زہر ثواب وخل تشکیک نہیں یہ روایت صحیح ہی میں قبول کہ تھا ایک غلام حبشی گو کہ تھا دور صدر ایسے گنہ کا اس سے ایک کی مال کو اگر وز چرایا اوسنی باندہ کر ہاتھ اسے دارقضا میں لگا وہ تقبیل نہ انکار وہ لب پر لایا شہ عادل نے کیا حکم عدالت جاری اوسجہ سے وہ گیا گہ کی طرف کو اپنے سکے اک شخص نے حیدر سے کہا یوں اگر کو بکوشاہ کے وہ مدح و ثنا کرتا ہے یم رحمت کو ہوا جوش و طلاطم اوسم جلد کوئی جیسے کو میرے آگے لائے سکے یہ خادم اسے شاہ کے لگائے اور یوں دست بریدہ کو کیا خیم سے دل معجزہ سرور دین سے جو ہوا یہ ظاہر ذات حضرت کے عجائبی ہے مظهر لاریب</p>	<p>طبع موزون کو ہوئی ہے شہ مردانگی مدد متواتر مجھے پونچھ ہی کتا بونے سند کہتے تھے خلق میں سب لوگ اوسکو اسود بشریت سے خطا ہو گئی ناگہ سرزد تھا یہ امر اس سے بہت دور نہایت بعد پیش شاہنشاہ دارامی سفید و سود اور اقرار کیا جرم سے اوسنی بی کد چور کا کاٹ دیا پونچھ کے نزدیک سے ہتی مگر در زبان شہ کے تھا ہی شیخ اسے شہ عقدہ کشا خالق اکبر کے اسد جس غلام حبشی کا کہ پونچھ سے یہ اور گویا ہوئے خادم شہ وہ محبوب محمد تاکہ اللہ سے اس کے لئے چاہو عین مدد دیکھ کر اوسکو دعا کرنے لگے شہ محمد کہ نہ گویا کہ کتا تھا کبھی پونچھ وہ یہ ایک عالم کو ہوئی دیکھ کے حیرت بید یہ امورات انین شاہ سے پوچھتے بعد</p>

یا آہی یہ تنہا ہی دلی ہی شب دروز ہو کہی ابلق ایام سے مجکو نہ گزند دوست جتنی ہیں وہ ہمسر و رہبر تاجمشر جو معاند ہیں میں خستہ و مخدول خزا خاص ہی تاورد اعلیٰ حق سے یہ دعا	شاہ کا سایہ فلک بر سر مراح ہوید ہوید نگار میرا راکب در شل احمد اور دشمن کو لگے پامی حوادثے لکد رہی مرا حونہ الطاف و کرم تا بہ ابد جلد حیدر کے زیارتے کمری مستعد
---	---

میر حیدر صاحب مختص حیدر

بدلتا ہی ہمیشہ رنگ اپنا کفہ خضر و کاتا ہی نے انداز سے یہ شعبدہ باز کہی ویران کرتا ہو کہی آباد کرتا ہے گملا گراوی گل آنگوین اسکے خار سا کشکا چلن اسکا کہی یکسان نپایا اہل عالم سے بہرے کے ساتھ تو اسم ہیں فلاح و رنج دنیا لیز بخور و مشک ہوتا جھکے لئے دہونی رما فی بین مرصع تاج و چتر زہر ہے جہنم کل تک بٹایا خاک لت پر او ہمار تخت زریں ہے ہو ا جو نامور لگنا م اوسکو کر دیا دینے کسی کا اوج و نیامین پسند آتا نہیں اسکو کیا پیوند خاک و فکا ہو ہی جو جو رہا نہیں اسکے جان کو روتی ہیں میان قبر سوئی ہیں کسی کو شہنشاہ ہمنے نہ کیا دار قاینین	کہی گلگون کہی میگون کہی نیلا کہی تیار کہی مہر کہی ہنر کہی غنیمت کہی لالہ دروان ہی آج گرد و پا تو کل ہر خاک کا تودا دیا ہو بکا خزا نکا جب کوئی غنیمت نکلا کہی بسجود قالین کا کہی ہی خشک بکلیا کہی عشرت کہی عشرت کہی لعل کہی مہیا لشانی تہی جو سیم و زریں ہونے ہاتھ کھینا او نہیں کے کاندہ ہر شوکرین کیا کر ہو ہی چہ اسکندر چہ کیکاؤس کیا بہرام کیا دا نہ افلاطون ہی نہ ہرات ہی نہ بو علی سینا ہٹایا اوسکو فوراً خوشے فن میں ہو ایتنا سخن فہم و سخن دان سخن آرا سخن ہیرا پیری پیکر کہی پھر قمر طلعت قمر سیمیا کہیں شادی کہیں بزم کہیں خند کہیں بیا
---	---

تہ ریگ وان لدل ہو یا دریا میں طوفان ہے
 نہ گل کو مطمئن پایا نہ بلبل کو امان کی
 بنین فانوس تنہیں ہی مان جو نکلی شمعوں کو
 نرالا ہے چلن دنیا کا دور آسمانی میں
 خدا زہ کو سمجھتے ہیں مگر جب داغ کمانی ہیں
 رخ گردوں کو نیلا کر دیا آہ غریبان نے
 کیا کر تا ہے خون ناحق کو مخلوقات عالم کا
 ڈر کر آہ مظلومانے ورنہ دیکھ لیگا تو
 خمیدہ بار عیصیلے ہوئی پست کمر تیری
 نہ شیوہ اب بھی چوڑا اپنا تو فی بحیا کی
 ارسی ظالم تجھے ہی سامنا عادل کا کرنا ہے
 تکبر کرنے اتنا ایک قرص فتابے پر
 اوٹنا ماسہ کو خوشے جکا دیتا ہو گردن کو
 پھپھولی دگے مینے خوب ہو کر اپنی غصہ
 می نخوتے ہما سرشار یہ سنکر نہ تابائی
 چڑھائی آستین قہر اور قہر سے دیکھا میر چاہ
 کہا مجھ سے تجھ سے کہ امی بیدارش و بیش
 ارسی و طفل مکتب تو ہر نادان اچھڑوان
 بڑے بات اور چوڑا منہ مثل خیمہ ہی پتھر
 کلام سخت کی عادت تیری معلوم تلی مجھ کو
 ارسی تو خاک کا پتلا ہی تیر کیا حقیقت ہے

جستے آشناؤں کو اسے مین ڈوبتا دیکھا
 اسے گلچین کا ہے کشکا اویسی صیا و کا دھڑکا
 چراغ زندگی گل ہے فنا کا جب لگا ہو کا
 بالفت اس سی جولیٹا اوسیکو خاک گرد دیکھا
 تو کہتے ہیں کہ تاجنگار یونہی لال کا دھوکا
 نہ کیونکر غل بچا میں دل تو ہو عالم کا جل چکا
 ارسی ظالم قضا کا خوب تجھ کو مل گیا اچھا
 کسی بیکیں کا تیرا کر دیا تجھے اولٹا
 سمجھتا ہو ہوا آخر بڑے بولونکا سر نیچا
 وہی طوفان ہی بدعت ہی شور و شر ہر پا
 ارسی کج و ستم پیش نہیں چہہ حشر کا دھڑکا
 جلا کر ماہ کے قندیل جھگو ہو گیا غرا
 ارسی ہوا ہے تو اس پر نہیں تجھے کوئی اونچا
 مشبک کر دیا تیرا امت سی جگہ اوسکا
 ہوا غیض و غضب سے سرخ رنگ گنبد خرا
 عدد پہلے سے تہاب قاتل خونریز بن گیا
 خدا کی شان تجھ کو ہی خرمندہ کیا ہی عوی
 معارض ہو بھلا اگر کوئی پیر کہن سالا
 اسی ارسی طفل تو نے کیا ہی خشک تر دیکھا
 مگر مین درگزر کرتا تھا جھگو جانکر لڑکا
 نگاہ قہر سے دیکھوں تو جھگو کوہ ہوسرما

<p>ہنیں معلوم نہ ہو گیا ہمارے سیا گردی نہ تابی بھی ہی چرخ ہر زہ درای پر ارے پیر کہن سالہ بچہ انگین دکھانا ہے وہ ہونے اور جو دکھی ہی تیری خوف کھائیگی ہنیں کہ گویا ہمارے پاس ملک فوج سیم و زر تو سل ہے بھی محل شہنشاہ دو عالم سے ہنیں طاقت تجھے میرے لطف کو انکار دینا لگی سیم اب اپنے کام پر لگ گئی جانی دو سنا دودھ اوستا و خضر اس چرخ گرد و نگو سنبھل بیٹھو ادب سے دست بستہ ہو کے ہم پر</p>	<p>تجھے ہی میں الو حکا سمجھتا ہی اگر وانا میرے ہی سنہ میں ہوا جوابا ہوی کا وٹھا غلط ہو زعم تیرا خود ستا ہی ہی سیر بیجا جوان ہو کین خمیدہ پشت بڑھو نہ نہیں تہا غنی ہیں فقر کی دولت ہی ہو اسودہ دل اپنا ہوا ایراج جا نہیں جسکے ضرب تیغ کا سکا تیری قدر تے میرا بال سیکا ہو نہیں سکتا نہ اسکے نہ لگو ہی اسکے سر میں علت سودا اسی ہی علم ہو جانی کہ اسکے کون میں آقا وضو کو شر سے کر لو تب پڑھو یہ مطلع زیبا</p>
---	--

مطلع

<p>نثار مرقد عرش آستان سید والا تسیم باغ علیین نسیم گلشن پین علی جنبہ جنبہ نسیم انار واجتہ وصی حق صفی حق امام حق کلام حق دلیل حق وکیل حق خلیل حق قبیل حق انیس مجلس خلت جلیس پرودہ قدرت امیر کشور ایمان وزیر خاصہ نیردان وجود پاک و سکا باعث ایجاد عالم ہے دلیل منزل عرفان حقائق ہیں حقائق دان</p>	<p>دراشت گل عنایت جان دل ہینا امام مسجد اقصی خطیب مہر طاہا امام الانس واجتہ وصی مصطفیٰ حق ولی والی و مولا علی و عالی واعلا لنشان حق نشان حق بیان حق بیان رئیس منزل وحدت حبیب خالق بلیتا سریر عدل کے سلطان نظام عالم علیا وہی اول وہی آخر وہی مقطع وہی ابتدا سبیل رحمت نیردان نسیم کوثر و طوبی</p>
---	---

<p>سخاوتین قناعین شجاعین عبادین سرا قدرت یزدان مجسم حرمت رحمان ملک بین تابع فرمان غلام خاص بن غلام دو عالمیہاں لنگے باجوہ و حسان پر دستاویں اویسی عقل کا بچہ طفل انجمن عزیز مصراہماں بخدیو ملک عرفان ہے وصی خاتم میل امام فضل و اکمل ید اللہ ہے لقب انکا عذاب اللہ غضب انکا جلال انکا جلال حق عتاب انکا عتاب حق امین راہ پیغمبر طریقی شرع کے رہبر</p>	<p>مروتین فتوحین نظیر انکا انین پیدا امین خالق سبحان بشیریت الماوا وحوش و طیر و انس جان و ہی رہبر افکند زمین سفر و فلک سرپوش اس کے خزانہ کا خضر نے اس کے صحبت میں ہر ایک کا ہتھیار ہو اتاج شفاعت اس کی فرق پاک پر سیا خلیلی ہے نسب انکا اخی سید لطفا بنی کی قوت بازو ہیں وج فاطمہ زہرا عقاب انکا عقاب حق کرم حق کا کرم انکا شفیع عرصہ محشر شہ دنیا و مافیہا</p>
---	---

ولہ

<p>آیا ریاض مدح میں موسم بہار کا کیا ڈر ہے سبزہ فلک کج مدار کا پہر خوف کیا ہے برنج و روز شمار کا راگب ہی جو کہ دوش شہ نامدار کا مداح بو تراب کا ہی اوج عرش تک حب ابو تراب سند ہی بہشت کی باب شانین روح قدس کا ہون ہم سبق کاغذ حیر خلد قلم شاخ طور ہے شیرین زبان فصیح بیان خوش کلام ہون شہرہ ہی اپنی سیف زبان کا دہر میں</p>	<p>عالم زمین شعریہ ہے لالہ ازار کا شاگرد ہونین قدسی ابلق سوار کا کرار پر مدار ہے دار القرار کا خادم ہی خاکسار اوسی شہسوار کا رتبہ بلند ہو گیا مشیت غبار کا لوح جبین پہ صاد ہے خط غبار کا مداح ہون میں قاسم جنات و نار کا مسطر بنا ہے خط شعاعی کے تار کا ہر لب پہ ذکر ہے سخن خوشگوار کا یہ فیض ہے شای شہ ذوالفقار کا</p>
---	---

جنت صلاہی دوستی بو تراب کا
روز ازل پیاسے ولای علی کا جام
خامہ کی منہ سے گوہر مضمون شگفتی بین
شعونکے کاروانکا ہی نام علی دلیل
تفضیل تپا بہین خالص ہے اعتقاد
آدم سے تابہ خستہ رسل غیر تفضی
پہرتا ہے مہر مقد شاہ نجف کے نزو
احزاب میں حکم جناب رسول حق
تھا او سطرف مقابلہ میں عمر عامری
رویئ تن و سیاہ دل شکل سلست
دوہری زرہ تہی برین چلتے ہی خوب
دو تیفین پر تلے میں حجازی و معری
کینڈی کی دھال پشت بہت سی طرح
ایک کر گردن مثال عراقی ہی زیر ان
میدانین آئے دیوسا چنگار نے لگا
پیلکتے معرکہ میں امام فلک جناب
جامی زرہ قمیض نبی حافظ بدن
حبضہ میں کارخانہ قدر تک ذوالفقار
حضرت کے سمت و ملیکی بولا وہ خیر ہر
اشکر میں مصطفیٰ کی نہیں تھا لڑائی کا
ہنسکر کہا علی نے کدھر وہ بیان ہی ترا

دشمن سے مرتضیٰ کا سزاوار نار کا
انگوٹھین کیف ہے نشہ بی خمار کا
پانی دوات میں ہے دُر آبدار کا
نخروا ہے سلسلہ جنبان بہار کا
کوٹھا چلن نہیں کامل زر غبار کا
مولد بنا ہے کس کا حرم کردگار کا
پروانہ ایسا چاہتے شمع مزار کا
آیا جو زمین شیر زیان کردگار کا
سرخیل ہوتا سپاہ ضلالت شعار کا
کرتا تھا سامنا تنہا صندار کا
پہنا جہلم میں روئے سیاہ بکار کا
گوشہ گمان کا دوشہ منہ جیسے مار کا
گزر گران و جبہ ہو شبہ منار کا
لنگر سے کا پنتا ہے بدن راہوار کا
گویا کہ شیر آیا تھا طالب شکار کا
تھا عرش پر قدم شہ دلدار کا
بالائے سر عمامہ رسول کبار کا
اوپیش رو جلو میں غضب کردگار کا
پیدل سے لطف کیا ہی میرے کارزار کا
تھا وصلہ مقابلہ یار عار کا
بہاری ہی تجھ رو کنا پیدل کے وار کا

<p>ہٹتے تہنیں پیادوں کے رہتے کہی قدم عقبتہ میں آگے کو دے گہوڑے عمر نے بعد از کلام و بحث بڑا قول کر حسام رد و بدل تھی نظر تک اسلام و کفر میں دو لوط فلک کشیدے اوٹنی تھی رشتے گرد تکبیر کے شیعہ خدا نے لگایا دار ہتاز لرزہ زمین کو فلک کو تھی تہر تہر مثل خیابان گردن معز و رکش گئی تکبیر کے صدا ہوئی اشکو سے یوں بلند بولی نبی عبادت کو یابی سے فزون</p>	<p>مربک پی سوار جب ہے شرار کا پے کر دیا شقے سے قدم راہوار کا ہنگامہ رعین گرم ہوا گیر و دار کا غیظ آیا جوش میں اسد کردگار کا ہتا آسمان بلند تنق تھا غبار کا نازل فلک سے قہر ہوا کردگار کا دل کا پتا تھا رستم و اسفندیار کا سرسو قدم پر کٹ گئے گرا ناہکار کا کر گوش ہو گیا فلک بے مدار کا پیش خدا ثواب ہے اس ایک دار کا</p>
---	---

صدر شامی صاحب دور انکا وقت ہی
دگھلا دے دوست کو تماشا بہار کا

میر مظفر علی اسیر

<p>کیا کرے دناوین پاتا ستاری آفتاب تم ہوئی پیدا تمہاری سات سپاہی ہو گیا جب چہرہ پر نور شہ سے سامنا وہ سیجا نیز بانو نکو اگر گویا کرے چہرہ پر نور مولاکا رقم کرتے ہیں ضعف تیرگی زایل کرو تم بخت عالم کی اگر چرخ چارم سے شامہ تمہاری کمینہ</p>	<p>ورنہ لا کر روضہ اقدس چہ دار می آفتاب عرش و کرسی حور و غلمان چاہتا رہی آفتاب ابریں چپ چپ گیا خیر تکہ مار می آفتاب دھی صدا احتساب گرد و نیز چاری آفتاب اسی فلک مضمون بید روشن ہماری آفتاب دنیہ غالب شب ہو جیسے ماہ ہاری آفتاب ہی بسان میر فرش او سکے کناری آفتاب</p>
--	---

<p>بہر سحر آتا ہی گرد و نئے دہولانے ہاتھ نہ اوہم تم چلکے ہوں حضرت کے روضہ کے تار نقل ہو سو نقل ہو اور اصل ہو سو اصل ہے نقش پامی شاہ کا مضہون لکھا کلک نے ہے ہوا اول ہوا آخر جو شان ات رہا نور بخشی پر جو اجاے گا خسار امام اس قدر شاہ نجف کا ہو اسی پاس ادب دیدہ کمین اگر دیکھی کہی دشمن تین ہوں محب شاہ کچھ دہشت نین مجھ کو اسیر</p>	<p>آفتاب بنکے ایوانین ہمارے آفتاب بس ہی عیسیٰ سے کترتا ہو اشاری آفتاب خاک نقشہ روی مولا کا اوتاری آفتاب شکر باری ہو گیا تنخیر باری آفتاب یا علی کتب ہے وہ حق میں تمہارا آفتاب چرخ پر ہو جائیگی ساری ستار آفتاب دور سے کترتا ہے روضہ کے نظار آفتاب نیزہ خط شعاعی ہینک رسی آفتاب جتنے چاہی روز محشر لے حراری آفتاب</p>
---	--

مرزا محمد زکی خان متخلص بہ زکی

<p>مرح خوان ہو نین از سے شاہ خمیر گیر کا وصف ہو سکتا نین سلطان خمیر گیر کا ساتی کو شہ تیری الفتین میں ہرست ہوں میرے دلے پوچھے کیفیت خم عندیر یا علی مشکلا شایب شکے مانیکا ہی تو انگلیں اپنی دیکھ کر ملتی ہیں جوبہ و ملک بہا گئی خالق کو تیرے صورت عالم پسند دوش احمد پر قدم اللہ کے تیرا مرتبہ مال زہر سے بہرے دی سایل کو اوٹھوئی قضا دیدہ پراپنا دکھا امی خسرو دل دل سوا</p>	<p>قدسیونین وصف ہوتا ہی سیر تشریر کا کند ہے تیغ زبان یار انین تشریر کا دبدم پیتا ہوں ساغر بادہ تطہیر کا کیا فرہ چلکا ہے سینے بادہ تطہیر کا دل قوی ہی نام سے تیرے ہر اک لیکر کا نقش پاتیرا بلا شک نقش ہو تنخیر کا عرش پر پونچا دیا خاک تیرے تصویر کا خاکین نقشہ ملا یا ہر بت بی سیر کا اک جہان بندہ ہی تیرے فیض عالم گیر کا منتظر ہے دل نہایت ہر جوان سیر کا</p>
--	--

نام ہی تیرا یہ انتہائی امیر کار ساز
ذوالفقار پر قدم کے یہ چمک کا فیض ہے
خانہ کعبہ ہوا روشن و لاد سے تیرے
دیکھ کر حیدر کا رتبہ محو و بیخو د ہو گیا
رکتے ہیں ناد علی کو کب حینان جہان
دختر زہ کو عنایت کر دیا حسن ملیح
پہر رہا ہی آنکھوں میں وہ گنبد خورشید نگار
روضہ شاہ نجف کی صبح کا مشتاق ہے
صحن اقدس کی صفائی کم نہیں فردوس
آنکھیں و تو ہوں منور صورت خورشید و ما
لال پتر ہو گیا در نجف موتے بنی
سلسلہ بخشش کا ہاتھ آئی نہ اولچی فکر میں
سیر گلزار نجف کس فصل میں ہو گی نصیب
صاف دل ہوں صاف طینت ہو بھی ہو تا عشق
اپنے روضہ پر نہ بلوایا زلی زار کو

کام چلتا ہی تیری تدبیر سے تقدیر کا
کفر کے ظلمت میں عالم بنا تنویر کا
ہو گیا بتیخا لو بخین غل نفسہ تکبیر کا
اسی نصیرے ہو بخین دیوانہ تیری تقدیر کا
لوح دل پر نقش ہے اس نام با تیرے کا
بنگلی سر کہ خاک چڑھا ہی اس تاثیر کا
دل میں نقشہ کچ رہا ہے روضہ کی تعمیر کا
ماخدا و کمال اثر اس نالہ شبگیر کا
خاک میں بخشا ہی خالق نے اثر کبیر کا
شمسہ ایوان جو دیکھی شاہ خیر کبیر کا
کیا جو اہر خانہ ہے سلطان عالمگیر کا
دیکھی جو حلقہ تیرے دروازہ کی زنجیر کا
دیکھئے کھلتا ہے کب غنچہ میرے تقدیر کا
یا علی ہاں ہوں تیرے چاند سی تقویر کا
کچھ سبب کھلتا نہیں ہوا تیرے تاثیر کا

زکی

بادشاہ دین و دنیا یا امیر المومنین
ماہ رمضان میں ہی صدیہ یا امیر المومنین
مرتبہ کسا ہی ایسا خانہ اللہ میں
کھانے زخم جانستان پہنچا نام الوداع

تاجدار خلد و طوبی یا امیر المومنین
ما تم ان روزوں ہی بر یا امیر المومنین
تم ہوئے پنهان و پیدا یا امیر المومنین
رومی نینا و بینا یا امیر المومنین

دوسری نہ حملت ہی دوا کی موتی دوچار
 انس و جن نے اس شہاد کا تیرے ماتم کیا
 نعرہ اللہ اکبر اب فرماتے رہے
 پیش خالق تانہ ہر منکر کو کچھ حجت رہے
 لاش پر زینب یہ نوحہ کرتی بتیں باشعور ہیں
 نیلگون زخم جبین سے رومی حضرت ہو گیا
 نیز برج شہادت پر شفق عارض ہو گیا
 سرخ ہے دامن تلک ساری قبائلی شاہ دین
 بعد احمد اککا ہی سر سے سایہ اوٹ گیا
 ہامی بابا کہتا ہے عباس دلبر آکا
 پھر کے تاریک اتین ہو گئیں شہامی قہر
 زلزلہ کون مکانین ضربنا حق سے ہوا
 بنی ادب کا فرنے قدر و صفات طوق سے
 شاہ دین شیخ آپ جو کھایا وہ قائل کو دیا
 قوت بازو دوسری احمد حیدر خیمہ کشا
 نوح و آدم دو نویر سے تہہ کے بین گواہ
 رہتہ معراج احمد کیا کوئی جانی ہلا
 ہونہ کی خستہ کی یہ عرض یا مولانا قبول

امی غریبوں کے مسیحا یا امیر المؤمنین
 خون میں تر تھا قد بالا یا امیر المؤمنین
 اور کچھ مومنان سے نہ نکلا یا امیر المؤمنین
 معجزہ دکھلا کے کیا کیا یا امیر المؤمنین
 میں پکاروں کس کو بابا یا امیر المؤمنین
 تن بدین زہر چٹکایا یا امیر المؤمنین
 خونین دُوبارو کے زینب یا امیر المؤمنین
 زخم سے فوارہ چوٹایا یا امیر المؤمنین
 آجکل ویران ہی بٹھایا یا امیر المؤمنین
 روتی ہے اولاد زہرا یا امیر المؤمنین
 چپ کیا حضرت کا جلوہ یا امیر المؤمنین
 بل گیا سرش سے یا امیر المؤمنین
 لوح قدرت تیغ بیجا یا امیر المؤمنین
 ختم ہے یہ زہر و تقویٰ یا امیر المؤمنین
 قبضہ دین ہے دین دنیا یا امیر المؤمنین
 جانتے ہیں کوہ و صحرایا یا امیر المؤمنین
 جانتا ہی حق تعالیٰ یا امیر المؤمنین
 کر بلا کا دیکھوں نقشہ یا امیر المؤمنین

منقبت شفیقہ و زجر حضرت فاطمہ ہر علیہا

آلاف التحية والثناء لکب حسین خان نادر

ہی فرون مریم جو اسی ہی شان بہر
اوسکی عصمت کے ہی قرآنین ہو جو دلیل
من اذ احاطی اثبات ہی کافی مجھ کو
ہے پدر خیر و را آپ سے وہ خیر نسا
بیشتر لاتے تھے تشریف ہاں ختم رسل
سچن کہ مومنوں کے کیوں نہ در عالی ہو
واہ کیا مرتبہ تدر ہی اللہ اللہ
فخر کرتے تھے بنی دختر نیک اختر سے
جسے وہ آتی متین کرتے تھے ہمیں تعظیم
روز کو دیدہ دل سوی خدا رہتا تھا
بات ہر ایک تھی حدیث نبوی کی مانند
کبھی ممکن ہے نہاد عوی باطل اس سے
جو راعدا سے کلمہ وہ نہ کہی کرتے تھے
کذب کا کوئی تصور کرے کیونکر اوپر
فاقہ پر فاقہ کیا سیر نہ کیا گا ہے
چشم خورشید نے دیکھا نہ کہی سرعریان
باغین سنبل و گل نرگس و غنچہ نین ایک
حسن رخسار سے گل خار ہی کمانی تھی مدام
ایسا رہے سر شکونے وہ تر کرتے تھے

ہی خداوند جہان مرتبہ دان زہرا
ہے عیان آئینہ تطہیر سے شان زہرا
خارج ایما لسنے تھی رنج رساں زہرا
سب جو انو شکہ ہیں سید پسران زہرا
عرش سے کیوں نہ رہے اوج مکان بہر
بسکہ تھا صیقل حبس بدل مکان بہر
کہ نبی کھاتے تھے سو گند بجان زہرا
ارفع و اشرف و اعلیٰ تھی یہ شان زہرا
جسے قادر زہری رتبہ و شان زہرا
شب کو وارہتی تھی چشم نگران زہرا
وحی و قرآنسی جدا تانہ بیان زہرا
حق اگر پوچھو تو محک و حقے زبان بہر
صبر ہر وقت رہا قفل وہاں زہرا
ماہی بحر صداقت ہی زبان زہرا
تھی فقط نان جوین نعمت خواں بہر
اہل عصمت بنین دنیا میں بسان بہر
مثل کیسو و لب و چشم وہاں زہرا
تنگ غنچہ رہے دیکھا جو وہاں زہرا
خشک ہو جاتی تھی جو قوت کہ مان بہر

شکوہ جو روجھا آہ نہ آیا موغہ پر
خشک روئی گوہ از لقمہ تر جانی تھی
واہ کیا صابرہ و شاگرہ تھی بنت نبی
برکت اوٹھ گئی رحلت کی بنی فی اوی وکے
ریخ و کلفت میں کئی زیت کے دن شمشاہ
لوگ ہمسایہ کے رو دیتی تھی جیسے تھی تھے
جب کہ دنیا سے اوٹا اہ رسول عربی
گوش گل باغین امی باد صبا ہو موج
منفعل ابرہہ شہر سندھ ہوشمع گریان
مرتے دم تک اسے یاد پدر کی ہو لے
سہ قلم باغیوں نے واسے ستم کر ڈالا
زہر سے ہو گئے پتھر کے جگر کے ٹکڑے
گر بلا میں اسے پانی نہ ملا وای دریغ
آہ صد آہ وہ خولی کے چڑھ ہاتھ پر
میسوہ کہا نیکو ملے حلہ پسنے کے لئے
نہ لگا ہاتھ کہی زخم جگر کا مہم
آہ سے ہوتی تھی تائید دم ضعف او سکو
فاطمی مارے گئی مار یہ میں امی دریغ
حیدر و زینب و کلثوم شبیر و شبیر
ہم تین رست میں تحفہ نہیں کہہ پاس مگر
یہ دعا ہو کہ بپا ہوئے جو ہشکامہ حشر

شاگر حق رہے دن رات زبان زہرا
آشنا ذائقہ سے تھی نہ زبان زہرا
سو دیکھے جو ہو لکچہ بھی زبان زہرا
جو را فلک ہوا یہ بے زبان زہرا
باپ کے ساتھ گئی راحت جان زہرا
گریہ و نالہ و فریاد و فغان زہرا
توڑی باد غم دوری نے میان زہرا
اخذ بلبل جو کرے طرز فغان زہرا
دیکھ لے جو مژدہ اشک فشان زہرا
باپ کا نام رہا و رد زبان زہرا
یعنی شہیرہ جو تھا سر و زبان زہرا
ذبح شہیرہ ہوا فاتحہ خوان زہرا
چوستا تھا جو شبے روز زبان زہرا
تکیہ جسا کہ بنا کرتی تھی زبان زہرا
پیارے اللہ کو تھے کیا پسران زہرا
ہاسے اچھا نہوا در دندان زہرا
نا توانی تھی فقط تابے توان زہرا
باقی سجاد سے ہے نام و نشان زہرا
مرگ زہرا میں تھی یہ نوحہ گران زہرا
بیچے لاکہ تحیت بر و ان زہرا
ناور زار حنین ہو با مان زہرا

رضوان

اس طرح ہے ریاض میں تحریر
 جسکے چہرہ کے نور رخشان سے
 جب گروہ ملا، اسے نے
 عرض کے بارگاہ حقائق میں
 کس کا یہ نور جلوہ افروز ہے
 حق نے اوس دم ملائکہ سے کہا
 نام اسکا ہے فاطمہ زہرا
 خاتمہ اس پر ہوگا عصمت کا
 خاتم الانبیاء کے بیٹی ہے
 اسکا شوہر ہے حیدر صفدر
 جب یہ معبود کے ندا آئے
 جب ہوئیں خلق حلق میں زہرا
 سن میں کم تھیں کہ حکم حق سے کہیں
 مادر مہربان شفقت سے
 جب کہ حد بلوغ کو پہنچیں
 خواستگارے کو کے ومدنی
 بالوب مثل چاکران ملین
 سب کو حضرت نے یہ جواب دیا
 مطلقاً اس میں مجھ کو دخل نہیں

نجم اک عرش پر تھا مصدیر
 سب منور تھا عرش رب تدیر
 دیکھ کر اوسکے نور کے تنویر
 اسے بھیرو بصیر وحی و قدیر
 جس سے روشن ہے سارا عرش قدیر
 ہے یہ ایک دختر رسول کبیر
 باپ کا نام ہے بشیر و نذیر
 اسکو ہم دین کے چادر تطہیر
 اور ہے ام شیر و شیر
 جو بچپن کے عرش سے شمشیر
 سنکے پڑنے لگے ملک تیسر
 ہو گئے زرد مہر کے تنویر
 سوئے جنت حدیجہ دلیر
 پرورش میں رہے رسول کبیر
 انبیاء خالق تقدیر
 صاحب جاہ و مصب جاکیر
 آئے پیش شہ بشیر و نذیر
 مجھ کو ہے انتظار وحی قدیر
 میں ہوں محکوم حاکم تقدیر

عقد زہرا بحکم حق ہوگا
ایک دن جس پر میل کرنے اگر
گفتو اس کا نہیں سوائے علی
عرش پر خطبہ خوان ہوئے
بعد ازاں صبح کو یہاں حضرت
ہوئی رخصت رسول سے زہرا
کی سفارش علی سے زہرا کے
یا علی میرے میوہ دل ہے
عرض کی دست بستہ حیدر نے
انکی لونڈی کہی نہیں غلط
بعد ازاں ختم انبیاء رسل
زن و شوہر میں دے تو الفت کو
ختم کر کے دعا یہ کر رضوان
بخشدے جس حق بنت رسول
شر کے روز فضل سے ترے
میں نجف میں پونچ کے مرجاؤں

کہ وہ ہر اک شئی کا ہے علیم و بصیر
حکم خالق سے کی یہی تفسیر
عقد اس کا پڑ ہو شیر و شیر
اور میکال خطبہ کے تکرار
خطبہ عقد کے ہوئے تفسیر
لاے گھر اونکو تب جناب میر
میں بیٹھی ہے منج قطب میر
بخشد و بھولے سے ہو کر تقصیر
ذات انکی ہے مجمع توفیر
اوس نے پائی کہی نہیں تغیر
کی دعا حق سے اے سمیع و بصیر
نسل میں کر عطا بہت تکثیر
پیش خالق کہ اے مجیب و خیر
جو گنہ ہوں میرے قلیل و کثیر
قرب جی رہے مجھے جاگیر
کفش کن میں سجد کے ہو تفسیر

منقبت جناب امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان در بہاریہ

جو خد ف پر گرے قطرہ توبہ وہ گوہر

ابر نیسا کے جو ہیں شمع گلشن میں اثر

بادشاہان جہان کے لئے زیبا ہے اگر
 بلبلو نکو جو ہوئے عشق جو ایسے خبر
 کہ ہا ہون چمن و صفت و صفت بہار
 مجھ کو پایا دم تحریر جو خواہان و وات
 ہون جو طالب پی قسط اس برآختر
 یہ اثر باد بہاری نے کیا ہے پیدا
 اس قدر جوش پہ انروز و نجات
 فیض عالم ہے اشجار چمن سے حاصل
 صاف کتنی درود و ارجمن ہیں ایو
 خوشنما سبزہ تر ہے روشنی اس طرح
 نہرین ہر روز جو ہنگام سحر لیتے ہے
 باب جنت کی رہی قدر نہ اب ضوانکو
 غیرت کو چہ عطار ہیں اطراف چمن
 بن گیا طرہ دستار عینان جہان
 قدر کچھ تنگدلوئی چنستا عین ہنن
 چاندنی پہولی ہے تو اس سے یہ ہوتا ہر عین
 قوب جو سر ہو تو وہ جانیں صد آغنجہ
 صورت دسہ گل تیشہ ہوتی ہی عین
 بنکے گل ہاتھ مین آتا ہے زہی فصل بہار
 لطف گلزار خلیل اس سے نظر آتا ہے
 برگ برگ چنستا ہی بہر اجادو سے

فصل گلین گل طرہ کے بنائیں انہر
 باب پنجم کو گلستان کے کیا ہے ازہر
 پر بلبل ہے قلم تو رگ گل ہے سطر
 لائی ہی غنجہ سوسن کو ابھی باد سحر
 تو کی مرغ چمن ہے ورق گل بہتر
 ریشہ خانہ خشکیدہ بنا سنبل تر
 کہ قلمند عین قلمنتی ہیں سب موج پر
 مثل طوبی ہے ہر اکشاخ سے سایہ گہر
 کیا کرے قصد پی سیر چسپتی ہے نظر
 مغل سبز سے خوش رنگ ہو جیسے بستر
 آب جو مین نظر آجاتی ہے موج کوثر
 مہدی کی ٹٹوئے دیکھیں ہیں چمن عین در
 عطر افشان ہی ہر ایک سست شہم گل تر
 سیر ہن مین گل گلزار سہاے کیونکر
 گرہ غنجہ ہے خالی کف گل ہی ہر زہر
 ماہ کی صحن گلستان عین بچی ہے چادر
 صورت زاغ کمان مرغ چمن ہیں ہر اندر
 فصل گلین جو بتاتا ہے کوئی بت آور
 چنستا عین اگر کوئی اوٹھائے پتھر
 اشین نار جو چہتا ہے چمن کے اندر
 ہی بجا سحر سے رکتی ہیں جو چنستا شجر

<p>گرتے ہیں آنکے کس شوق میں غان چمن زینت تخت ہوا ہے جوشنشاہ بہار صاف ظاہر ہے کہ انا دہی از بہر نثار دلکے واشد کے لئے میں فی گلکشت گیا وجہ دریافت جو کی حسن گل گلشن کے آج وہ خلق ہوا خلق میں فضل حق سے</p>	<p>دام صیاد کو سمجھے ہیں گلون کی چادر اشرفی نذر کرے باغ سے گلچین لا کر کف گل میں جو سر دست میا ہے زر اور کی غور سے سر سبزی گلشن نظر ہائفت غیب نے تب ہی یہ نذر خوش ہو کر جسکے جو لیکو جہلاتے ہیں فرشتہ اگر</p>
---	---

مطلع

<p>رابع آل عبا باد شہ جن و بشر سب میں ظاہر ہے شرافت ہو کسی جیسے جد ہیں ختم رسل اور بہامی ہیں اسکے پیرو بطن زہر اسے ہوا خلق جو وہ پاک تراز خلق میں خلق حسین کا ہر اک سوشہرہ سب یہ حاصل ہوئے بی کس بغیر از تعلیم باعث امن جہان کن کین و ران لکھتے سر خط غلامی مجھے ہوتا ہو یقین نام جو حسن کے تجنیس ہوا ہے واقع</p>	<p>حسن سر سبز قبا نور نگاہ حیدر باب وہ قلع کیا جس نے کہ باب خیر شرف آسیہ و مریم و حوا مادر نام پایا ہے جناب احدی سے پتر جا کے پاس آپ کے ناراض ہوتی تھی بشر نہر و علم و ادب فضل و کمال و جوہر فیض بخش غر با حامی و عاجز پرور دیکھ کے حسن دل آویز کو یوسف ہی اگر وقت ہی پڑے جو مطلع کو می ہو از بر</p>
---	--

مطلع

<p>قدموز و نئے میں دون سر و کونست کنو متفق قول ہے یہ فاختہ و قمرے کا</p>	<p>یہ بر و مند ہوا زمین نہ شکوفہ نہ غر سر و شمشاد سے ہی قاست موزون بر</p>
--	---

<p>منعکس صبح مصفا می جبین ہے بر روز چشم انسان تو ٹھرتی نہیں کیا کوا رواہ آیت مصحف خوبی ہیں وہ دون ابرو چہرہ سے خوبی والشمس عیان ہوتی ہے چشم حق بین کے مقابل نہیں دیکھا کوئی وابہ ہنگام قسم کہی ہوتے ہیں اگر جامہ زیبی کے صفت پر نہیں بکتی ہوزن صفحہ دہر میں پیدا ہیں کہاں الہی صلاح روکش ابروی پر خم ہے کھر میں شمشیر ایک جاجھنے نہ کیسی ہوں کہی بدرو بال وہ پیر ہے جو نہ گا ہی تہ شمشیر آئے لکشان نیزہ و خورشید علم قوس کہاں جی میں آتا ہے پڑ ہو مطلع حبیبہ کوئی</p>	<p>دل غمجدہ سے عیان ہو صفت نجم سحر دونوں رخسار میں خورشید و قمر سے انور ملبسم اللہ قرآن ہی جو کہے بہتر زلف شبرنگ ہی ہیں معنی واللیل ازہر آئینہ جس سے کہ چرستے ہیں چمن میں عنبر لیتے ہیں دام صفاد انتونسے صافی کوہر یہ قبا و تری ہوئی پنہ ہوے ہی گل تر راست خم تیغ اگر کہے تو نقطہ ہی سپر منعکس خال سیہ نگے اوسکی ہر چہر کھردوشیہ اب دیکھ لے شمشیر و سپر تیغ وہ ہے کہ نہیں جسکے زبا نہیں سپر مہ نو تیغ سپر بد کہ کو اکب اختر عدل و انصاف کے جس سے کہ نمایاں خبر</p>
---	--

مطلع

<p>شاہ کاموجین دریا سے عدالت ہو اگر کہی چپلی کو اذیت دی جو دریا نہیں نک ظالمون کا نہیں قاقمیں بانام و نشان ضعفا پروری شاہ زمیں ہی مشہور برق طور آکے کرے حضرت ہو ہی قسم اوسکی شمشیر بلا ریب ہو صحر صحر</p>	<p>اگرگ و بزم ایک ہی جا پانی پینے باگر اگند میں قید ہو مو جو نکلے نہ نکلا باہر جدا عدل شہ عادل عاجز پرور پر شاہین کو نکیون صعوہ بکا بستر کسی شیشہ کو کرے چور جو کوئی پتر سامنا باد بہار سے کرے جو صحر</p>
---	---

<p>بالیقین خاک بسر او سکو کری گردش چرخ جب عصافیر اوڑا کرتے ہیں ہر روی ہوا یہ قافلہ سے آزار دہین پیدا ہو نیرم میں وہ بیان جلدانی پہ اگر ہو سکو کمرے نور نیر سے ہو جدا اگر دلیں خیال سختی و سنگدلی کا نہیں عالم میں رواج کمرے پہلو چوٹی روکنی سے نہ خمون کے خوب روی کے اگر یا غیبیوں گل کو غور قبل سے مورچہ پیش آتی ہیں بالآخر جنگ جو رہ رہت سے دریا میں گئی پر لائے ہوئی سرکوب وہیں کو کب دیدار ہو سکا چور جزو دحنا خلق میں باقی نہ رہا تلوی سہلاتی ہیں چوری ہو کیا کرتے تھے جی میں آتا ہے کہ دو مطلع حاضر ہوئے</p>	<p>سکند ہر جو بگیا لا ہو بک کر حیکر سایہ کسوا سطلے تب باز کے کھجانی ہیں پر ہوئی نہ کس کے کسی پر بھی اگر تیز نظر پیر پر واندہ بنے شمع کے سر کو تھر آب باقی نہ رہے تیغ میں کم ہو جو ہر اب ہر اک سنگ میں ہیں سنگ جڑا حشا اثر ضرب شمشیر کے بیشک پڑے بالائی سپر رگستن پر پڑے ہر خارجی جامی شستر اقویا سی صدغفا ہوئی ہیں کب نہ روز پر پای کشتی میں پڑے قہر سے ہماری لنگر یتن و نئے جو زیادہ رہی عمر بچن قہر پر نہیں قبضہ محبوب سے وہ بھی باہر پانوں پیلائے ہو سکتی ہیں اپنے گھر کرم وجود و عطا بذل ہو جسے اظہر</p>
--	--

مطلع

تجربہ سے فیاض کی توصیف رقم ہو چہر	قدر میں ہو وی وہ قمر طاسن از کاغذ زر
-----------------------------------	--------------------------------------

مطلع

لائے انعام میں کیا کیا نہ صفا کا جوہر نہ رہے مفلسی و فقر زمانہ میں کہیں	پڑے زینت کو اگر آئینہ ہو پیش نظر کہ زر و مال کے انبار لگے ہیں گھر گھر
--	--

دست فیاض سے جو جو رہا ہے طاهر
ایک چٹکی کوئی مانگی تو عطا ہو سو من
رشتہ دست کرم کتے ہیں عالم میں او سے
بالغ میں عالم جسے دیکھے ہر ایک نہال
کون عالم میں ہی منون کرم جو کہ نہیں
ہی صدف آپ ہی محتاج او نہیں کیا پتی
ہو کہی معرکہ جنگ میں آپ کافی ہیں
کفش زریں سے جو کچھ ناز کیا کرتے ہیں
تحت ہی فو قین جو خیر و کرم ہی جارے
آئی جار و بکشی کو جو کوئی کوچہ میں
صبح ہوتا ہے جو ایشاد در دولت پر
رات کو گر سنہ عالم میں رہی کیا کوئی
پاسی ہی مطیع عالی سے نلا کے خیرات
سر دھرے نہیں منظور بحال غریبا
رشتہ کے بند رنگیوں داغ جگر پر کیا ہے
تلخ کامی سے کسی کو نہیں شکوہ باقی
خلعت زرد ملا ہی گل داؤدی کو
آبر و ملکتی تلوار نے محفل کی جواب
پہلی تاریخ مہ نو کو ملے تھے تلوار
صحن کا شن میں جو طاق نے رقصی کے
کشتیان کو ہر خوش آب کے اونی پائیں

ایک نیامین نہیں دوسرے کا دست نگر
خاک کا حکم بیان رکھتی ہی اکسیر اثر
فیض کا ابر بہا یمن جو پیدا ہے اثر
پای انعام میں اشجار سے گل اور شتر
لعل کسا کو بخشی تو صدف کو گوہر
آب دانہ اوسی سرکار سے پانی ہیں گہر
اہل شمشیر کو زرد تی ہیں بہر بہر کسیر
شمع محفل نے بنایا ہے اوی طرہ زرد
ابر نیسا لگو گرتے ہیں دامن بہر کر
خاک سے پای وہ بس سیم و طلا لعل گوہر
لاے کیونکر نہ صبا جہولیاں اپنی بہر کر
در دولت سے بٹا کر تا ہی دن بہر نگر
گردہ نان سے مشاہیر ہی جو یہ قصہ
گرم تنور رہا کرتا ہی بس آٹھ پہر
پای خورشید خلعت میں کلاہ بریز
کہ خاک خوار و نگو سرکار سے ملتی ہو شکر
پانی ہی لالہ احمر نے ہی شال احمر
چمن خاص سے انعام میں گل لای پہر
ایک دو ہفتہ میں بس بدر چٹکی پہر
پای انعام میں گلزار قبایلی خضر
کہی سایل جو ہوا میں چین دریا اگر

<p>ای کریم ابن کریم ای شاہ ابوالخیر اس قصیدہ کو بصد عجز و نیاز و تسلیم تیری مداحی کے تو کیسے کیاقت حاصل وصف ہیں تیرے طویل اور یہ قسط قصیر ایک شہ نہوا جبکہ صفت کا آغاز پیر تو قے ہے تیری نکتہ نواز لیے بہت کردی لہریز میرا دامن امیر الیسا جو گرفتار ہو یہ نزع اعدا میں کہی بسکہ اوصاف و محامد کو نہیں جد و جہا تاکہ ہی صحن زمین نیچے فلک کے ساکن ماہ رخ شندہ کو ہی دہرین تیرے سیر قوت نامہ سے تاکہ ہی سبزہ کو منو تاکہ آرائش گیسو کے لئے ہوشانہ دست فیاض ہے جو دو تاج میں ہر طرف دوست نادار کے جو ہیں رخسار و سرور ہیں</p>	<p>ای امیر ابن امیر اہل سخا کے سرور پیش کش کے لئے لایا ہے یہ تفتیدہ جگر پر شفاعت کے لئے جاہتی ہیں ہم محضر سچ ہے کوزہ میں ہو دریا کی سما کی یونکر لکھ چکا ہو ہی کوئی گو کہ ثنا کا دستر ہوئی مداح یہ اب لطف و عنایت کے نظر کہ بخاؤں میں کسی اہل دول کے در پر اپنے مداح کی تیب ہوئی مدد مد نظر ختم اس نظم کو ہوتا ہے دعا کی اوپر دور میں گشت میں ہے تاکہ یہ چرخ خضر نور افشان جہان تاکہ ہے مہر انور گل کھلا نیلے میں تابا و بہار میں اثر تاکہ آئینہ میں پیدا ہے صفا کا جوہر لطف عام آپکی ہوں خلق میں بیاہ کسر اور مخدول جہان ہوئی عدوی ابتر</p>
---	--

میر مظفر علی اسیر

<p>نائب مرتضیٰ امام حسن ماہتاب سماے عز و شرف موسے طور راز ہائے خدا خضر و یونس کم ایک قطرہ سے</p>	<p>وارث مصطفیٰ امام حسن آفتاب ہدا امام حسن خضر راہ ہدا امام حسن بحر بے انت امام حسن</p>
--	---

<p>مرتضیٰ مصطفیٰ امام حسن مثل خیر الوریٰ امام حسن مثل مشک کشا امام حسن بحند انا حند الامام حسن گو سر بے بہا امام حسن پیشوا مقتدا امام حسن ہیں وہ بدر الدجی امام حسن ہے وہ شمس الضحیٰ امام حسن مثل خیر کشا امام حسن جان خیر النساء امام حسن صورت مصطفیٰ امام حسن باغ جنت عطا امام حسن یا حند یا حند الامام حسن آئے جلد یا امام حسن</p>	<p>خلق میں فیض میں مروت میں بیش خالق ہیں واجب التکریم مشکین کرتے ہیں جان کی حل کشتی دین مصطفیٰ کے لئے قلزم عزت و شرافت میں مصطفیٰ اور مرتضیٰ کی طرح ہے شب قدر جس سے نور آئے روز نور روز جس سے ہو نور صفت شکن قلعه گیر قلعہ کشا جلر حضرت شہر مردان رہبر خلق صاحب اعجاز جگہ چاہیں کریں قیامت میں بخشو این سب مجھے ہی روز جزا سخت ریخ و ملال میں ہے اسیر</p>
--	--

رضوان

<p>اس طرح سے یہ حال غم سزا یعنی زوج بتول شیر خدا گر گیا گھر میں حق کے رکن ہدا پوئے مسجد میں کرتے اہ و بکا شور ہر اک کے گھر میں تباہ پرا</p>	<p>ہے کتب میں یہ راویوں نے لکھا جب ہوئی قتل شاہ کون و مکان دی سنا دی سے غیب کی یہ ندا سنکے شہزادگان عالی قدر و اعلیٰ کا شہر کو فہ میں</p>
---	---

متی شب آخرین بستی دیکھ
 لے گئے لاشش دفن کے خاطر
 دفن کے بعد آئے کونستین
 بعد حمد خدا سے عز و جل
 حاضرین سے حق نے فرمایا
 اولین اور آخرین میں جو
 اون کو دیکر عالم رسول کبیر
 بائیں میکال داسنے جبریل
 بے جسم سر کئے نہ پہرتے تھے
 اور وہ دن وفات کا پایا
 شب وہ متی جس میں یحییٰ بن یون
 زہد و ورع و سخا و بخشش میں
 جمع زر کا کہی کیا نہ خیال
 سات سو نکلے مال سے درہم
 تا خریدین کینزاک حضرت
 لکھے یہ خوب روئے سبط نبی
 پہر کہا سب سے تم تنو مجھ سے
 سب پہ ہے فرض دوستی میرے
 ابن عباس نے کٹرے ہو کر
 کمر لیا ابن رسول کے بیعت
 کی خوشی سے ہر ایک نے بیعت

دار فانی سے انتقال کیا
 دو نو سبطین پاک خیر و را
 اور مہر پہ جا کے خطبہ پڑھا
 اور لغت بنی سرد و سرا
 آج وہ تم سے ہو گیا ہے جدا
 عمل خیر سے ہوتا پایا
 بیعت تھی جہاد کو جس جا
 ہوتے تھے ہمراہ و لے خدا
 قتل ہوتے تھے سیکڑوں اعدا
 جس میں عیسے گئی باوج سما
 گئے دنیا سے سوئے دار بقا
 کوئے عالم میں اونکا مثل نہ تھا
 مل گیا جو وہ راہ حق میں دیا
 یہ ہے اس واسطے تاج جمع کیا
 وہ کرے کار و بار کھر کا ادا
 اور حصار میں ہے شور مہلا
 میں ہوں ختم الرسول کا بیٹا
 ہے مصدق مودۃ القربی
 جملہ حضار سے خطاب کیا
 ہو گے تم رستگار روز جزا
 راویوں نے ہے متفق یہ لکھا

سال چالیسواں تھا جس برس کا
اور بست و یکم تھے رمضان کی
یہ خبر جب معاویہ کو ہوئی
ایک جاسوس شہر کوفہ میں
تھا حمیرے بنانہ جس کا نام
فوج کے افسروں نے یہ سنکر
خبر پائی سرور دین نے
نامہ پیغام با امام حسن
چونکہ معاویہ شق زنا زادہ
کوفیوں نے براہ مکر و فریب
یک زبان سب نے عرض کی تھی
وہاں کریں گے معاویہ سے جنگ
پر یہ مخفی صلاح تے سب کے
انکو گردین معاویہ کے سپرد
اونکے کہنے سے چوڑ کر کوفہ
جب کہ پونچھے عراق کے اندر
جا کہ تمہارے یہ مختصر خطبہ
بعد خطبہ کے اوترے منبر سے
سنکے برہم ہوئے سران سپاہ
جب نفاق اونکا کھل گیا انکو
چند اصحاب لیکے ساتھ چلے

جس میں یہ واقعہ وقوع ہوا
تھا دنوں میں وہ روز جمعہ کا
بہیجا مردود نے براہ دعا
نام جس کا جس حمیرے تھا
ابن عباس نے اوسے مارا
قتل پر شہ کے اتفاق کیا
رکتے ہیں یہ خیال اہل دعا
معاویہ نے بہت سا لکھ بھیجا
اپنے تحریر پر نہ صادق تھا
ایک دن ہو کے مجتمع یہ کہا
آپ چلے عراق میں شاہا
اوس سے خالی کریں لے شاہ کا
کر کے مجھ کو اس وہاں براہ دعا
لین عوض اسکے اوس سے سیم و طلا
لے کے لشکر چلے امام ہدرا
نصایات خالق یکتا
بفصاحت امام دین نے پڑھا
اوس میں کچھ صلح کا بیان ہی تھا
بر ملا ہو گیا نفاق اون کا
شعنے شب کو طلب کیا کہوڑا
ناگمان و ماننے ایک تیر چلا

ہو گیا دست پاک شہ زخمی
 تیر عبد اللہ ابن حنظل نے
 دوسرے ایک موالے شہ نے
 لے گیا شاہ کو پروے تخت
 سعد جو نام تھا تو سعد تھا وہ
 تھا وہ مامور کردہ حیدر
 گھیر کر بے خوار ج آپو نہ
 نہ گئے پھر کے شاہ کو فہ مین
 اسکے بھائی کا نام تھا مختار
 اپنے قابو میں آگئے بہن حسن
 ہم حوالہ معاویہ کو کرین
 جب سنا اس کلام کو اوس نے
 دور ہو مو مخد کھائیں گے کیونکر
 حق علی و علی کے بہن اتنے
 بہن امام زمانہ سبط رسول
 میں نکاح خوار ہوں اسے گھر کا
 تب بھی نکالے بدنسے حب علی
 اس طرح سے ہی اس روایت کو
 سعد کا بوعبیدہ تھا ہائے
 افسران سپاہ نے منکر
 فوج لیکر جو تو قریب آئے

کات کر گوشت پڑے کو توڑا
 دشمن دین کے پیٹ میں مارا
 ایک ضربت میں اوسکو قتل کیا
 تھا جو حاکم وہاں مدائین کا
 نام مسعود اوسکے باپ کا تھا
 دل میں رکھتا تھا شہ سے صدق و وفا
 اوسکے باعث سے زور کچھ نہ چلا
 تا بصحت وہیں قیام کیا
 اوسنے اک روز اوس سے جاگتی کہا
 مصالحت ہے کہ کر کے بند جفا
 دیگا وہ ملک مال و سیم و طلا
 غنیمت میں آکے یوں ہوا گویا
 مسم رسول خدا کو روز جزا
 بارے جسکے سر نہیں اٹھتا
 انکے بھی حق بہن مجھ پہ حد سے سوا
 ٹکڑے ٹکڑے جو ہو بدن سارا
 دور ہو اولعین ستم آرا
 ہے کتابوین ر او یوں گئے لکھا
 اور تخت اوس کا بیٹا تھا
 ابن سفیان کو یہ پیغام دیا
 مٹد ہو جائیں سرور لطیفی

جب سنا اس پیغام کو اوستے
یہ خبر جب امام کو پونچے
ابن عباس کو شہ دین نے
بعد پندرہ صبح بیمار
ابن عباس نے کے فوج آئے
معاویہ نے براہ مکر و فریب
جانب صلح بین امام حسن
اپنے لشکر سے میرے پاس آؤ
جب ہوئی رات تیرہ و تاریک
اہل شکر نے صبح کو جانا
فتیس سعد بن عبادہ بنی کے
اور خطبہ پڑھا فصیح و بلیغ
لشکر معویہ سے چند شیریں
جب یہ پونچے قریب تر اونٹ
یہاں سے جب شیر جنگ کو نکلے
کر دعا ختم یہ حدیث ہوئے
ہانتہ اوٹا کر بدر گھ نیزہ دان
ہی یہ رضوان تیرا عبد اشیم
بخش دے ہر چار وہ معصوم
تیرے بخشش کا کچھ نہیں پایا
یا آئے باہل بیت بنے

فوج لے کر قریب آپونچا
کا بن سیفان قریب تر آیا
کر کے سردار اپنے لشکر کا
بھر جنگ مخالفان بھیجا
جس جگہ تھا معاویہ او تر
ابن عباس کو پیغام دیا
اور خلافت کو مجھ کو چور دیا
تا کروں مال و زر میں تلو عطا
اپنے لشکر سے بے خبر نکلا
کا بن عباس معاویہ سے ملا
بہ جماعت نماز صبح ادا
جس کا یہاں حاصل وہاں نکلا
آئے لشکر میں ہیں پے اغوا
حملہ آور ہوئے سوئے اعدا
دشمنی وہاں کے بہا کے دم کو دبا
کہ کہلا باب ہے اجابت کا
عرض کر اچھا اے ارض و سما
سرو پا ہی گنا ہو نہیں ڈوبا
کہ وہ ہیں شافغان روز جزا
میرے جسم و گناہ بہلا میں کیا
دور ہو جملہ غرض میرا

اب رہوں میں صبح اور سالم دل میں میرے ہی متناس ہے اپنی آنکھوں نے دیکھ لوں مقتل یا خدا جس قدر مشاہد ہیں	رہیں علت سے دور سب اعضا جلد ہی چون مisan کرب و بلا طوف ہووے نصیب وضعہ کا اون میں مجھ ناتوان کو پونچا
--	---

منقبت جناب امام حسین علیہ السلام سید
الشہداء علیہم الاف التحیۃ والمناشئ ہنس ترجمہ

فہرات زیارت ناحیہ مقدسہ

سب کیا ہو گیا کیوں خاکستہ سر ہو گستاخین سب کیا غزلیناں چین میں نہ خوان ہر دم سب کیا آتش گلزار سے کیوں شعلہ وشتی ہیں سب کیا قمریان کیوں گرد و زمین طوق پنی ہیں سب کیا آسمان سے کیوں صدائیکے آتی ہے سب کیا ہر جو ابر تار و تیرہ گہر کے آیا ہے سب کیا ہے ستارہ و نگر جو معلوم ہو ہیں سب کیا ہو آہی کیوں زمین کو زلزلہ آیا سب کیا ہو بڑبڑت کیوں شوق ہو پہرے گرد و پیر تیر تیرا مجھے اس انقلاب دہر سے کیا کیا عجب ہے تجھ کو حیرتیں سب اسبابان کردون ایسی غافل یہ روز قتل فرزند ہمیر ہے	سب کیا ہو جو میں سخت جگر پر گلے دامین سب کیا شور و مہم کیوں مرغان خوش اچانین سب کیا ہو دیوان پیدا ہو کیوں بلبلا تین سب کیا دار کی صورت نبی کیوں سر و بستا تین سب کیا جو بیتابی ہو قلبت ق سوزا تین سب کیا رعید کیوں شغل ہو فریاد و فغانین سب کیا ہو جو تار کی ہو قصہ ہر تابا تین سب کیا ہو جو یون جنس ہے قصہ جز کر دین سب کیا ہو لوکارا ہے کیوں راج بار تین کسینے یکے یکے یہ صد گوش دل و جانین عجب ہو کہ چاک ابتک نہیں تیرا گریہ جانین ہوا تہا پرورش جو فاطمہ ہر کی دامین
--	---

<p>ہسین بعلین مجروح تن غمی کفن یکس یہ غم ایسا نہیں ہے جس سے کوئی چیز خالی ہو اگر مجھ سے تو دور ہی سے تو زیارت پڑے یہ سختی ہی کیا رخ میں سے سوی روغنہ النور</p>	<p>کیا ہر خاں الموت کج بلیر اوسکو میدا کین جو جس ملک صرف بین فریاد و فغانین کہ کلمہ حق تعالیٰ زائران شاہ و شائین پڑا مطلع تو فوراً اور داد شاہ قلب نالین</p>
--	--

مطلع

<p>سلام اوپر ہر جاوین دن پیاسا بیابانین سلام اوپر نہا یا غسل جبکہ لاش پیر نے سلام اوپر کہ کفن مطہر حقے کہا جسکو سلام اوپر مرد سے غیر حق انکار تبا جسکو سلام اوپر وطن کے آرزو دلیں ہے جسکے سلام اوپر کہ جس پیاسے پتھر و نلی ہو بارش سلام اوپر کہ جسکے نوحہ خوان جن ملکستین سلام اوس سر پہ زانوی ہر جیس کا تکیہ تہا سلام اوس فرق الزور جسے تنور میں کہا سلام اوپر ملکہ داد جسکے خلق سے پہلے سلام اوپر جو پیشانی ہوئی مجروح ناوکے سلام اون عارضو پیر چکا غارہ خاک صحرائے سلام اوس دستہ مشرکان پہ جوالودہ خون تہا سلام اون آنکھوں پر نور نظر کے غم میں چھوٹیں سلام اوس ایش اطہر پر خضبت ہوئی خوشے</p>	<p>سلام اوپر ہر جاوین دن پیاسا بیابانین سلام اوپر ہوا جو غرق آب تیغ ہر انین سلام اوپر کہ جسکے صبر کے ہر دلیق قرآنین سلام اوس شاہ پر جن ملک سے جسکے فرمانین سلام اوپر گیا جو کر بلا سے باغ زندانین سلام اوپر کہ جسکے غم کا شہر ہو گرجانین سلام اوپر جن جسکے رہنوالی قید زندانین سلام اوپر ہر تنی اگر جس گیسو پچاچانین سلام اوس جسم الزور پر جو پیر تبا بیابانین سلام اوپر جو پیر الیکا محشر کے میدانین سلام اوپر جو غازی رہ گیا سیلے رانین سلام اوپر کہ خیر چاک ل گل بد گلستانین سلام اون بروین خرم ہے جسے تیغ ہر انین سلام اون آنسو پر جو ہی مرگ عزیز انین سلام اون ہونہو پیر مضر و جونی کس جانین</p>
---	---

سلام اوس گردن سر چکے جو شکے فرامین	سلام اوس خلق پرستہ و فرستے جسی کا
سلام اوس ہاتھ پیر متار جوتی جو دھسائی	سلام اوس باز و پیر چنین تمار ویدالہی
سلام اوس ہتھ کچھ فرق جسمیں ام قرآنین	سلام اوس سنی پرستہ و صبح اکب ہوا جسکا
سلام اوس ہر جوت جسکی دم سے دین ایمانین	سلام اوس پشت پر ہر آل جس کو امامت
سلام اوس کہ ہی جسکی دیت صدیقی امکا	سلام اوس کہ جسکے نو کا طالب ہتا کوئی
سلام اوس کے قدم پر تہا جو قائم راہ ایمانین	سلام اوس کے کمر پر بار غم سے خوشیدہ تہا
سلام اوس ہر ہا سید فن جو لاشہ سیاہین	سلام اوس قدموز و پیر جیسے تلوار و شمشیر
سلام اوس استخوان پیر جوتی صدیاش میدا	سلام اوس جسم نازک پر جو زیر سم اسپان
سلام اوس ہر کہ دست شمر تہا جسکے گریبانین	سلام اوس رخت خوئی پر ہوا جو خلعت
سلام اوس با خدا و نہ کہ جو کامل تہا ایمانین	سلام اوس با وفادہ پیر شہادت جسکی شاہین
سلام اوس کہ جسکی شہرتین بین بل عرفانین	سلام اولاد حیدر پر سلام صحاب سرور پر
سلام اوس شیر و پیر ماتم ہوا جنگا نیستانین	سلام اوس پیر غزالان حرم جسکے لئے روئی
سلام اوس چہنویں شرم کسای راہ نیردانین	سلام اوس ہولی پیا سو پیر ہر جو صاحب شاکر
سلام اوس ہر ہوی بین دفن کو گنج شہیدانین	سلام اوس الگ قبرین بنالین جن پر گرگوں
سلام اوس ہر ہی جو بخوشوق جو غلامانین	سلام اوس چو اپنے موئے کو دنیا سے پہری ستہ
سلام اوس ہر ہو کے جو پھول پیر درہ بیابان	سلام اوس پیر ہو کے پامال جسم نازنین جسکے
سلام اوس پر گہری جو شیر و کشتہ تانین	سلام اوس جعفر و پیر تہا جو زعفران بعدیوں
سلام اوس ہر جواب بین لشکفہ باغ شہیدانین	سلام اوس چو چندان مثل گل تہا زخم کھانہ
سلام اوس شکستہ سفا کو جو تہا جرم بندار	سلام اوس ہر ہا یا طوق جس بیمار کو ناصی
سلام اوس طفل پر تہا جسکا حدیب پیکار	سلام اوس دھرم سن چسکو پیا سہین غیش
سلام اوس کہ تہا شکستہ کینہ جسکے دندانین	سلام اوس نوجوان پر خاتمہ ہر جس پلٹ کا

سلام اول پنج پیر جو دہونہ تھی پہرے کے خضر کو	سلام اول پنج بیوی جو سر پہ تھی سید کین
سلام اوپر کہ جنکے چادرین چین لینے	سلام اوپر پیرن جو تنگے سر کو دیلا
سلام اوپر نہ کے فوج ستم نے جنکے دسویں	سلام اوپر لگے تھی آگ جن بچنے دلائین
سلام اوپر پیرن غم تھا جس کاوشکے دور کا	سلام اوپر بلوی جو بتلا ازراہر امن
سلام اوپر کہ جنکے دشمنوں کا ہو مکان فوج	سلام اوپر جنگل کے بیگ باغ ضواہن
سلام اوپر پیرن جنکے شفاعت کا ہر وسای	سلام اوپر پیرن شش عالمیوں کی جانی امانیز

میر مظفر علی میر

اول نہ چین امام حسینؑ	آخر پنجتن امام حسینؑ
مرد میدان مجاہد یکتا	غازے تیغ زن امام حسینؑ
زور بازوے احمد مرسل	تیغ خنجر شکن امام حسینؑ
زند جب تک یہی جہانین چلے	مصطفیٰ کا چسلن امام حسینؑ
خاق راضی تھی سب کہ رکھتے تھے	حلق مثل حسن امام حسینؑ
باعث نہ سپر و ہفت زمین	حنا مس نہجتن امام حسینؑ
مثل حیدر مقام کعبہ عجز	بت نخوت شکن امام حسینؑ
حجر تسلیم مالک کو شر	شاہ تشنہ دہن امام حسینؑ
مالک قصر و حلاہ نامی ہشت	بے محرابے فضل امام حسینؑ
رنگ سرباغ و نکتہ صرگل	شمع سدا بخشن امام حسینؑ
حائے بیکسان و بے وطنان	بیکس و بیوطن امام حسینؑ
دست کفار سے اوٹا کے گئے	کیسے کیسے محن امام حسینؑ
رہنے پائے نہ چین سے دودن	زیر چرخ کمن امام حسینؑ

<p>پھر کے سوی وطن امام حسینؑ خواہش پسرین امام حسینؑ پنے رخت کمن امام حسینؑ</p>	<p>بانی پائے نہ دشت غربت سے سچے خالق کبر سے عہد کے دن قتل کے روز زبیر پیکر اہن</p>
<p>شاہ گلگون کفن امام حسینؑ مفسرت کے سخن امام حسینؑ یا امام زمن امام حسینؑ</p>	<p>کربلا میں گرے جو گھوڑے سے بھراست خدا ہی کرتے تھے چاہتا ہے پھر خلق حسینؑ</p>
<h2>مزاوج</h2>	
<p>نہوں آتش فشانالی مجلس میں ہوں کیون نہ سننے کا تحمل ہو تو کہے میں نہ بان کیون ہو جو وہ نامہ بان نکلے تو کوئی مہر کیون ہو نہوگر مرتبط کوئی تو ربط جسم جان کیون ہو کہیں آتا نہیں وہی نشانِ غلط نشان کیون ہو تو اس نا پیرِ مہشت خاکی یہ امتحان کیون ہو تہمین تم ہو اگر دلیں تو کوئی درمیان کیون ہو نہیں ہم جسطرف و سکا طرفدار آسمان کیون ہو بلا میری مقدر کے نصیب نشان کیون ہو ملا کر خاک میں ہاگو نگار آسمان کیون ہو نہ مسجودِ حرمِ حضرت کما سنگ آستان کیون ہو نہ پلہ او نکلے غرق کا دو عالم سے گراں کیون ہو</p>	<p>سلامی سوزنا چشم سر گرم فغان کیون ہو حقیقت کہ خالق عیاں کیا ہو بیان کیا ہو اوسیکے لطف سے ہوا رتباط عالم امکان شہاوتِ سیرِ ہلالِ مترج اپنے غنا صر کا زمین کسی کہانے آسمان سے جو بیان اطاعت اور خداوند کی جیب نہت ہم ٹہرے حجاب نور ہو یا آنکہ کا پردہ ہو جو کچھ ہو زمین عجزِ پستی میں نخوت سے علاقہ کیا جو آئی دو سکے کی جانب سے جو شش گوشہ گنہ گار نثار سے زمینِ حرمِ بادی کو کافی ہے ازل سے قبلہ ایمان ہی ذاتِ قدسِ احمد ہی افکی ہاتھ میزان قیامت اور شفاعت ہے</p>

کی جیسے کافران کو فہرے سلم کے مہانے چہرہ دیکھا ہوں بچہ جی سے جسے اپنی دلہن کا کما ازینے اکبر سے کہو عین جاؤ مرنے کو اگر ہم شکل نہ ہر ابو کے میں صابر بنیں پیارے کمان آج شیوا زبانی اور کمان شین	تو پھر غربت زدہ کوئی کیا میہا کن ہو نہ اوس مانگی جگر میں کاوش لوگستان کیوں ہو یہ ہونہ اور یسخن تو بہ بنیں کے بعد ہا کن ہو تو پھر تم ہم شبیہ خامہ پیغمبران کیوں ہو چمن میں بلبلستان تیرا ہمدستان کیوں ہو
---	---

مرزا کلب حسین خان نادر

جہل جو بندگی شہ ہر دوسر کی ہے تائید ہے یہ مبدیہ فیاض کی مجھے روح القدس کے کیون ہو تائید غیب ہے آواز سرورش کے آتی ہی وقت غور لکھتا ہوں آج وصف ہم اپنی شاہین یوسف درود پڑھنے لگے دیکھ لے اگر زینہ ہے جو اول احمد میں الف رخسار پر ضیاء ہیں جو دشمس و نقش قوسین کا جو آیہ ہے قرآن پاک میں انکسین کہنی دیکھی ہیں کب ایسی آنکھ سے والیل کا جو آیہ ہے مشہور خلق میں اسطر حصہ ہی صفحہ رخسار پر وہ خط مشک ختن میں کیا کہوں زلف سیاہ کو خط سیاہ پشت لب تر ہے بے نظیر	مداح کو دلیل یہ فضل خدا کی ہے جو دست جو روح شاہ میں فہر سالی ہے درپیش فکر مدح امام ہدای ہے رحمت خدا کی ہے بھی رحمت خدا کی ہے امید سامعین سے مدح و ثنا کی ہے کیا شکل واہ خامس آل عبا کی ہے تشبیہ اوس سے قدامام ہدای ہے توروشی جمین میں ہی و افحی کی ہے تقریر ابرہہ وان ایام صبر الی ہے جن میں جگہ مروت و شرم و حیا کی ہے وہ شمع زلف خامس آل عبا کی ہے جدول سے جیسے زیب کتا خدا کی ہے تشبیہ برخلاف تو نسبت خطا کی ہے گویا قریب بحر سیاہی گٹا کی ہے
--	---

زلف سیاہ میں رخ پر نور ہے عیان
 خود بینی سے چو پاک ہیں صاف کتھن
 ہیں حضرت مسیح جو جان بخش مردگان
 کیا وصف شاہ کے دردناکی نظم ہوں
 گردن صراحی ہی عرفان ہی لا کلام
 سید رہے یہاں کہ نہ دیشکے غبار سے
 حق سے وہی ہیں زور ید اللہ کی ہانتہ میں
 جاری ہی فیض دست مبارک جہان میں
 پنجہ جو رشک پنجہ نور شید چرخ ہے
 جنکو نظارہ اوس لبہ ترکا نصیب ہو
 ہی صاف انعکاس کف پای شاہ کا
 اعضا جو ان سے ہیں کف پای پا تک
 شمشیر کے وصف کہ کیا کوئی بیان
 خیمہ میں چہ پیل کہہ پراوئے کاٹی تھی
 کتھر اوسیکے غم میں ہوا ہی ضعیف و زار
 بیجا خدائی عرش سے اوسکو بلطف خاص
 گھوڑیکے وصف ہونہیں سکتی کہی بیان
 صورت پر یکی حور کی بواجی کی تو
 دست و قلم مصور قدرت کے چومنی
 جنگاہ میں جولاہے ہیں تشریف شاہین
 مشہور ہیں جو پیر ہیں گل جہان میں

خوبی نظر کے ساتھ ید اللہ کی ہے
 بینی شہید نسبت خدا کی ہے
 تقلید شاہ کے لب معجز نکالی ہے
 ظاہر ہوتے ہے کہ سلک در بلہ ہا کی ہے
 جلوہ نماؤت میں ہی قدرت خدا کی ہے
 جادو میں صبر و شکر و وفا و رضا کی ہے
 تاثیر شہیر حضرت خیر اندسا کی ہے
 ہر اوٹگی موج چشمہ بود و عطا کی ہے
 توجاہ تہلیل و تنین از لے صفا کی ہے
 حاجت کب و نا خلق میں اب بقا کی ہے
 خوبی یہ آئینہ میں جو لطف ضیا کی ہے
 نسبت ہر اکین عضو و روح خدا کی ہے
 تشبیہ جس سے ناخن شہیر خدا کی ہے
 کافی بی ثبوت سند لافتی کی ہے
 صورت ہلاکین جو عیان احتنا کی ہے
 یہ تیغ زیب دہ کمر قفس کی ہے
 برق جہندہ کئے کہ قدرت خدا کی ہے
 رفتار راہوار میں بالکل صبا کی ہے
 نصیر سے کچھ ہوئی گویا ہوا کی ہے
 کیا دہوم چار سمت سی روحی خدا کی ہے
 اوسری ہوئی قبائشہ ملکون قبا کی ہے

آئی ہی کیا یہ باغ شہادت کی سیر ہے
 کتا ہی جس کو عرش زمانے میں ہر بشر
 ہمشایگان شاہ کتے ہیں فخر سے
 جو خاک راو شاہ کو سرور سے سمجھتے ہیں
 جنکو غبارِ روضہ سرور لگا ہے ہاتھ
 صرے تو ہاتھ اگلی ہیں خاک پاک کے
 کیا خاصہ بیان کریں خاک پاک کے
 بیمار کیا کہ مردہ ہی کہانی تو جی اوٹھی
 شہ کتے تھے کہ کرے بلایں کیوں بونج
 نہر فرات مہرین تھی فاطمہ کے آہ
 عابد سے پودہ دست نہ اوٹھی تو بولی شاہ
 فرماتے تھے یہ شہ جسے کہتے ہیں کر بلا
 ہو کر سیاہ پوش فلک اشک زیر ہے
 چادر گری جو سر سے تو نکالے آفتاب
 صد حیف بعد شہ کے وہی زینب حنین
 شہ کہ بلایں شاعر سے تر کرتی تھی زبان
 ڈالے تھے گھٹے بار کے غلیہ کے پشت پر
 رکھا جو روزہ شہ نے رضاعت کے یقین
 افسوس پانی ہاتھ نہ آیا بوقت فوج
 خندان بروز شہ وہ ہو گا یہی یقین
 وعدت امام پاک ہی جیو و حسیاب

پہو لولنسی جو بہری ہوئی جولی صبا کی ہے
 کرسی ہی بہت شاہ کے دولہن کی ہے
 کیا احتیاج سایہ بال ہوا کی ہے
 انگوین اور نئے قدر کمان کیسی کی ہے
 کیا قدر اور نئے سامنی سیم و طلا کی ہے
 کیا احتیاج زایر و نکو کیسی کی ہے
 یعنی دوا بہ ہر مرض لا دوا کی ہے
 تاثیر طرہ شاہ کے خاک شفا کی ہے
 تاثیر اس میں کے اب ہوا کی ہے
 پیاسے رہے امام یہ قدرت خدا کی ہے
 قائم مقام آہ حنین بھی عصا کی ہے
 نقیر و شرح نسخہ کرے بلا کی ہے
 بارش میں کب سیاہی یہ کالی کتا کی ہے
 کیا قدر واد خواہر شاہ ہوا کی ہے
 محتاج بال کہو لے ہوئی کے داک کی ہے
 خواہش شآب کی ہی نہ رغبت غذا کی ہے
 بہو کو لے شہ کو اتنی رعایت عطا کی ہے
 حالت عجیب دیکھئے خیر النساء کی ہے
 وہ پیاس ابتدا کی تھی یہ انتہا کی ہے
 جو آج غم میں شاہ شہیدان کی باکی ہے
 اب روکتے قلم کہ یہ ساعت دعا کی ہے

<p>سن سکے اس قصیدہ پر مغزو لغز کو مکمل نہیں کہ شمع اوصاف ہو رقم ہوش و حواس میں نہیں فکر سے بجا کیا شمع سے مانگے کہ نہیں عبادت طلب دینگے صلہ فراخ و قدرا پنی ہی یقین تا و خدا کے فضل سے حل ہونگے شکلات</p>	<p>تا آسمان بلند صدام حبس کی ہے ممدوح نور حق ہے تو مداح خاکی ہے مجاہد خیر خیر ہی نہ مبتلا کی ہے یغے سوال آپ ہی صورت گدا کی ہے ہمت بہت بلند شہ اسخیا کی ہے تائید نور دیدہ شکلا کشا کے ہے</p>
---	---

مرزا رفیع سودا

<p>ادبے بھیجے ہے تجھ پر تیرا غلام سلام تو وہ امام ہے جس پر کہ روح نبیوں کی پری و دیو و دود آدمی و جن و ملک جو اہل شرع کا ہے رکن ہر سدا تجھ کو جو عرض شہر ہی مخاطب کجبریل میں تو وہ امام ہے جس پر نماز کے بعد از قبول ہونہ عبادات روز و دار و نیکی جنابا قدس خالق سے روحو تیرے رکین ہیں بابائے تیرے یہ آرز و ملکوت غرض زمین سے تا آسمان کی خلقت تیرے وہ ذات مکرم ہر ای امام شہید یہ سودا عرض بغیر و نیاز کرتا ہے</p>	<p>قبول ہو تیری خدمت میں یا امام سلام درود بھیجے ہے نہایت صبح و شام سلام ہر ایک بھیجے ہے تجھ پر علی الدوام سلام کرے ہی تم پہ ہمیشہ درود اور سلام ہمیشہ بھیجے ہے تیرا وہ لیکے نام سلام جو مقتدی ہو وہ بھیجا کرے مدام سلام نہ تجھ پر جب تنہا بھیجے یہ صیام سلام ہمیشہ بھیجے ہے الشاہدین پیام سلام کہ سرنگون ہو کرین لیکے اوس سے جام سلام سبھونہ دین تیری بندگی ہی دام سلام کہ تجھ پر بھیجے گئے تاحشر خاص و عام سلام شروع مرثیہ ہو تیکو ہے تمام سلام</p>
---	---

ساقیا جلد پلا دے تو رجنی محسوس
 جسکے پینے سے بڑھی ہوش بعد جو خوش
 اوسکی کیا مدح رقم ہوئی قلم سے میرے
 بہائی تھی حضرت پشیر تو بہن تین زینب
 جنکو ایر نے کیا خلعت لطیف عطا
 ذات تھی شاہ شہید انکی عجب فیض خدا
 تین دن آبے غذا سے نہوی لب آگاہ
 جسے استکے لئے سارے غریزہ رفق
 شافع امت عاصی ہی تیری ذات جبین
 شکہ خالق کیا اور سر کور کما سجدے میں
 بخشہ دی امت عاصی کو میرے نانا کے
 ہو گیا ساری زماں میں مذہب طاری
 شور مٹا کر یہ وزار یکا جہا میں برپا
 قبل اسکے نہ فلک پر تھا کبھی رنگ شفق
 خون برساتا فلک سے اور زمین پلٹی تھی
 برگ ریزان ہوا ہر نخل گلستان علی
 قاتلان شہ مظلوم کو خالق نے دیا
 ہیں شہنشاہ زمین اور زمان بطنی
 پونچے روضہ یہ برضوان شہ عرش نشین

جسکو خالق نے کیا ہی لطہارت مہوم
 تاکرون مدح حسین ابن علی میں مرقوم
 جسکے مان فاطمہ اور باب علی باب علوم
 دوسری آپکی ہمیشہ جناب کلمتوں
 جس کو اونسے کیا صورت غنقا معدوم
 مغفرت کے لئے فرمایا خدا نے منظوم
 از ازل تا بہ ابد کون ہی ایسا مظلوم
 نذر خالق کئے اور اپنا کٹایا حاصل قوم
 کمال کیا آپ پہ جو وقت یہ سر مکتوم
 یہ عالمی کہ میرے خالق سے وقیوم
 جن سے ہو تجکو ولای شہ مردان معلوم
 دنگو ظاہر ہوئی افلاک پستیا و نجوم
 و احسن کی صدا میں تما عجیب و غموم
 ہی تیرے قتل کے دل سے یہی سبکو معلوم
 جب تیرے خلق پہ کھی تھا چہری قاتل شوم
 اس طرح ظلم کے چلتی تھی وہاں باد سہوم
 جبہ نارسق اور حمیم و زقوم
 عشرہ ماہ محرم کے خلائق میں مہوم
 زائر و غین تیرے ہو جاؤ میں شاہ مرقوم

مرزا رفیع السودا

<p>سوا ہی خاک نہ کیچو نگامنت دستار چمن زمانہ کاشنم سے ہی رہی محروم کہ رون میں تیز نہ داندان شہناہر صبح عجب نہیں ہے کہ جاتی رہی ہو دنیا سے شراب خون جگر ہے مجھے گزرتل خویش رہی یہ شیشہ صحبت کیے کچھ کیفیت زمانہ دل کو میرے اور عہد یار کو اب ز بسکہ دل ہی مگر میرا زمانہ سے کمان تلک دکری روزگار کا شکوہ ولا تو اپنے غم کو لکوا ب غنیمت جان جو گوش ہوش تو رکستا ہی تو برا ہے کسی ہے غم دل یوں نہ لیگیا دوران تو سادہ لوحی سے ایدل جہان کی ہی کج فہم میں حرف حق کو سنا ہے زبانی منصور عجب نہیں ہے کہ ہی ابلیس اس سبب مخفی شب گذشتہ پٹ درو سین تہا بیتیا شام میں ایک غزل بلب طبیعت سے</p>	<p>کہ سر نوشت لکھی ہے میری بخط غبار اگر نہ روئی میرے روزگار برشب تار زمانہ سنگ ملامت سی توڑتا ہی ہنار ز بس خوشی نے کیا میرے دل سے اب ہی کنا صدائے نالہ دل ہے مجھے ترانہ یار تب و ثلہ کے سنگ سے اس سر کا توڑتا ہوا شکست سی نہیں دیتا ہی ایک آن قرار بجای اشک میں آنکھوں نے پختا ہوا غبار کہ جبکہ بخت کی سو گند کھائی ہی اوبار بدل خوشی سی اسی دور میں نکر تکرار صدائے نغمہ داؤد و نالہ اول زار کہ شادی مرگ کیا ہونہ اس کا آخر کار کہ رہے ہی رستی اپنی سے ہر زبان گفتار کہ رست گو کو زمانہ میں کیسے پیج دار کہ ہو جئے گا عجب مردم جہاں سے دوچار گذر گیا چمن فکر کے طرف ناچار کہ سخت دل گری آنکھوں سے اب ہر آنہ</p>
--	--

مطلع

<p>پنچ پوئے کدہری خزان کمان ہی بہار عجب نہیں ہے کہ باو سموم ہو جائے</p>	<p>کہ بلب قفسے کو ہی گل سے کیا سرو کار نسیم گر کرے یکدم میرے چمن ہی گذار</p>
---	--

نہیں ہے شادی منع چین میں دنیا کے
 کمان بہار کمان ساقی اور کمان شہزاد
 فلک کے ہاتھ سے اتنی ہی وارہی نہ ہی
 شکستہ سی جیسے دلی یون ہوا معلوم
 پڑا پہرے ہی اسی فکر میں سدا ظالم
 رکھے ہے مجھ سے خصوصاً عداوت قلبی
 کہ خاک کر کے اسی ہند میں بناؤں گا
 کہ ہر خیال کو اب لے گیا ہی یہ بی مغر
 دکان کا اسی اب مردیوں کرین ہنم
 تو رہ سیاہ کر اس ہند کا کوئی ٹوٹن
 جہان کی خاک کا ہی یہ شرف عجب کیا ہو
 جہان کی مرگ کو کتا ہے خضر عمر ابد
 جو کچھ کہ مجھ سے سنے صدق سے تو باور کر
 خدا تو استہ گرا سمان کی گردش سے
 فلک سے اوسکو ملا یک کی آئی ہاں یون
 اگر وہ خاک رہے اوسکو شفا کی نیش سے
 ہی اس قدر وہ زمین فرسے ہوا مال
 اسی ہی غم سے جہان میں ظہور کرے بھی صبح
 ہوا کے وصف میں اب و سجا کے لکھو غزل

کہ گل ہنسے ہی گریبان پیر بہن کو پہاڑ
 کمان غنی و مطرب کہ ہر ہے ناخن و تار
 کہ خوب روی گا دل کو ل کر پکار پکار
 فلک کے گوشہ خاطر کو ہے کیا مسمار
 کسو طرح سے کسو دل کو دیکھئے آزار
 خیال خام کو یون دیکے اپنی دلیں قرار
 چراغ بتکدہ و خست خانہ خسار
 زبس پہرا ہے سرا و سکا ہوا ہی کھر قرار
 مشیت ازلی ہی جو ہو وی ہنسے برابر
 اوسی دیار کے گلیوں کا ہو جسے گا غبار
 کہ فجر عرش ہی گری ہو وہی دیکے قرب و جو
 خدا نصیب کرے مجھ کو زندگے یکبار
 محمدی سے فرنگی ہو جو کرے انکار
 قضا طیب ہوئی کر مسیح ہو بیمار
 جب اس دیار کے جار و بلبل سے منت واد
 قضا قضا ہی کرے ٹک اگر کری تکرار
 کہ جسکے رات کی آگے نہیں ہے دن کو قرار
 ہمیشہ پنجہ خورشید گریبان تار
 میر اسخن رہے سر سبز تابر و ز شمار

مطلع

زبس ہو کو تراوت نی وان کیا ہی نشا
 گرا و سطر سے صبا ہو کے جای بہت میں
 جو نخل خشاک کے تصویر کیسے وہاں نقاش
 عجب نہیں ہے کہ ہو اس ہو اسی دانہ بنر
 غرض میں کیا کہوں یا رچن میں قدر تکی
 یقین دلکو اگر کسان جنت سے
 زبس تماشی سے انکو نکودہاں نہویرے
 او نہونکی نظر وہیں ہوگی بہشت کے کیا قدر
 بہشت عرض کریں یہ جناب قدس میں
 جو کہ بلالی ہیں سالک او نہونکو ہو یہ امر
 تیری تو ذات پہ روشن ہے جزو کل کا حال
 غرض کہ دیکھ کے اسجا کے مرتبہ کتین
 خبر دی اسکی مجھ ای زمین کہ تجہ میں سے
 دیا جواب زمین نے کہ اسی فلک ہیات
 نہیں ہی خاک دہو آبروی آب حیات
 اگر نہ چشم کو اکب کو پونچے اوس میں سے
 مجھے ہی نسبت اوس خاک کے کہاں جہیں
 امام مشرق و مغرب شہ زمین زمین
 زہی امام کہ جز خاک در سے یہ جسکے
 اگر نہ ہو قلم صنع ہاتھ میں اوسکے
 ہند ہونے قصا اپنے ہند ہونے اگر

شہر سنگ میں ہیں رشک نہاسی انار
 نہو سوائے زمر و حقیق وان زہار
 ہر ایک شاخ وہیں سبز ہو کے لامی بار
 اگر زمین پہ کرے ٹوٹ سجہ زوار
 عجب ہے لطف کے اوس قطعہ زمین پہ بار
 جو کوئی سیر کرے ادس دیار کا گلزار
 پلک کو موندنا نرس کی طرح ہو دشا
 جنہیں ہی مسکن و ماو اکیواسطے وہ دیار
 عجب نہیں کہ اسی شرم سے ہر روز شمار
 سوائے عرش نہ کیجئے کسی طر فلک گذار
 بہلا ہی پروہ ہیں کہی جنتو نکا وقار
 لکا زمین سے کرنی فلک یہ ستفسار
 ہو ا ہی کسے اوس خاک کا یہ عز و وقار
 ندیکو مجھ سے تناسب اسی تو دیگر بار
 نہیں ہے خاک کھل احو اہر الابصار
 نکر سکے شب تاریک بچ نور فشار
 ابو تراب کے فرزند نے کیا ہے قرار
 رموز دان خداوند کچھ اسرار
 قبول ہونہ کہو سجدہ نماز گذار
 تو لوح دست قدرت میں فرد ہو بیکار
 سوائے مشورت اوسکی جسی لکین بیکار

عجب نہیں ہے کہ نکلے نہ تا دم محشر
خدا انھیں تہ دیوے چہار عنصر میں
ابھی فنا کر ہی منفذ ہوا کا ذرہ خاک
گراؤ کا حکم اوٹاوی جہاں سے رشتہ کفر
یقین تو جان کہ میزان عدل میں اوسکے
اوسکے عدل سے ہی یہ چونٹی کے حضور
شکوہ خیمہ کا اوسکے بیان کروں لیکن
کہ جسکے دیکھ کے فوت فلک ہے چکر میں
نہیں ستاری ہیں یہ بلکہ ٹوٹا ہے گا
کرے ہی عرش اوسے اپنے جہہ پھندل
کیست خامہ آبا اوسکے وصف گلگونین
چمن میں صنع کی جسکے سبکدروں آگے
غرض وہ گرم عنان ہو کے کب چمکتا ہے
بیان جلیہ کا اوسکے کمان تلک میں کروں
چٹھہ براق کے را کب نے دوش پر اپنے
امیدوار ہوں غیبت سے اب بلا جگلو
کہے ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ
مقابلہ سے کمانکے تیرے عدوتیرا
جہان نہ پونچے ہے تیر خیال کا پیکان
تیرے دیار کے چھوٹی کے زور سے شاہا
امور سلطنت اوسکے بغیر مرضی کے

زبان خامہ سے کچھ لفظ غیر مستغفار
گراؤ سکی راسے بدلتا طبعینو کو قرار
چھوڑے پانی کا قطرہ جہاں میں ایک تھرا
مجال کیا جو سلما فی میں رہی زنا
ہوا ہے دانہ خرد دل ہر ابر کسمار
مجال کیا ہے کہ دم مارے اثر درخشا
کمان خیال ہی پونچے کا وان تک بار
اوسکے بوجہ سے ہی صفحہ زمین کو قرار
اسی حسد سے انگار و نیہ چرخ لیل و نہار
گراؤ سکے فرش کا جار و بسے اوٹی ہی عبا
کیا ہے صفحہ کا غز کو تختہ گلزار
کہو نہ ایک قدم چل سکے نیم بہار
نہیں پونچے ہی برق اوسکے گرد نور زہار
ملک کو جسکے سوار کیا غم ہو دشوار
سکما ہی جسکو سوار ہی ہوا سپہوار
حضور با خلف الصدق جیٹہ کرار
عدم میں کفر سدا یا دکر تیری تلوار
کہو نہ نہہ سکے زور بند کر کے فرار
کرے ہی وہاں سے گزرتیرے تیر کا سوار
کمان زبالتو ہی طاقت جو کیجئے گفتار
جو ہو دین لا کہہ سلیمان کمر کین زہار

<p>منطج باب کے قالب تہی کرین دریا بیان علم کا تیرے مین کیا کروں تہیات کرین مین نہ ورق آسمان کو تا ہے بہر از بس شکم حرص جو دے تیرے گہر نون جو تیرے ابر فیض کے آگے نگاہ فیض تیرے کیسا اشراف تے نہ نکلے کاٹے فولا دتا ابد سرگز شہا ہمیشہ تیرے بندگان عالمی کے چار عرض سے اب عرض ولین یہ ہے صفت فعال میں اپنے بلا کے دی جا کہ سواے خاک در اپنے سے او سکویا مولا سوم اگر چہ سراپا ہے جو ہر ذائقے چارم آنکہ تہہ دوستان بہر دو جهان رہے فلک پر مہر جب تلک قائم</p>	<p>کرین جو اونپہ تیرے آتش غضب سے شرار تو ہی گواہ جو کچھ تجھ پہ ہو چکا ہو وار شہا اگر تیرے بخشش کا کیجئے طومار نہیں بابا اسکے تئیں در دام تلا سے قرار کرے نہ گری عرق الفصال ابر بہار اگر وہ ہو کر لہ خاک کی طرف یکبار عجب نہیں ہے بغیر از طلا و دست فشار جہا میں ہی سودا رکھے ہے عرض چار کہ ہنسیج پر لیشان نہویہ مشیت غبار کہ نو معرفت او سکے تئیں ہو شمع قرار دویم ہے یہ تو کسی در سے اب ندی سرکار ولی ہمیشہ تھے دست ہی ہر نگ چار قبول ہو وین بحق ائمہ اطہار جدا نہو سر اعدا سے ہی کل ادبار</p>
---	---

منقبت جناب سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

<p>رابع مسکون ذرہ صومالی زین العابدین مثل قمری ہن فلک شید زین العابدین ہی زین مرد و تنہای زین العابدین</p>	<p>ہفت گردون قطرہ دریا زین العابدین سر و جنت قامت بالا زین العابدین گنبد گردون کف دریا زین العابدین</p>
--	---

رشتہ عقد گہر دیکھا تو سمجھنے رو دیا
 حور و غلمان اپنی چہرون پر دین غریب کی طرح
 خانہ باغ رفعت مولای جنت سے سوا
 پیش طاق لامکا نہیں ہشت معراج میں
 چشم وحدت سے جو دیکھو تحقیقت ایک تھے
 ہاتھ کسی کے رکھ کر سب چلی حیران ہو
 آفتاب دین ہوا جب کہ بلالین نے خاک
 جس کو موسیٰ طور سمجھے تھے تجلی کے چمک
 ہے ازل سے دعویٰ یکتا ہے اللہ پر
 خاک نعمت نامی دنیا پر کہ تھے روز ازل
 سامنا اللہ سے ہوتا ہی جب وقت غار
 کیا دوا لسن تھے شہر بانو واہ کیا دوا حسین
 ہی جو عالی ظرف مست بادہ خم غدیر
 گلشن اسرار خالق مین مین ہنگام بیان
 دی خدا جو وقت زمین العابدین ان کا خطا
 ہو فصاحت مین سجا لسن سوا حصہ سوا
 مہر کتنے ہیں جسے اک گل ہے اونکے باغ کا
 نصف ظلمت کو گیا اور نصف سوز نگار
 جلوہ گاہ رفعت و اجلالین وقت خرام
 کون گلشن مرگ حضرت شے بنین ماتم سہرا
 فوج و آدم کی گواہی سے ہوا ثابت اسیر

یاد آیا آبلون مین پامی زمین العابدین
 ہاتھ اجای جو خاک پامی زمین العابدین
 رشکے ضوان ہر چمن پر امی زمین العابدین
 پردہ ہامی دیدہ مینامی زمین العابدین
 جامی احمد جامی حیدر جامی زمین العابدین
 دیکھ کر موسیٰ ید بیضامی زمین العابدین
 روز روشن تہا شب یلدامی زمین العابدین
 تھے شعاع آفتاب امی زمین العابدین
 شاہد عادل قدیکتاے زمین العابدین
 گندم بریان مین سلوامی زمین العابدین
 انگلیں نجاتی تھی سب اعصاب زمین العابدین
 درمیان آئینہ سیماے زمین العابدین
 جانتا ہی نشا صہبامی زمین العابدین
 طوطی گویا لب گویامی زمین العابدین
 کیا ہو طاعتیں کو می ہمتامی زمین العابدین
 گنگ کے جانب جو ہو ایمامی زمین العابدین
 ماہ بھی ہے لالہ صحرامی زمین العابدین
 ہو کے دو ٹکڑے دل عدلامی زمین العابدین
 عرش ہی تہا فرش یر پامی زمین العابدین
 ہی لب ہر برگ گل پر کازم زمین العابدین
 اشکبار یونچ تہا دعوامی زمین العابدین

مرزا کلب حسین خان نادر

مہر تابندہ اوج کرم و عز و شرف
کیا عجب پیر فلک خم ہے جو بہر تسلیم
باپ پشیر چچا شپور و حیدر دادا
سنگ اسود نے گواہی دی امانت کئی
شرم سے باغ میں پتہ کے نہ آگے آئے
خط نہیں زیب وہ روئی لکنا ہے ہرگز
یوں ضرورت صفت شہ کے ہی مداحوں کو
مدح سلطان زمانہ میں ہیں سب گرم نوا
شاہ پر ختم عبادت تھی کہ ہنگام غار
پانی کیا حلقہ سے اوس شیکے او تر تار ایلے
اگر بلا میں ہو کیوں کرب و بلا حضرت کو
رتبہ عرفا کی تھی روز ازل سے حاصل
ہمسری کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا ہے
یوں دعا آپ کی مقبول ہوا کرتی تھی
بار اندوہ سے کیوں قدر نہ کمان ہو جاتا
زلف والیل تو والفجر سے بہتر تھی حسین
رخسے جو دعویٰ کیا اوسکے منزلیہ پانی
چاہہ زمزم تھی ذقن سبزہ نو خیز وہ خط
دان تو مکواج کے دریا میں جو کلی پھیلے
پاؤں میدان سے اوٹے جائیں نہ ٹھہری ہرگز

حجت خالق و ہمنام شنششاہ نجف
عرش پر جبکہ ہیں محرابی ملک بازہ کی صفت
کسکو آفاقین سطر حکم حاصل ہیں شرف
بسکہ اوس سرور دنیا کے حق تھا بطرف
سرور جو غور کری قامت موزون کی طرف
پر طاؤس کو رکھا ہے میان مصحف
آب نیسا کی ہو جسطرح سے محتاج صدف
دہل و کوس جلاجل فی وطنیہ رودف
رخ رہا قبلہ کی جانب کو تو دل خفگی طرف
جان بی آبی سے غمیر نے جبکی ہو تلف
تھا وہ میدان بلا خیر بلا اب و علف
رمز تو حید کی تھی سرور عارف اعراف
شہ فضایل میں ہوئی فخر رسولان سلف
میر جسطرح سے ہوتا ہے رسالتا بہ ہدف
تیر جو رو ستم و ظلم کے تھی شاہ ہدف
ابر و بسم اللہ و رخسارہ کتابی مصحف
روی میر نہیں بیوجہ نمایان ہی کلف
یارہ لعل تھی لب انت ہر اک رخف
ہو گئی گو ہر شاہوار سے لبریز صدف
دیکھ لے لشکر اعدا کبھی فخر کا نکی صدف

دیجئے نسبت اسوی بالونہ اس شاہ کی کیا
یہ کف پای مبارک کو شرف حاصل تھا
یوں عدد وہلگتے تھے شیریں جیسے رو باہ
یوں جہا تہا دل صافی میں غبار غم ورنج
مال قارون کی خزانہ میں نہ کیوں ہو معدوم
غوطہ زن بحرالمین جو رہا کرتے تھے
مال دنیا کے نہ کچھ قدر ہو ہی سرور کو
شام کی راہ میں پیادہ جو چلے تھے حضرت
فرج ہونا شہد اکا جو رہا یا دم رام
کیا اثر تھا کف دست شہ دین میں الیواہ
ہوئی کیا فکر عطش و شست بل میں شہ کو
ہو گئے عابد ذرا بہت سے لیکن
باقر علم نبی جانتے ہیں سب اوسکو
رتبہ عالی سرور کرمی کیا کوئی بیان
خاتمہ خوبونکا حقہ کیا ہے شہ پر
رتبہ تفصیل کے بخشے ہیں خدا نے شہ کو
کہاتے تھے نان جوین مثل علی الر علی
مغفرت حشر میں ہوا ہے نہین ہر ممکن
شاہ کے رتبہ شناسی میں کمی کرتے تھے
اب دعا مانگے کہ ختم قصیدہ مداح
دوست اردو کی گران قدر رہیں تا با باد

سنبھل باغ ہے اک کاہ سیاہ اسف
ہو گئے لعل و گہر کیچے یا مال خدوت
آپ میدان میں آتی تھے اگر تیغ بکف
ماہ کے جرم میں جی بستر سے ہوتا ہی کف
سیم و زرا کا ہی کف شائے ایسا صرت
گوہر اشکے پر رہتے تھے آنکھوں کے صرت
لعل و گوہر کو نہ سمجھا کہی مانند خدوت
زخمی کا نونہ اسف ہوا جسم لطیف الطف
بہول کر ہی نہ کہی جاتی تھی مسلح کی طرف
سنگریزہ گلیا مس تو ہوا درخت
حورین و کمالاتی تھیں جام فی تسمیم بکف
شاہ سا ایک ہی گزندہ یا یام سلف
ہتا محمد شہ دین کا جوہ بالصدق خلف
عرش سے زمینہ ایوان ہی بلند و اشرف
حسن میں یوسف کنعان سے ہی تھا اشرف
کر سنے کا پایا نہ کیوں عرش سے ہوئی اشرف
آپ کا وہ بیان نہ تھا لذت دنیا کی طرف
بغض جو دلیں کیلے ہو بقدر سر شرف
اعتقادات میں جو لوگ کہتی مستضعف
صدق نیست سی او تھا یا تہ کو کو و کی طرف
دشمنان شہ دین ہو میں و عالم میں خف

جنسی ہوئیں اور کسی نہین جای شکیک یہ دعا اور مدح کی ہے اسے شاہ من سے جای زیادہ شکر لے آگے و شے آپ کے تہ عالی کے زیارت ہو نصیب	شاہ کے غم میں اگر کوئی کمری جان تلت دشمنوں پر بڑے شفر یہ نصیب اضعف دشمن ہو نیکی لے پائے لگے ارض نجف روضہ پر جای بنی کے جو مدینہ کی طرف
---	---

رضوان

یونانی مالک میں ہے روایت کے میں تھا اک دن حضور زین عباد چار سو اشرفی کا ہوں مقدر و من فضل حق سے ہے کثرت اولاد سنکی مومن کے حال عشرت کا زہری نے عرض کی کہ اسے مولا شہ نے فرمایا سن کے حال اسکا پھر کہا شاہدین نے امی بہاے اوس جگہ ایک دشمن دین تھا اسنے جلسہ میں جا کے ذکر کیا ہن کبی مالک زمین و زمان جب سنا اس سخن کو سایل نے عرض کے یا ایام دین سجاد سن کے فرمایا شاہدین نے اس صوم سے تھے جواب شام کی وقت	اسکے زہری نے ہی حکایت کے ایک شیعہ نے یہ شکایت کی فکر نے اوسکے غیر حالت کی مجھ طاقت نہین کفالت کی سرور دو جہان نے رقت کی آپنی اپنے کیون یہ حالت کی بیچ نے دل میں یون سرایت کی شکل گم ہے روئے حاجت کی اوس نے سنکر یہ بات حضرت کی بات شیعوں میں ہے قیامت کی اور شکایت کہی ہے دولت کی دشمن دین نے جو شامت کی طعن کے دشمنوں نے شدت کی حق نے تیرے روای حاجت کی نان افطار آئے حضرت کی
---	--

نان افطار بخشش کر اور سس کو
 لے لیا اس نے گدا نے اوس نان کو
 اور بازار میں گیا وہ غریب
 دیکھ کر اک دوکان ماسپے گیر
 نان افطار دیکھے اوس سے کہا
 اوس نے روٹیکو لیکے اوس کے عوض
 اوسکی برکت نے رنگ دکھلایا
 جب مکان پر گیا وہ ماسپے گیر
 اوس نے خوش ہو کر نان ہی دیکھ
 چیکہ چھپکے کو اوس نے چاک کیا
 بطن ماہی سے ایک گھر نکلا
 وہ گدا اس قدر ہوا پر زور
 خادم خاص نے گدا سے کہا
 دیدے اب نان جو یہ تو مجھ کو
 دیدے سایل نے روٹی خادم کو
 شاہ نے شکر کر کے نوش کیا
 دیکھ لین مومنین فیض امام
 کیا ہے مذکور تشریف سایل کا
 اس قدر ہو گیا وہ مال مال
 معجزہ شہ کا لکھ چکار ضوابط
 یا شہ انس و جن و لے خدا

شاہدین نے روٹی حاجت کی
 کیونکہ رکھتا تھا ہو کہ شدت کی
 تاکہ بے شکل رفع حاجت کی
 اس نے ہی چھپو نہ غشت کی
 ایک چھپی دی اسکی قیمت کی
 ایک چھپی اس سے عنایت کی
 بیچکر پسیلون کی فرصت کی
 ساتھ سایل نے ہی زفقت کی
 اور کہا چھپے سے رعایت کی
 پیٹ کی صاف سب غلاطت کی
 حد ہتی جسکے کو ہی قیمت کی
 انتہا جس کی تھی نہ دولت کی
 حق تعالیٰ نے رفع حاجت کی
 ہے فذاحت اور رسالت کی
 جسکے ہی اوس نے پیش حضرت کی
 اور کی مدد رب کی نعمت کی
 دے کے اک نان کیا خاوت کی
 انتہا تھی نہ اوس کے سرور کی
 ہو گئے وہوم اوسکے دولت کی
 اب جگہ ہے یہ عرض حاجت کی
 قرض خواہوں نے چھپشت کی

<p>جلد کیجئے اور امیر سے حاجت دین میرا ہی یوں ہے کیجئے آدا دین ابھی ہوا دانہ ہو کچھ دیر قرض سے جلد دستگاری دے</p>	<p>مضطرب ہو کے ہی شکایت کی جیسے سائل کی ہے حمایت کی ہو اگر ایک نظر عنایت کی کر نظر مجھ پر عین رحمت کی</p>
<p>مشقت جناب حضرت امام باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام بصفت غیر منقوطہ از اکلب حسین خلیان نادر</p>	
<p>اہل ہمہ امام محمد علم ہوا عالم مدام مارج جسم و کرم ہوا داد انام حصہ ہوا اوس امام کا اہل دول گداہر ایک اوس عند کارنا سر آمد اور ہر سرور و سر دار و سر گروہ رحم و کرم عطا و جسم کا مدار کل ممدوح امام دہر سرکار با مدام کار عطا و مہر رہا اوس امام کا اعل و در و طلا کو رہا حکم کل مدام علم و عطا و رحم و کرم عند ادا و مہر حکم وہ حکم لہر و معصوم کار رہا انہار کا وہ عالم کامل رہا مدام محمود ہر گروہ وہ حسد الہ کا</p>	<p>اوس کا مدام و لگو ملال الم ہوا اس طرح کا وہ حاکم ملک ہم ہوا وہ لا کلام سرور ملک کرم ہوا اس طرح کا وہ سرور اہل ہم ہوا اہل دل اہل علم و عمل اور کرم ہوا اہل عطا و اہل کرم اور کرم ہوا اس طرح کا وہ راحم حال امم ہوا والنہر مدام داوور جسم و کرم ہوا اس طرح کا وہ اہل عطا و کرم ہوا معصوم امام عند کو کار رہا ہم ہوا اوس کا عدول ہر کلمہ کو کو مہر ہوا اہل علوم کو علم اوس کا علم ہوا اس طرح کا امام وہ اہل کرم ہوا</p>

کس طرح مور کا ہودل مار کو گلہ حامد الہ کا وہ رہا ہر سحر مدام اس طرح دور دور عدو کار ہا مدام اللہ کا مدام رہا مورد کرم محمود حسودہ مولار ہا مگر اوسکا حسد ہا دل حسد کو گو مدام مورد رہا ملال والم کا وہ کل عمد سہر کرم محسوس جسم ہا مدام ہا	عادل انام عبد محمد عظیم ہوا واللہ مال و ملک کو دل دادہ کم ہوا صدائے اوسل انام اسم کو الم ہوا حسد ہوا سوسر و ملک عدم ہوا اللہ کا وہ مورد کرم و کرم ہوا حاصل مگر حسود کو واللہ الم ہوا صدائے آہ ہلکے معصوم سم ہوا ناور عدو کو گو کہ ملال الم ہوا
---	---

منشی میمنظر علی اسیر

امی خوشانام خوش انجام محمد باقر شامل حال یہ تائید خدا تھی کہ ہوا ہاشم بن کاتب قدرتی اوشایا جو قلم چھپی کرتے ہیں جبریل بھی بلیل کی طرح ماہ و خورشید تو کیا اور ملائک شب روز کتے ہیں اہل جہان جو سدا دل جسکو جاننے طور کے چوٹی سے نہ کم اوسکو کلیم دلین آگتا وہی تھا جو خدا کو منظور غم کو نین سے آزاد رہا کرتا ہے مہر آتا ہے جو ہر صبح نظر گردون پر نجم افلاک کو حضرت نے دی خاک کو بول	کہ محمد ہی ہیں ہمنام محمد باقر بہتر آغاز سے انجام محمد باقر لوح پر جسد لکنا نام محمد باقر دیکھ کر چہرہ کلفام محمد باقر پہرے تے ہیں گرد و ربام محمد باقر وہ ہی ہے جو ہر صمصام محمد باقر دیکھ پاتے جو لب بام محمد باقر کم نہ سقا وحی سے الامام محمد باقر بستہ زلف سیہ فام محمد باقر ہے یہ آئینہ حمام محمد باقر ہے برابر کرم عام محمد باقر
---	---

<p>عمر بہر باد خدا سے کہنے غافل ہوئے جس کو کہتے ہیں مصلوہ ہی حضرت کا سر پہ وہ ہے کہتے تھے وہ حضرت جو نہ اکستا تھا روح ایمان ہے ہوا ایمان پر مہر مولا کا علم کے بخش دین رہ رہ گئے ساری علما رشتہ کو مومن کا سلیمان کو ابھی ہاتھ آئے لذت بادہ عرفان سے وہی وقت ہے اگلی جانیں جان ایک ہی شکل بنیں عاقبت زہر سے حضرت کی شہادت پاتا خوگر فقر تھے ایسے کہ رہا تادم مرگ خلدین ساتی کو شری سے کوٹکا یہ سیر</p>	<p>یون ہی گذری سحر و شام محمد باقر ہے اذان کس لب لباب محمد باقر حق کے احکام تھے احکام محمد باقر جس ان اسلام ہے اسلام محمد باقر سب ہوئے مورد الزام محمد باقر ہوا اگر نقشش زمین نام محمد باقر جو ہوا جبر عکس جام محمد باقر صدق دل سے بولیا نام محمد باقر کیا کون تلخی ایام محمد باقر بوریا بسرا رام محمد باقر مین بے ہون جبر عکس جام محمد باقر</p>
--	--

رضوان

<p>ہی امالی میں دن سے یون مرقوم کرتے ہیں اس خبر کو یون مرقوم خدمت باسعادت باقر یون وہ رہتا رہتا شاہین کے حضور ایک دن او سے عرض کی شہر ہے قلمبر علم اور فصاحت ہے جہم سے بڑھ کر کوئی نہیں دشمن یہ جو کثرت تھے آمد و شد کے</p>	<p>جو محمد جان میں مین موسوم ایک شامے تھا اسم نام معلوم اوس پہ گویا تھے ہوئے ملزوم جیسے رہتے تھے خادم و مخدوم دوستی کا سبب نہیں معلوم جس سبب سے ہوا ہونین محکوم سب کو تھے دشمنی میرے معلوم اس میں ہی اک نفاق تھا مکتوم</p>
---	--

یون محمد جان

سن کے حضرت ہر اہل طہمت و کرم
 القضاۃ وہ ہو گیا بیمار
 اس طرح کامرض شدید ہوا
 اوسکے جب جانکنی کا وقت آیا
 اور کہا جس گھر سے میں مر جاؤں
 آپ پر ہے نماز میت پر
 الغرض جس گھر سے وہ فوت ہوا
 عرض کی وارثوں نے حضرت
 شہ نے فرمایا وہ تو زندہ ہے
 کہہ کے یہ شاہین نے کر کے وضو
 رات بھر ذکر کبریا میں رہے
 تب اونٹے شاہ اور وہاں آئے
 دیکھ کر اوس کے لاش کی جانب
 سستی ہے اوسنی یہ جواب دیا
 کچھ سوچی اوس کو پہر دیا شہ نے
 کھا کے اور کر کے شکر رب اوسنی
 تیرے صدقے سے جان تو پائی
 تو ہے بیشک امام ابن امام
 تجھ میں انجسازین سیاح کے
 ختم کر کے حدیث اسی رضوان
 دوستوں کو ملے شراب طور

اوسکے باتوں کو کرتے تھے مفہوم
 اور طیب بن کا ہو گیا محکوم
 کہ دو کا اثر ہوا معصوم
 وارثوں سے کہا جو عتاکتوم
 عرض کر تا بخدست معصوم
 تاکہ بخشے گئے میرے قیوم
 اور حال اوس کا ہو گیا معلوم
 اوسپہ پڑھنے نماز یا معصوم
 حال اوس کا تمہین نہیں مفہوم
 ہو گئے محو ساعت قیوم
 جب ہوئی صبح کی جہانیں ہوم
 عتاجہاں پر وہ شامی معلوم
 نام لیکر پکار دے وہ معصوم
 میری آقا گزیدہ قیوم
 تاکہ وہ کھائے اور ہو معصوم
 کان میں شاہ کے کہا مکتوم
 ہے ملک تیرا تابع و محکوم
 اور ہے عالم حسیع معلوم
 اور امام اور ہیں ملک ماموم
 کرد عاپیش خالق قیوم
 دشمنوں کو نصیب ہو ز قیوم

منقبت جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر و بکیرین

<p>ظاہرست دس آج ہم آواز ہے حضرت صادق سے یہ اعجاز ہے دیکھئے کس مرتبہ اعزاز ہے حسامہ میرا بلبل شیراز ہے صوت ہے خامہ بین نہ آواز ہے بستر صغورہ پر شہباز ہے مونس شہ جو کوئی ہمارا ہے کوئی نہ مضمر ہے نہ غماز ہے پہراوے کیا حاجت احراز ہے سروسے بالا ہے یہ طناز ہے لعل سے لب رنگین ممتاز ہے نرگس گلزار کو کیون ناز ہے شمع جو محفل میں سرفراز ہے خوبے پر آب اپنی او سے ناز ہے آپکے تلون میں جو اعجاز ہے خلق میں وہ شخص سرفراز ہے چال میں اس کے عجب انداز ہے</p>	<p>روح بین دل ز فرسہ پرداز ہے نطق کے قوت ہے جو چل مجھے جعفر صادق کے ہیں صادق پسر پسکہ بین ہوں طوٹے ہندوستان روح بین کس طرح سے ہے فتنہ زیر آپ ہیں اس مرتبہ عاجز نواز واقف اسرار وہ کیوں کر ہوں عہد بین اس شاہ کے ہی عدل دم ور جو کرتا ہے وہ نام بزرگ فاختہ کتی ہے وہ قدر دیکھ کر صاف بین دندان در شہوار سے دیدہ حق بین ملے ایسے گمان ساق کی پابوسیان کہین بین بہت آئینہ روکش کف پائے ہوا وہ دید بیضا بنے نہ پایا شرف ہیں جسے پابوس کے حاصل شرف لبکے ہوئے نہیں کچھ پیش رفت</p>
---	--

<p>تیر کو محاسل سپر پر دار ہے چرخ ہی کیا لفر قہر دار ہے ولمین نہ کچھ حرص ہے نہ آرز ہے طول سے بہتر کہیں ایجاز ہے نیزہ نامہ جو سر فراز ہے فکر پر اپنے مجھے اب نیاز ہے دشمن مفسر و رجسماز ہے</p>	<p>قوس کے رہنے کو تو گوشہ ملا زہر سے شراہنی جنت ہو سکے شوق یہ ہے زائر حضرت مین ہوں سنکے ان آیات کو بولے فیہم زخم نہ کیوں سینہ عدائین ہوں ملج جو دو جسروں میں موزون ہو کیوں نہوائے ناد و مخزون خراب</p>
---	--

فشی میر مظفر علی اسیر

<p>بریب کعبہ میں قرآن ناطق جعفر صادق خدا ہے ناخدا باد موافق جعفر صادق کہیں اعجاز میں ہیں سبے فائق جعفر صادق نبی کی جانشین کے تھے لائق جعفر صادق غرض ستر اقدیم ہی نور خالق جعفر صادق کہ مفر ہے ہی روشن تابش جعفر صادق اگر ہوں ملزم ارباب نطق جعفر صادق خدا کی ذات کے ہیں لسی عاشق جعفر صادق کوئی ہو تو ہی پابند علاق جعفر صادق زبان کو لے کر گئی ہی موافق جعفر صادق امامت کے خلافت کی ہی لائق جعفر صادق جو بخشش کا کریں اقرار دائق جعفر صادق</p>	<p>سخن آیات میں ہوں کوئی عباد جعفر صادق جہان طوفان ثور انگیر کشتی شمع پیغمبر سیحانوح اسمیل یوسف حضرت موسیٰ وہی نکلے وہی مین وہی اعجاز پیغمبر ہلال بروتو عارض مہر جبہ بدر خال اختر بجا ہی آفتاب آسمان بر تر سے کہنا نتیجہ چار شکلو کا فقط تفصیل حاصل ہے سامی کیا نگاہ پاکین معشوقہ دنیا خدا کا عشق کامل تھا کیا تارک دنیا کو وہی فرمائی تھی سبے جو حضرت کا ارادہ تھا نجابت ہی شریعت ہے عبادت ہے شجاعت ہے محبوب کو رہے اندیشہ کیا روز قیامت کا</p>
---	--

<p>وہ ہیں جو انہیں کچھ بڑی سیل کو ملتا ہے ہو رہا تھا احمد پور وراست اوٹو کجا لاسے عیسائی پر ہائی اوپر درہ درہ مال مال کا تھیں ریل انکو مہونہ پستی و بلندی میں گتالو کی ذرا حاجت تھی وقت عیان اوٹو خیراتی میں چشم کو رما دراز کو حضرت بلاتل جانی فرمان جیت بان پاکے کھلے کسیکو ہو فوراً اندر سے تو دل حضرت کا دکھ جا ظہور روشنی عالم اہل کائناتی باعث ہیں امیر الیسی زیادہ کوئی عشرت میں سیلہ ہی</p>	<p>حقیقت میں ہیں ست رب رازق جعفر صادق ربی اللہ سے وعدی پر صادق جعفر صادق جو غریبوں کو کدیرین حال مشرق جعفر صادق کہیں جو وہ ملحق کو گزشتہ سابق جعفر صادق کہ تھی خود دفتر احوال سابق جعفر صادق تہ بارہ انگلنگ کو کرتے ہیں سابق جعفر صادق اشارہ نہیں کریں دفع صواعق جعفر صادق خدا کی خلق پر ایسے ہیں شفق جعفر صادق ہرنگ آفتاب صبح صادق جعفر صادق کہ میں خستہ عالم پیش خالق جعفر صادق</p>
---	---

رضوان

<p>ہے خراج میں اس طرح تحریر ساکن ارض ماوراء النہر صاحب جاہ اور حشمت عفا جب ہر ایک سال حج کو آتا تھا بہر نذر امام دین صادق اوس کی زوجہ کہ مومنہ تھی کمال مول لے لیکے جمع رکھے تھے عمرض کی اوسنی اپنے شوہر سے ولسٹے اہل بیت عصمت کے</p>	<p>ابن مسددان تھا ایک با توقیر شیعہ خالص جناب امیر اور رکعتا تھا وہ زہد و جاگیر ایک ہزار اشرفی و مال کثیر اس سے لاتا تھا وہ بلا تقصیر اوس نے ہی پارچہ بصرہ کثیر تاکہ حضرت کو دمی و وند حقیقہ حج کو میں بھی چلون گئے بلقصور میں گئے جمع تحفہ سے کثیر</p>
---	---

ایک دفعہ میں نے

مرد نے سبکے بموجب عادت
 رکھ کے صبر و قہر میں بند کیا
 جب ادا کر چکا اسنا سکد حج
 تب وہ مرد خوش اعتقاد ہوا
 جس قدر سے گیا اتنا وہ محض
 کہ لا اس قدر قہر کو پھاڑا
 جسکری کھولا اس نے وہ صندوق
 اوس میں نکالا جب وہ بدر ز زر
 اپنے پیرا ہیوں سے لیکر تہ بن
 جس گھر لے گیا وہ پیش امام
 تب یہ فرمایا اوس سے حضرت نے
 پہنچے جسم جنون کو سک دیا
 تھی ضرورت جو صرف کی کھاک
 تہ مرض جو لایا ہے وہ گردا پس
 وہاں سے آکر ہو دیکھا زوجہ کو
 دن پہ دن ہوتی ہے عین تراز
 الفرض وہ اوسی مرض میں مرے
 جلد گو رو کفن کے کر کے نکر
 عرض کے شاہ سے کاسی مولا
 شہ نے پڑھ کر نماز و رکعت
 اسکو بستر بنی و بستر خط

یک سزارا شرنے سبکے غیر
 اور ہوا حج صبر کا رہ گیا
 اور طوف جسم یک رب تہ
 داخل حنائہ جناب میں
 سب کے اندر خائے
 تا کالے وہ بدر ز زر گیا
 جس میں رکھے تھے بدر ہا کے کٹر
 دیکھ کر یہ ہوا غم میں و حشر
 نذر دینی کے اوس نے گھر پیر
 تہی بہت جمع وہاں صبر و کیر
 تو نے کے قرض لیکے کیوں تہ
 لائے وہ جا کے وہاں بی تہ
 پہنچے مندا الہا وہ زر خطیر
 خوش ہوئے تہ یہ صبر و کیر
 سخت ہمارا یا اور ظہیر
 اچھے ہو نیلے کچھ تہ
 اوس کے مرنے سے یہ ہوا لیر
 آیا پیش امام تہ
 آپ پڑھ لے جنازے کی تہ
 عرض خالق سے کی کہ رب تہ
 زندہ کر دے حکیم ہی و قہر

<p>جان ہوئے آگے تنگی و امنیگر جسد جاگہرین اب نکر تاخیر دیکھ وہاں جا کے فضل حی و قدیر ایسے بیٹھے ہے کچھ بنین دیگر ہے لیے لب پہ دبدم تقریر تو نے بخشے حیات کے جاگیر سب یہ تیرے دعا کی ہے تاثیر تو بھی پائے گا حسلہ کی جاگیر آپ آقاہین مین ہوں عبد حقیر یہ رہے دو جہان مین بالتوقیر اور ادا کے کوئے بنین تدبیر خاک پا جائے رتبہ اکسیر مرے کچھ بھی باقی عشر عشر</p>	<p>منو کے سقے ہنوز خستہ دعا مرد مومن سے شہ نے فسر مایا ایک لمحہ نہ ہر سال توقف کر اوس نے اگر جو دیکھا زوہد کچھ اثر سبب بنین مسدالت کا میرے مولائے سری امام بھی میرے صادق میرے امام زبان خستہ کر منقت کو اب رضوان القب کر جناب صادق سے عبد پر ہو اگر کرم آفت دین نے ہے کیا پریشان حال آپ اگر چشم معر سے دیکھیں دین گر کوہ ہو تو کاہ بنے</p>
---	--

منقت جناب امام موسی کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

<p>جناب حضرت کاظم لقب بہتی کلیم کہ نظم غنیہ و غضب آپ کی تھی فوی قدیم جو نام پاک میں واقع ہوئی ہی اول مہم کیا ہے بدر کو نانا کی معجزہ کو دو نیم</p>	<p>امام عرب و بشر پیشوا سے اہل نعیم لقب جو حضرت کاظم ہوا تو وجہ تھی یہ ہی ابتداء موت تو انتہائے کرم ہوئی جو واسطہ دادا کے رحمت خورشید</p>
--	---

<p>بلند عرش سے ہی نشہ نشین کر سی سے اوسے ہیں خازن جنت کی مرتبہ حاصل بہم نہوی مشابہ امام ہفتہم کا جو نور بار ہو قندیل قصر سرور دین مراد ہے یہ بیضا کے اوس کفن پاسے مثال موسی کاظم کی دی جو موسی سے یقین ہے کہ سوائے جو آپ کے نکلے غریب پرورد عاجز نواز ذلی خلاق ہی صاف ترکا بسا و سب نسبت حاتم عطا وجود و کرم کا نینچ ہے حصر و حساب عطا کئی اوسے دریا دلی سے سودریا سحر کو آب جو دار دہو سے پی گلگشت کجا سحابے بارش کجا فیوض امام زہی سخاوت وجود و عطا و لطف و کرم ہو جو دھل و بے معنی اور بی رونق صلہ میں مدح کے ہو گنج گنج کے بخشش صفت میں زہد کے ہی فکر مطلع نو کے</p>	<p>خرم ہی اوج میں ارفع ہے شاہدین کی حریم جو کوئی گو چہ شہین ہوں صدق دے مقیم چراغ لیکے اگر دہو نہ ہے کوئی ہفت اقلیم تو گل ہو شرم و حیا سے چراغ طور کلیم وہ آبلہ کوئی ہو گا جو تباہ ست کلیم تو بلع کر لے اسی دم میں اثر دہاے کلیم تو اتہام کو ہوئے عصا بدست کلیم علیم و عالم و علام و اہل علم و حلیم کہ اسخیا سے ہوئی خلق میں اوسی تقدیم کہ ہوئے میں گھر و لعل و سیم و زر تقسیم گھر کے واسطے سایل ہو جو کوئے یتیم چمن سے جولیان بہر لای بو خوش کنیر کہ اوسکو فصل کے تخصیص ہی یہاں تقسیم وہ پای شال کے کپڑی جو مانگی ایک کلیم جو اولین نہ اگر اوسکے جیب خاص سے جیم نہ مثل میری ہی سائل نہ افسا ہی کریم قلم کو چاہئے اب خم کرے سر تسلیم</p>
--	---

مطلع ثانی

<p>ہمیشہ میل رہا سوسے بوریاد کلیم</p>	<p>نہ شوق تاج ہوا تہانہ خواہش دہیم</p>
---------------------------------------	--

سوفیو۔ و تامل پر مودود و مودود
 بزریر قصر و جاتی جهان کدھرت کو
 تمام روز شغل سچو و رہتا تھا
 سحر سے شام اور شام سے تا صبح
 یہ عبادت و شغل نہ ہی تھی نہ دن
 و رات و بام و شب دن و رات عبادت کا
 نگاہ پر گئے ناگہ جو محسن خانہ میں
 شتاب بجلو تباؤ کہ اسکے دھیر ہی کیا
 اونہوں کی عرض کی ہرگز نہیں گلہ کیا
 اسی منط سے ہی حال اس امام زائد کا
 سوائے شغل عبادت میں کچھ کام کوئی
 پسکلی ہی نہوا اہ راہم احوال
 ف انما انشاء شہ کے جان کروں
 کیا ہی نظم قصیدہ جو مدح حضرتین
 و عاسی خاتمہ بہتر ہے نظم کا نا ور
 میں مالکتابوں پناہ اب جو کم اعدا سے
 تیری مدد سے خراب ذلیل ہوں یکسر
 امید کے کوئی صورت نظر نہیں آئے
 جو دوستدارین خوشنود وہ امام ہیں
 نصیب شاہ کے بغداد میں زیارت ہو

ہی نہ ہر شہ کتب معتبرین یوں ترقیم
 کیا خلیفہ نے پابند با حفا سے عظیم
 ورون محن مکان پیشوای اہل نعیم
 نہ کام تھا کوئی جز طاعت خدای علیم
 تو ہر ابرو کے پردہ میں تباہ پیش فہیم
 بلند جیسے کو ہوی شزار نار جعیم
 خطاب اوسنے کیا سوی جارسان لیم
 پڑی ہی روی زمین پر سیاہی کلیم
 سجدہ میں یہ کاظم امام باتکریم
 ہوا ہی جیسے کیا سجدہ میں قید و مقیم
 خدا کے سجدہ میں رکستا ہی خم سر تسلیم
 وہ جو پیشہ و ظالم لیم ابن لیم
 یہ سب ہیں اماں واجب التعظیم
 ہی گوشوارہ ہر اک شعر ہر گوش فہیم
 میرے قلم سے ہو کب و صفت شاہ کی ترقیم
 نگاہ رخم کے کر اسے رحیم ابن رحیم
 ستائے ہیں مجھے بوجہ دشمنان لیم
 ہزار طرح کے رہتی ہی دشمنوں نے ہم
 حسود ہوئیں گرفتار صد عذاب لیم
 الہی عزم سفر کے شتاب ہو تقسیم

منقبت جناب امام موسی کاظم علیہ السلام میر مظفر علی امیر

کین موسیٰ سے برتر ہے مقام موسیٰ کاظم
زمین جتنی ہی سبک در دجام موسیٰ کاظم
خدا نے جو کہا سو ہو سے وہی بامہ نکلتا ہو
نماز صبح پڑھنے کے لئے جنت بن اوشی بن
برشت اتنے کئے انکے محبوب نے پیدا
نمازین پرہ چکے جنت تو آیا تحفہ رحمت
عجبت کرتے نہیں بن اتدن ہفت اسماء
سر اپا نور کا عالم ہی جس عالم میں ہتی بن
ہوئی نبوت رسول محترم جس سے پیدا
ہدایت پاتی بن انسان ملک تعلیم لیتے ہیں
سباد رسا سے لوہا مانتی بن شیخ خضر نکا
افانہ معش سے پایا کچرعی برق بجلی سے
زمین رہگذر ہی لوح محفوظ اونکی چلنی سے
ملک و سپہ نازین پڑتے ہیں بد مصلے کے
خدا کا کہو طالب راہ کچھ مولا سے پیدا کر
خدا کے حکم سے پایا ہی شہ نے ربہ موسیٰ
زیادہ صفحہ ایجا دین ہو آبرو اپنے
اسیر خستہ ہے پیدائشی یہ اعتقاد اپنا

عزیز مصر ہے ادنیٰ غلام موسیٰ کاظم
قلک ہی بالذماد تمام موسیٰ کاظم
کلام اللہ ہے بالکل کلام موسیٰ کاظم
ملک نکر صدای کوس بام موسیٰ کاظم
خدا نے جتنی پای حرف نام موسیٰ کاظم
پیام حق تقالے تھا سلام موسیٰ کاظم
پہرا کرتے ہیں یہ گردنیا موسیٰ کاظم
نہر سے ہی سوار روشن ہے شام موسیٰ کاظم
معطر اس کے بوسی ہما مشام موسیٰ کاظم
دو عالم میں ہی جاری فیض عام موسیٰ کاظم
نہ جھوٹے عرش پر کیونکر حسام موسیٰ کاظم
لیا جب طور پر موسیٰ نے نام موسیٰ کاظم
روش ہی کلک قدر تکی خرام موسیٰ کاظم
نہ ہی دامن کوہ احترام موسیٰ کاظم
کہ اس دربار میں ہی اہتمام موسیٰ کاظم
کہ کوہ طور عرفان ہی مقام موسیٰ کاظم
نکین دلپہ کیجئے نقش نام موسیٰ کاظم
از لکے زور سے ہیں ہم غلام موسیٰ کاظم

رضوان

راہی صدق گو و صدق اساس
 سنا جو منصور نام عباسی
 جشن نوروز آپ سنراویں
 تحفہ اور ہدیہ بھر شاہ ہوا
 کک اک شخص نے خلیفہ سے
 نہیں اس عید کے خبر ہرگز
 کرتے اس عید کو تھے شاہ عجم
 کہا منصور نے کہ یہ میں نے
 کہا منصور نے کہ یا حضرت
 بادشاہ و امیر و اہل دول
 انکار اک گدا نے عرض یہ کے
 ہوں بہت فقر سے بچنے و نزار
 آپ سے چاہتا ہوں ابن سول
 سنے حضرت نے یہ کہا اس سے
 کہا خادم سے جا کے تو یہ پوچھنے
 حق میں اس مال کے ہی اب کیا حکم
 کہا اوسنے کہ سب ہی مال امام
 دے دیا مال وہ گدا کو سب
 ختم اب منقبت ہوئی رضوان
 سب مشاہدین جاؤں زیارت کو

لکھتا ہے یہ حدیث برقرطاس
 بیجا خط یہ جناب کاظم پاس
 تنہا کے ہوں جمع جملہ اساس
 سبھی لاویں ہر دن زحد و قیاس
 لکھتا تھا جو ہر ایہ واجناس
 اہل اسلام سے کسی کے پاس
 نہیں اس باب میں کوئی وسواس
 عید کے ہے برائے لشکر و ناس
 آپ اب بیٹھے ہمارے پاس
 لاتے تھے نذر گو ہر الماس
 و رہم و زر نہیں میری پاس
 مفلس نے کیا ہی محکمو او اس
 کہوئے جلد میرا یہ افلاس
 تیری حاجت روا ہی میری پاس
 زہر جمع ہے ہر دن زحد و قیاس
 کیا خادم جو پردہ وائق پاس
 صرف جو چاہیں وہ ہو ہیو اس
 اس سخاوت کا کون حد و قیاس
 دفع ہوں دسے جلیہم و ہر اس
 دل رہے اس الم سے اب نہ او اس

منقبت

منقبت جناب امام موسیٰ رضا گلزار علی و مصطفیٰ علیہ الاف التحیۃ والثناء منشی مظفر علی خان سیر

<p> ہی بجار رضوان اگر کرتا ہی دربار رضا گوش گل بین باغبان مشتاق گلزار رضا لاسکے کیا گوئی ہوا قتاب دیدار رضا اوس طرف طالب لیا اس طرف ساجد باغ جنت میں ہی جسے یہ ضو کا کلام مومنوں کو داخل جنت کریگا جب خدا کیا فصاحت کہ جتنی تھے فصیحان عرب جب تملک جانا نوشہ خراسا تکلیف خدمت مولا ہی بہر سلطنت بہر خلق وہ تو پہرتی پہنچ شی سی روضہ قدس کی گرد رعب سی پانی دل اہل تماشا کیوں نہو آسمان پر چشم انجم سے نکل پڑتی ہیں اشک آدمی کیسی فرشتے آتے ہیں بہر سلام دینی ازار تے اعدا تو انکو کیا ضرر اور شاہوئے نہیں دربار کو خاطر پسند آشکارا یہ کسی پر حال مولا کا نہیں آیہ نصر من اللہ کیوں نہ نقش نگین </p>	<p> ہی مقام ہشت جنت زیر دیوار رضا چشم نرگس طالب دیدار خسار رضا چشم سون ہو تو دیکھے نور خسار رضا سر دہے بازار یوسف گرم یازار رضا کیا رسا ہے طالع گلچین گلزار رضا حاجیوں کے آگے آگے ہونگے زوار رضا وجد کرتے تھے ہمیشہ کے گفتار رضا دور سے کیجئے زیارت پڑ کے دربار رضا تاجدار و سنے سواہین کفش بردار رضا طوف کرتے ہی سعادت گرد زوار رضا مہربن جاتا ہے شبنم میں خسار رضا وقت طاعت دیکھ کر چشم گہر بار رضا جب کہ سنتے ہیں کہ آیا وقت دربار رضا ہر جگہ تھا خالق عالم مددگار رضا الٰہی ہی ہاتھ ہلکے جیسے سرکار رضا جانتے ہیں واقف اسرار اسرار رضا نامور عالم میں مین نصر تھے نصار رضا </p>
--	---

ہر سال ہر چہ سید ہی تھے ثابت ہوئی
 کون عالم میں ہیں میران رفتار رضا

ہر سحر آتے ہیں گردنوں میں ایسے

ہرز اکلیل

اسید گاہ غریبان بیدار مایوس
 کہی خلل نہیں ہوتا ہی و نہیں پیدار
 یہ بہر مردہ و لایہ و تہائی اصوات
 جو پامال شہ دین ہو تو یقین یہ ہے
 مرجح اوسکی سخاوت جو دھاتم سے
 نہ حد ہی بہر سخاوت نہ بہر جو حساب
 بہر تنگی المسی جو رات بہر روئے
 ہی بخت گل سے ہی جای رشک عالمین
 پی جو شربت شیرین لطف کا جرعه
 ہی صرف اشرفیون کا بجای خرمہ
 ترقیوں میں ہی اسلام زور پر ہو دین
 ہمیشہ ذکر حق ہو بصورت یا ہو
 اوٹھای صاف زمانہ ہی رسم خود بینی
 کتاب بیخ کرمی اوسکو عدل کا شجہ
 اسی سبب سے ہوئی دنگو بوی خوش زائل
 ہر ایک طرف جو نظر کے بطن زبے شرمی
 حرم میں آئے جب ہی اذان وقت نماز
 ہی نغمہ نیز جو قانون عدل مجلس میں

ابن ملا ایک قدر شتاق دربار رضا

سید خان نادر

امام شامی نام رضا شہنشاہ طوس
جو مال ہوئی ضمانتیں آپ کے محروس
ہنہین ہیں کہ دم عسی ہی شاہدینکی نقوس
ہو طرہ سر کے لئی ہر گل کما در پوس
ہی عہد دولت شاہ نہ چن جو خوش
عطا ہو گنج اوی جو کہ مانگتا ہو فلوس
تو شمع بزم نہ پایا ہے خلعت فاقوس
کبھی تو زراو سے ملتا ہی اور کہ ملبوس
تو تلخ کام ہو مچھوٹے ہی جالینوس
فقط ہی مہیا ہو سکے پشت پر نشان فاقوس
صدای کلہ توجہ کیوں نہ دی ناقوس
نہر و ترک کہ شغل رقص کو طاؤس
عجب ہنچا جو رکش ہو آری سی سحر و
بلند اگر کبھی ہو وقت ہو صدای خروش
چمن میں ہی گل شہ جو صورت ناقوس
رہا نہ دیدہ نہ گس کو باصرہ محسوس
نظر کے برہمن دیر کے گرا ناقوس
تو ٹوٹ جاتی ہی مردنک صورت فاقوس

نگاہ ہو حد قہ میں یقین ہے محسوس
ہو اپنے بچے سے جس طرح جانور یا کوس
شہادت آپ کے سم سے ہوئی ہزار کوس
جو کوئی شاہ کا انا قہ میں ہے عقبہ بوس
جو کوئی ہوئی کبھی زائر شہنشاہ طوس
کرم سے شاہ زمج کے بلوکیا کوئی مایوس
منافقانہ وہ ملتا ہے از رہ سالوس
سوا ہی عقبہ عالی جو د لکوی مانوس
عدو خراب ہوں جلد ای مام پاک نقوس
تباہ جلد ہوں نادر کے دشمن مخوس
صداع و نفرت ذات الریہ و ایلکوس
حسود کو نہ حاصل بجز غم و انسوس

بچہ شہر کسی کو اگر کوئی دیکھے
پلائی بڑ کو ہی شیر شیر مار دہ یون
نہ ظلم جید مامون نادر شہید و لیم
وہ جیتی جی ہی بلا ریب جیسا کہ کتاب
ملا ایک آتی ہیں گردون سے پیشوا ہی کو
ہتی دشمنوں سے ہی مسلوک و ہتی کے طریق
عجیب دشمنوں کا حال ہے جسے دیکھو
پناہ کی کوئی جا ہی نظر نہیں آتے
یہ فی سبب تیرے مدح کو ستاتی ہیں
طفیل شاہ خراسان امام ہر دوسرا
ہو حاسد و نکویہ امراض جلد تیرا حق
جو دوست الہین سر و شادمان ہ ہیں

رضوان

جب کہ مامون نے براہ دعا
اپنا قائم مقام اوسنے کیا
بنی عباس میں ہو احیدر چا
باپ کا نام اوس کے تھا مہران
اس خلافت کا امر تہنی کیا
تکو یہ بات تہی ہنہین زیبا
اس خلافت کو ہاتھ سی کہویا

ہی کتابوں میں اس طرح سے لکھا
شاہ موسیٰ الرضا کو بلو اکر
اس ولایت کا اس وصایت کا
ایک حاجب کہ جس کا نام حمید
اوسنی مامون سے تخلیہ میں کہنا
منتقل کر دیا علی کے گھر
تھے جیسا کیا کوئے نہ کرے

اوس کو مامون نے بتایا یہ جواب
 تاکہ سب کے یہ حال و مال
 رفتہ رفتہ کریں گے ہم تدبیر
 تب یہ حاجب نے عرض کی اوس سے
 مجتمع کر کے عالمان جہان
 اوس نے فرمایا تو مرض ہے
 کر کے اک مجمع حاجب ملعون
 سب صغیر و کبیر کرتے ہیں
 کوئی دنیا میں تیرے مثل نہیں
 مرتبہ جس سے یہ ملا تجھ کو
 منع کر اب فضول گوئی سے
 اس طرح حکام نالایق
 سن کے اوس کا کلام نامعقول
 امر حق ہے جو لوگ کہتے ہیں
 تب لگا کہنے حاجب ملعون
 تجھ کو دعویٰ ہے گرامت کا
 اوس کا سن کر کلام مجمع میں
 چار ظالم کو فوج کر کے بہم
 ہر سر کوہ گوشت کو رکھ کے
 حاکم خالق سے ہو کے زندہ ب
 ہو چکا جب یہ معجزہ ظاہر

میں نے یہ امر ہے چہا کے کیا
 اور طساہر ہو مرتب اپنا
 اس کو کر دین گے خلق میں رسوا
 گر کہی تو کروں میں استہزا
 میں کروں اک معارضہ پیدا
 تجھ کو ہے اختیار جا بجا
 اس طرح شاہ سے ہوا گویا
 تیرے اعجاز کے بیان کیا
 دوستوں کو تیرے سے یہ دعا
 اوس سے کرنا کہی نہ ملے دعا
 وہ کہے کو نہ کچھ کہی دے گا
 حاجب زشت فی بہت سا بکا
 سرور دوسرا ہوئے گویا
 سچ ہے کہنے سے کچھ نہیں پروا
 حاضرین کو دیکھا کمال اپنا
 معجزہ کچھ خلیل کا دکلا
 معجزہ شاہ دین نے دکلایا
 گوشت اون سب کا کر دیا یکجا
 طاہر و نکو پکارے ہو زندا
 اپنی اواز میں ہوئے گویا
 تب لگا کہنے وہ سب دنیا

تم جو سچے ہو اپنے دعوے میں
 سن کے اوسکا کلام شہ نے کہا
 اب سزا اس کلام کے تجھ کو
 حکم شیرون کو پھر دیا شہ نے
 شیر قالین مجھ شاہ زمین
 حملہ ور ہو کے دونوں جانب سے
 نرہ پاچہ نشان حاجب کا
 دیکھ کر اس طرح سے حاجب کو
 نہ زبان ہلتے تھے نہ سنتے تھے
 دیکھ کر اس کو غش ہوا مامون
 بید مشک اور گلاب جب چڑکا
 عرض شیرون نے کی کہ امیولی
 جب سنا یہ کایم مامون نے
 اور وہ شیر مثل شیر عزمین
 پھر دوبارہ سنگا کے عطر و گلاب
 غش سے جسد م وہ ہوش میں آیا
 دیکھے اب اجازت اسے مولا
 سنکے اس بات کو کہ شہ نے
 اب بنوا اپنے صورت اصلی پر
 سنتی ہے شیر شیر قالین تھے
 سطح غیر اسے تابچہ ج برین

شیر قالین میں جان ہو پیدا
 دیکھ اب قہر قہر قہر ملتا
 دم میں دیتا ہے شیر قالین کا
 پھاڑو اس زشت خود کو تم ایچا
 بن کے ہر ایک شکل شیر آیا
 ایک نے حیر ایک نے پھاڑا
 دونوں شیرون نے خوبسا کہا
 سب کو خوف و ہراس نے گہرا
 کوئی گونگا تھا اور کوئی بہرا
 تھے کھرے شیر دونوں اپنی جا
 تب وہ ملعون ہوش میں آیا
 حکم دو تا کرین اسے پارہ
 پھر غش میں اوسطر جسے ہوا
 ایستادہ تھی اپنی اپنے جا
 مونہ پہ مامون کے خوبسا پھر کا
 پھر یہ شیرون نے عرض شہ سے کیا
 تاکہ کرین طعمہ اسلو ہم اپنا
 ابھی اس میں نہیں ہے حکم خدا
 ہو چکا امتحان قدرت کا
 پھر نہ کچھ عذر کر سکے اصلا
 شور تحسین و افرین کا ہوا

<p>بہشتی نہی جس سے وہاں نصیب و شریعت معجزہ اسکو کہتے ہیں یا روئے اسکو اب ختم کر کے ایضاً خوان تم ختم الرسل کے نور البین از براے نبی و آل نبی مہر رہوں فکر دین میں محزون دوستان علی کو حسد لے</p>	<p>سبے خوش ہو جسکے چومی دست رضا جیسا شہ سے طہسور میں آیا عسدر غن کو شاہ سے کہ امی آقا تم سے یہ القاسم ہوں رکنتا میرا بر آئے مد عادل کا جلد ہو جائے میرا دین ادا دشمنوں کو ملے جحیم میں جا</p>
--	---

منقبت جناب امام محمد تقی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

<p>کس لئے فرط غم و رنج سے ایدل ہی اوداس کثرت رنج و درد ہی زلیں تک ہی زرد درد دل کا نہیں ہوتا تا کہ ادا ساکن رنج دوری وطن کا نہیں پوچھو حساب امر اعدا کی فیض نظر آتے ہیں نہیں باقی ہی کسی شخص کو عالم میں فراغ جسکو دیکھا اوسی آفا میں خالی پایا کوئی امید کی صورت نہیں آتی ہی نظر فرہی اسکو سمجھتا ہی حسد دید میں رات دن ہی تشویش میں جان پر غم</p>	<p>لب پر آئی کسی حال میں کچھ غیر پاس صاف معلوم یہ ہوتا ہی کہ پہلی ہر پاس اس مرض کو نہیں تی ہی دو کوئی راس اقربا و رین احباب ہی تی نہیں پاس کل تصویر میں جھپٹے ہو ہوئے نہ باہر سب ہیں پابند تیدی رنج و افلاس چرخ کا ہی نظر آتا ہی تہی سانی طاس سب کے آفاق میں ہیں دست گریبا غم و یاس کسی مشتاق کی ہو می جو بدن پر آس ہوش پر جاہن نظر میں قائم ہیں اس</p>
--	--

<p>باحث پنج ہزار گوئی صفا سے ظاہر شش حبیب یکتا جو ہونہ ہو تو تین ہزار خوطہ زن بحر ترددین ہوں ہر چند کہین مرض فکر و تردد نے کیا ہی جو ضعیف نہیں حاصل ہی طمانیت خاطر اصلا مد غیب سے ہے دلکو تر صد ہر دم تا ہی سوچ کہ آئی یہ صدائے غیبی عرض کر حال امام دو جانے اپنا ہیں جو ہمنام بنی اور ملقب بہ تقی شان میں آئیہ لکھنویہ اجب نارل دلین آگاہ ہے کہ ایسے مطلع تازہ کسے</p>	<p>کاش دیتا ہی جگر ہوی جو سودا کما طاقت و تاپ تو ان خیر و خوش حواس لیکھ شکر لب نہ نہیں جو حمد و سپاس ہوئی کس طرح سے اب نبض قلم کا احساس دلکو رہتا ہی شب و روز غم و بچ و ہراس اور امید ہی کوئی نہ سہارا ہی نہ آس ہقدر فکر سے کس واسطے منتل بین حواس ہو نہ اس مرتبہ تشوش و تردد ہی او داس اونکی اوصاف رقم کر نہیں سکتا احساس اہلیت بنو یہ ہوئی زایل رجا س بہ شنا و صفت و مدح شہ قدر شناس</p>
<p>کوئی جسکا نہیں جز ذات خدا ربہ شناس روی انور کی تو تعریف قلم بند کروں ابر و چشم کو دیکھا تو یہ سوچا ضمیر جنہرین لفتے کیا دیکھے نسبت اسکو باغین ہی دہن تنگ سے غنچہ دل تنگ کیا صفا ہے کہ تعریف نہیں ہو سکتی مس اگر دست مبارک سے شاہ کریں اگر اشیا کو نہ تاثیر دی لطف شہ دین</p>	<p>اوسکی تو مصیبتیں کرتا نہیں کچھ کام قیاس برقی ہے ہو پڑے کے منور قلم اس نا تین کسری ہیں باد عرفانی گلاں سنبیل تر ہے فقط باغ کی کالی اکاس رنگ جگر کے اون ہونہ تو انکی ہی ہوا داس موتی اون اتنا گلو کی بھی قلم کا احساس رہ خالص ہی بیا ہی بلاریب نحاس سودہ لہریں اسماں پہ چوبیس</p>

<p> او کو پیدا ہو کیون علت ہم دسواس گرد کو بھی نہ رسا ہو فرس ہم و قیاس ایسے ہوڑی نہیں آتی بین میان نخاس جس خدشہ ریزہ کو نہ کر این نبی و الماس جب کیا غور تو ہیں مشتق نسان و ناس رکھتے تھے مرتبہ و صورت و شان عباس ہو کے ہوں وہ شاکی ستاؤ نہ بین پاس ہاتھ پیدل کے جو مانگے کوئی دس میں پاس شاہ کرتے ہیں عطا جبکہ نگو دو اجناس بر میں دن کو کوئی زہرین نظر آتی ہیں کیا ظلم کے خلق میں باقی نہیں بنیا دواس او جمین کر سی سے کچھ کم نہیں تخت اجل اس ہیں سلاطین نہ مان کو چہ شہ کے کناس تو زیارت کے لئے دوڑ کے جاؤں بالراس استخوانو نکو مری چرخ کرے جو دست اس شہ فیاض ہیں مداحوں کی خود قدر ناس خضر کے عمر ملے یا کہ حیات الیاس </p>	<p> معجزات شہ کو شین میں شک ہو جسکو اگر مہر بخت را اگر مرکب ناصہ ہوئی نقد جان کا کس کوئی دیا نہ چہ صوفی کیا سہرست رقم کیجئے فیض اقدام نہیں بیان تہ شناس شد بین خلق میں جو قاسم و اکبر ثانی سے اگر سیرت میں سبز و سیراب جو ہیں خوان کرم سہرورد لا اقداد کو عطا شاہ زمین کرتے ہیں عمر بہ کے لئے محتاج غنی ہوتے ہیں عورتوں کو کہ تھے اہتو عطائی شہ سے محمد دو یحییٰ چہ شہ کہی و فوری نصفت فرشتا یوانسے اگر پست ہی عرش اعظم خاک بنی در و الا کی ہے شہر امرا جذبہ لطف عنایات شہ دین ہوا اگر مدحت شہ کے سوا کچھ نہ لبو نہر لاؤں کیا ضرورت ہی صلہ مانگنی کی امی ماور مدح کا خاتمہ ممکن نہیں مداح کو جو </p>
<p> ام عیسے تھے دخت رامون او کس ظاہر کیا عجب مضمون </p>	<p> کہتے ہیں یہ حکیمہ خاتون میں گئی اوس کے حال پر سے کو </p>

پہلے تو روئے مشکل ابر بہار
 جب میں عتد امام میں آئی
 جا رہیہ اور زنان خسرو بھی
 مجھ کو اس امر میں شکایت تھی
 سن کے اوس نے کہا کہ بس چپ رہ
 او شکا شکوہ خدا کا ہے شکوہ
 ہے خراج میں اس طرح مطہر
 اپنے افعال نامناسب سے
 بولایا سر سے دل میں آتا ہے
 اشرفی دے کے اوس کو میں نیاز
 رخصت خدمت امام کیا
 جب کہ یا سر حضور میں پہنچا
 شہ نے یا سر سے تب یہ فرمایا
 یہ تھا عہد شب کو با شمشیر
 میرا حفظ خدا کے غالب ہے
 عرض یا سر نے شاہدین سے کیا
 بتایہ نش کا فصل یا حضرت
 تو یہ اب کی ہے بادہ خواری سے
 اب نکچہ آپ اوس کو فرمائیں
 سن کے یہ شاہ اور بنی یا شہم
 دیکھ کر سرور دو عالم کو

پھر بیان مجھ سے یہ کیا مکنون
 اون کو پایا زیادہ تر مفتون
 متعہ و عتد سے ہوئیں ماذون
 باپ سے جا کے یہ کہا مضمون
 اوس پر روشن ہے واجب مکنون
 اون سے راضی ہے خالق بیچون
 راوسی اسکا ہی صدق سے بخون
 منفصل ہو کے ایک دن مامون
 کچھ تحالف امام کو بھیجوں
 اور اک اسپ بادیا میمون
 جو کہ ہے خاص بندہ بیچون
 اور کہا ہے یہ ہدیہ مامون
 میرے اور اوس کے عہد تاملتون
 اس کے وہ سرے گھر پہ بخون
 وہ ہر اک شر سے رکتا ہی مکنون
 نہ ملامت سے کیجئے مقرون
 جس کے باعث سے تادہ تیرہ درون
 اب نہوگا شراب سے مقرون
 اس سے خجالت سے ہو گیا ہی جنون
 آئی اوس جا پہ تاجان مامون
 بھر تعظیم ادٹا وہ ملعون

اور بغل گیر ہو سکے حضرت سے
 لطف سے شاہدین نے فرمایا
 چاہتا ہوں کہ حیرت انگیز دن بچے
 رات کو کب سے نونہ نکلا کر
 عرض کی اوستہ تک ان کے
 پست آہو طحامہ مسرور اگر
 خلق اور سلم اسکو کہتے ہیں
 ہتا جو حضرت کا دشمن جانے
 حسرت تیار کر کے مامون کو
 عذر خواہی بہت سے کی او نے
 اور کہا مشرق و غرب کا محل
 جو تھے دشمن امام دین کے وہاں
 عرض کر شاہدین سے اب مضون
 کراد ایسے عین کو شاہا
 دین و دنیا کے آپ مالک ہیں
 قرض خواہوں سے یونجات کہیں
 آپکے دوست اور موالی سب
 سنگدستی نہ آئے اوستہ پاس
 رنج دنیا و نین نصیب نہو

عذر کے سبب اوستہ کے مضون
 فکر و دشمن سے تو نہیں مضون
 تار سے سب بدلیے تو ماون
 تیرے دشمن بہت ہیں تشنہ خون
 اب نہ نکلا گیا گھر سے میں پروں
 حسرت لکھا برا سے دشمن دون
 اس کے ہن ال مصطفیٰ موزون
 اوستہ یہ لطف و رحم قد فزون
 راست بازو سے کر دیا لقمہ دون
 محو خلق تھے ہوا مامون
 آپ جس کو کہیں ابھی دیدون
 غم سے اون سبکے ہو گئے دل خون
 قرض ہو گیا ہوں خوار و ذبون
 نہ کہوں تم سے پہن کس سے کہوں
 ستم و جور کس طرح سے سہوں
 رات و دن و مین ہی ہی مضون
 جلا آفات سے رہن مضون
 عزت و جاہ سے رہن مقرون
 غم شیرین رہن محزون

منقبت جناب امام علی النقی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

کس لے ایدل ہے مصر و فنغان مثل جرس
گلشن عالم سے اب بوی وفا جاتی ہی
شکل امیر و سروران و زونین جاتی ہی
اب ہر اک تشدید ہو باجرم جو آتا ہی پیش
سونیکو مس کیجئے تو مس بنا جاتا ہی
اس قدر کم ہو گیا ہی خلق سے نام خوشی
ہو گئی گنجینہ خالی مال و زر جاتا رہا
چرخ دون پرورنے ایسی کہ ہی غلبہ پرور
اپنی اپنی قافلہ سے لوگ جو داماندہ ہیں
ہی ہر اک موصوف و صاف مہتمم خلق ہیں
تنگنا سی تھن ہی جان جزین اس طرح قید
جان آجاتی ہی ہو نہ شو پر محب ہوتا ہر حال
دہ زمانہ میں نظر آتی ہیں اہل اقتدار
اوہ کیا آفاق سے بالکل قناعت کار واج
جسکو دیکھو جس کا پابند ہی آفاق میں
دلکوب دیکھا بہت مضطر کیا مینی خطاب
اگنی قید الم سے دن رہا نیکی قریب
عرض کر حالات اپنی سمر در کوئین سے
نام جس کا علی کہتے ہیں سب اسکو نفی

کوئی دنیا میں نظر آتا نہیں فریاد رس
سب گل و ریچان ہیں باغ و عین ہر گناہ رس
ریح و غم ہیں دہنی بائیں یاس و شاد رس
زیر دستو نکانین چلتا نہ بروستو شے بس
ہاتھ سے جاتا رہا ہی ندون انصوں جس
لاگہ اگر مغموم ہو نیکی تو ہیں سمر در رس
ایک پیسہ پر نہیں ہی اغنیاء کو دسترس
ناکسوں کو جاتی ہیں خلق میں سب لوگ رس
نارہ زن ہر اک سے مانندہ اواز رس
آدمیت ہی نہیں باقی رہا ہی جس وس
طاہر پرستہ ہو جس طرح پابند نفس
روح کہلاتی ہی تھن جسکہ گناہی نفس
تس خلق سے نہیں کرتے کسی جو ترس
کوئی پابند نہو ہی کوئی پابند ہو س
جانتی ہیں سب کہ ہی لٹا بس باقی ہو س
ای امیر و ام نادانی و پابند ہو س
ذکر فکر و رنج تاکی بس انعام شے بس
اپنی مداحوں کی جو ہیں اور رس فریاد رس
عرش سی و پنجاہی ادنی قصر عالیہ کا رس

رشک نہ زار کہ دی آج کاغذ کی زمین
 جی میں آتا ہی کہ اوسکو کیسے صرف قلم
 شاہ کا ثانی نظر آتا نہیں آفاق میں
 صاف ظاہر ہی یہ وجہ روشنی ہر دم
 صاف نتا ہر زرخا صغیر کا خلق میں
 جس جس کی بار ہوئی پامی پاک شاہ سے
 جو نسیم لطف شہ آئی نہ صحن باغ میں
 باغ جنت کی طرف کرتی نہیں پرینخ بھی
 ایک لک نقطہ بڑھائی جاتی ہیں شاہ جواد
 شہ عطا فرماتی ہیں بھیر و بھیر و حساب
 جوئی خشکیدہ کو دست مبارک میں ہے
 زیر پیر مانی عطا ہوتی ہی مطیع سی و شین
 جانی ہی گا ہی سواری آپلی کر سیر کو
 اس خاصہ کے صفت میں لنگے خوش قلم
 جبکہ گرو سواری اوسکی پہ جاتی ہی دور
 قصد ہر اہی اگرچہ کرتی ہی برق فلک
 جاگنے والے سونہ والی ہیں بیدار دل
 ایک پتائی اجازت ہی نہیں سکتا کہین
 شاہ کے مانند دنیا میں نہ ہو گیا کوئی
 طاہر ان سدرہ اوسکو دیکھ کر تے ہیں شک
 پشت سر سے دیکھتی ہیں صاف مثل پیش رو

خوب مایا بر قلم مضمون کا باران بکس
 ہارنہ آجائی کہی برگ گل تر کے جونس
 مہر طلعت موش یوسف تھا علیہ نفس
 و نو این خسارہ الف سے شہ کے مقبض
 آپ فرماتی ہیں دست پاک سے جو مسکوس
 آشیانہ میں ہوا اپنے لگاتا ہو وہ خس
 بین گل و برجان نہ نہیں چمن مانند خس
 کو چہ سلطان دینی جسکے دل میں ہے ہوس
 دس ہزار اوسکو عطا ہوتی ہیں بانی جو کہ دس
 لکے والی کہتے جاتی ہیں کہ بس پاشاہ بس
 بیشکر کی طرح ہے ہو جامی پیدا اوس میں بس
 تیسے فافہ سے جو پانی نہتی بہونی عدس
 ساتھ ہوتی ہیں ملائکہ طر قو کو پیش رو بس
 ماہ نوافلاک پر ہی روش نخل فرس
 وہم کا ہرگز رسا ہو تا نہیں اوس جافرس
 اوسکے سایہ تک نہیں جوتا لیکن دسترس
 ہی نفیر خواہین تاثیر اوارہ عبس
 سب ہیں زیر حکم برگ غنچہ گل خاوش
 لکھتے دان نکلتے سنج و نکتہ فہم و نکتہ رس
 اور فی جہس وقت شہ کے قصر عالیگی مگس
 شمع کی مانند یکساں شاہ کا تہا پیش رو بس

<p>دم نہ مارین جو کہ جب شاہ کا آفاق میں رجس پہنچا پاک ذات الہیت مصطفیٰ جسم شمع کے جسم سے جس شخص کو بس ہو گیا اوس امام پاک کا مدراج ہوں صد شکر ہے روضہ عالی سی جو اوس شاہ کی مین و رہن دور کر جاؤں طواف قبر انور کے لئے مانگ لی جو کچھ کہ ہو درکار ہو عطا وصف نام پاک کا باہر ہے حد و حصر سے شمع اوصاف شاہ دین رقم ہو ذکر کیا</p>	<p>اونکو ہوا حق الہی علت ضیق النفس آیہ تطہیر کو پڑھ لیں حسودانِ نفس آتش دوزخ بنیں کر نیلے ہرگز اوسکو بس جسکے جد کے جسم پر بیٹی بنتی گا ہی بس رات دن کرتا ہوں نالہ مثل اواز جرس تنگ آتا ہی نظراب ہند کا جھوٹا نفس اپنی آقا سی طلب کریں کیونچے پیش پس طول ای ماورنہ دی یہ نظم اب کرتی بس خامہ مداح گو لکھا کرے سو سو برس</p>
--	--

رضوان

<p>ہے کتاب عیون میں یہ رسم کہ علی النقا امان زمان ایک دن عازم عسراق ہوئی اون سے شاہ زمین نے فرمایا عرض کے بوا الحسن ک شمشیر دوسری اپنی بیٹے موسیٰ سے عرض کی اوس نے ہپ خوش رفتار سن کے یہ شاہ دین نے فرمایا موسیٰ رکتاب ہے ماننے اک تشبیہ ہے امالی میں اس طرح مرقوم</p>	<p>راوی اسکے ہیں احمد اعلم دہمے نائب رسول اسم بواحسن شے کنار میں اوسدم تکو کیا تحفہ وہاں سے لائیں ہم برق و شمس مہتاب آتش دم پوچھا تم چاہتے ہو کیا اسدم تاکہ ہو میں سوار اوس پر ہم بواحسن مجھ سے پتے قدم بقدم امتحان اوسکا ہو گیا اسدم راوی منصور ہیں بوجہ اتم</p>
--	---

وا حسل شہر شام جب کہ ہوا
ایک دن اتفاق سے میں نے
شہر میں وہ غمر کے رہتا مشغول
عذر ہم نے کیا کہ اسے آقا
عرض کے تو نہیں شناسا ہی
ذکر اوس کا امام سے نہ کیا
متوکل کے پاس پہنچ گیا
اوس نے مجھ سے کہا کہ متوکل
رافضی اور شیعیان علی
لائے ہیں جس بدیہ ہاوسے
لانے والوں کو جا کے کر لو قید
اوس سے منظور رہنے کہا فوراً
الائین کے قید کر کے تیرے پاس
خدمت شہ میں آئے پہر منظور
سن کے شاہ زمین نے فرمایا
نہ کسی تو نے کس لئے یہ بات
قابل التماس حال نہ تھا
مبسم ہوئے امام زمان
پھر یہ فرمایا مال آجلی شب
کوہ کے محو نماز شاہ ہوئے
انضوع و خشوع و صدق لسان

سید علی بن خاقان

متوکل حنیفہ طاہرہ سلم
اوس کے بزم طرب میں رکھا قدم
مجھ سے گئے لگا کہ پی اس دم
کہی شہ نہیں شراب کو ہم
ذات اوس کی پہلے دفعہ اکرم
تجا جو وہ قول ظالم اعظم
ابن خاقان وزیر تھا اوس دم
یہ سخن مجھ سے کہتا ہے ہم
قسم سے اسباب مال کر کے ہم
اسمیں کہہ شک نہیں خدا کی قسم
تا نہ پونچے او نہیں کوئے در ہم
اون کا جسد سراغ پائین ہم
معہ اسباب مال و سیم و درم
اور کیا اطلاع امر اعظم
حال سے غمر کے ہیں ہم اعلم
عرض کی اوس نے سید اکرم
جو کہ بیودہ بولا وہ اعظم
اور کہا خیر کچھ نہیں ہے غم
لانے والوں سے جلد لین کے ہم
استن میں لائے مال اہل چشم
پہرہ چکے جب نماز شاہ امم

<p>اپنے خادم سے شہ سنے فرمایا ہے کیا جب کہ خادم دیندار پیش کش کر دیا جو لایا تھا پھر گیا وہاں جو وہ مع منظور اوسنے کی عرض میرے بیٹی نے دوسرا جبہ پھر دیا اوس نے شہ نے فرمایا یہ میرا جبہ ہے میرے مال کا حذر حافظ دوش پر سے اتار کر جب گھر سے اوسدم امام دین بکلی اوس سے پھر شاہ غیب دان نے کہا جو امامت میں میری تھی تشکیک ختم کر کے روایت ہے فضول یا خدا بھلا کمال پاک بنی زندگے بھر نہ کچھ الم ہوئے</p>	<p>کو چکے لبتہ جا کے لا با شمس خدمت شاہ مین معہ درسم شہ نے سر پایا جبہ لا اسدم اور کہا جبہ کیوں کیا ہے کم جبہ وہ لے گیا تھا شاہ امام لا کے پیش حضور بھر کر م تو جو رکھے ہے دوسرا اسدم اوس مین ہو گا کہی نہ پیش نہ کم رکھ دیا پیش سید عالم غش ہوا طاری اوسپہ دای ستم شک تیرا رفع ہو گیا اسدم تجھ پہ ثابت ہوئے بوجہ اتم کر دے غائبہ بخت ابق اکرم دار دنیا میں رکھ مجھے خودم ہوا اگر ختم تو ہو حسین کا غم</p>
---	--

منتقبت جناب امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

<p>کرین گے مدد سرور ذی نسب معاون ہوئے بین امام صبرا</p>	<p>حسن نام ہے عسکری ہی لقب جو عقدہ بین شعل کے واہوئے کلب</p>
--	---

جو افکار لاحق تھے لیل و نہار
عنایات شہ شامل حلال ہے
جو موسم تھے اندوہ و غم کے لیے
حسبائیت پہ آئے امام خدا
نزولِ تقدیر نہ ہتا دھیان میں
اونہایا سلم بہر وصف امام
عبادت ہے مہر گاہِ مدح امام
سراپا سر فرازی ہوگی حصول
دون یوسف ہی تشبیہ کیونکر اسے
وہ حسن دلاوینہ ہے واہ واہ
مشابہ کہوں قد کو کیا سرو سے
کرے سرو قد سے اگر ہم سرے
محلِ گلشن حسن رخ کو لکھا
بیاض رخ صاف و شفاف میں
قرنِ دون رخسار ابرو جو ہیں
ہے آئینہ روئے صافی یہ صاف
جو آنکھوں سے تشبیہ نہ کر سکے
جو نقطہ دیا خال کا بے زریب
ہے حال منور سے یون حسن زلف
نہیں زلف مشکینہ صاف رخ
جو زلف سیہ آئے رخسار پر

وہ سب دور ہو گئے بتائید رب
گئے تھے جو ایامِ رنج و لقب
قریب آگے فضلِ عیش و طرب
تردو کے پھر کون ہے جای اب
سبب نے پیدا کیا کیا سبب
کہ ہے مدح شہ افضل و مستحب
قصیدہ صفت میں ہیں لکھتا ہوں اب
سراپا لکھوں گا اگر با ادب
حسینو عین وہ شاہ ہیں منتخب
ہی شہرہ ہر اک سو میان عرب
کہ آزاد بندہ ہے اوسکا لقب
تو مثل چہار اوسکو عارض ہو تب
نہ تشبیہ رنگین ملے اور جب
ہی بیت ابرو کی عجب منتخب
سترانِ مہ و مہر کا ہے عجب
کہ قیمت ہی اوسکی خراجِ حلب
تو ہے فکر پیدا اپنے مجھ کو عجب
تو سب اوسکو سمجھے شفا کی ہی حب
کہ تارون بہری جیسے موتی ہی شب
ہے قبضہ میں اہلِ ختن کے حلب
کہا سب نے یکجا ہوئی روزِ شبن

عیان بین یہ معنی بدرالدجے
خجل ہو گئے لعل و گوہر تمام
شکرین ملک دیتا ہے لطف
وہ لب بین کہ جس کا بین ہے نظیر
بہی پاؤں سے جن کو ہنکرا دیا
نہ آئینہ کے قدر سپر انگوٹھ
ہنیں ہے سپر نیچے تلوار کے
نہان کب سپر سے ہو خوش بے تیغ
یہ ہے ککشان جلوہ گر بدر ہے
طلابنتی ہی خاک پائے شریف
ہنیں ہے شرف میں شہ کا نظیر
ہنکا نالے کیوں کر اوس کا امین
نہ الطاف شہ ہو میں اوس پر اگر
اثر جو دکھائے دعا شاہ کے
شفا پانی میں اگر اکثر مرین
یہ راج قوائین شرعی ہوے
میں آئین ملت کے یہ زور شور
گدا یاں کوئے شہ دین میں وہ
میسر نہ نان جوین ہی جنین
عیوض قہر کے مسر فر ملتے ہیں
مسر ہم ہے عالم در شاہ پر

ہی سرخ بدر گیسو ہی تار یک شب
جو دیکھے وہ وندان صافی و لب
بسم کرین شہ کیوں زیر لب
ہی شیرینی سے اونٹ پیکا و لب
وہ زندہ ہوئے گر چہ تہ جان لب
کف پا کو دیکھیں جواہل حلب
یہ نوکے اپر سیہ ہے عتب
چہ برق کیا یہ یرد امان شب
سپر نرہ کے نیچے جو ہی عتب
قدم وقت رفتار اوشتی بین جب
عجم کے شرف ہیں تو نخر عرب
ہو جس پر نگاہ عتاب و غضب
مہرے میں ہو غفل سی بدر تر طب
تو ہو ذمی ولد جو کہ ہوے غرب
کہ ہے کوچہ شاہ گویا مطب
کہ منسوب عفت ہی بنت العتب
ہوے اہل دین تہی جو دنیا طلب
یہ فقور و فقیر ہے جن کا لقب
وہ کہاتے ہیں با دام و لب و لب
کہہ کر تے ہیں شہ بجاے غضب
پے کسب اخلاق و علم و ادب

<p>عجب ہے عجب ہے عجب ہے عجب شفاعت کے ہونگے شہید کہ اطناب ہی ہی خلافت ادب تو کر عرض با صد نیاز و ادب جلین وہ جسم میں مثل حطب کرے دشمنی تم سے جو بی سبب بسر زیت ہوئے رعیش و طرب نہ جیش ہو یا و نکو سی اک و جب تو احسنت کنے لگے مجھ کو سب</p>	<p>نہ مومن میں ہو جب سرور اگر گنگا رائیں گے جب حشر میں کر اب ختم تا در تو اس نظم کو جو ہوشم یہ نظم مدح امام جو سرگرم الفت نہوشاہ کے وہ آفاق میں ہوا سیر بلا جو رنج دلی ہیں وہ سب دور ہوں رہو الفت شہ میں ثابت قدم جو کسر تقاریمین لکھی یہ نظم</p>
--	---

مزار فیع الشودا

<p>ماں می آئینہ بہتر اس صفا سے رنگ ہے چاہئے دریا ہو یہ کیا آب گہر میں ٹہنک ہے صیقل اس آئینہ کی گرد و شکست رنگ ہے فی الحقیقت تیغ جو ہر سے بہتر رنگ ہے کوہ کی شمشیر کو کب احتیاج سنگ ہے خاکسار کو ہماری سیر گشتی سی رنگ ہے حسن کو عین تیری تجھ سے باہم جنگ ہے شکل سے میرے سدا پر از میرا رنگ ہے آئینہ تصویر کا دور از غبار و سنگ ہے اندرون شاید وہ کچھ نہ ہوئے سنگ ہے</p>	<p>عیب پوشی ہو لباس چرکی کیا تنگ ہے وضع کے کم مایہ اپنی کیا ترقی کر سکے غش بہم پہنچانہ محروم تجلے دلو رکھ مرد وہ اپنی نہر پوشی ہی جو ماری ہی دم اپنی ہی حرمون منت ہون عالی ہننان ٹک پر ہی رکنا قدم اس ستائنے گرد باد ابر و انلی کیچی تہ شمشیر کاج نہ چہرے اہ کس منہ سے کہو بجا کہ ٹک لیدم تو دیکھ موجود تین سے دوستا در دشمن سے کیا نہی ہو وادچین میں بکھو آیا تھا نظر</p>
---	--

پاسی کلہن ہے دماغانہ سا کچھ بیٹھا ہوا

اک غزل پر مہتا ہوتا یہ مطلع کا جسکے دہنگی

مطلع

شمع کا میری صدای خندہ گل سنائے
ہو سکیں نازک لان کبے کش حرف و دست
یہاں سووم عشق سے کسکو ہر جوشش کا دہان
گرد ہو غین تو نہیں خاطر نشینی کا دماغ
مک میری گلشن میری شور کر امربار
اسین جراتی مین اسکا قطع کر طول کلام
گوشہ خاطر سے کرتا ہی عوض اس قصر کو
نالہ اس اثنا میں اک منعم نے یہ اس سے کہا
ہر مکان میں مسند وہر ایک جا فرش سہوہ
نوش کر نیکو کباب و پینی کے خاطر شراب
یہ کہا سنکر جو تر غیب گپ کرتے ہیں مجھے
ناز پروردہ جو ستغنائی ہیں انکے تین
و یکسانہ راہ اجل اونکو تماشاء قص کا
ختم کسی دلسوزی پر اونکو کہا ناہی کباب
خاک کے ایسی کچھین ہر مسند سے ہی کیا
قبلہ دنیا و دین یعنی امام عسکر کے
ایک پلہ مین ہو کاہ اور دوسری پلہ مین کوہ
پرست خارا ہوئی مہر ہوئی خیمہ شیر کا

لک پری جا بول بلبل تو سر آہنگ ہے
عکس بال طوطی اپنی آئینہ پرنگ ہے
شعلہ آتش میری کانی پہ گل کارنگ ہے
آئینہ ہون تو صفای میری مجھ پرنگ ہے
یاں صدای رعد او ارتکست سنگ ہے
یہ کہا چرخ منقش کیا زمر درنگ ہے
سرو ہوا دیکنا تو مک لتا ہی بولانک ہے
بندہ خانہ کیا تہین تشریف لانا سنگ ہے
ہر طرف مطرب پسہر سور باب چنگ ہے
دیکھنی کو رقص مجوبان خوش آہنگ ہے
اوسکو باور کجے گا یہ خیال بنگ ہے
یک قدم راہ طلب طی کرنا سو فرسنگ ہے
در ددل سنا کیسا اونکو جو دوجنگ ہے
نتا وین خون جگر پیانی مگرنگ ہے
عشرکے دامن پہ گریہ پیانی و کانگ ہے
جسکے میزان عدالت اتنی بی پاسنگ ہے
کاہ کو باور تو کرنا کوہ سی ہم سنگ ہے
باز کاچرہ یا نیجا طر آشیا نہ چنگ ہے

ہی جیسا کہ زب شرمین بطفانو توجہ
روی کار حشر ہی پردہ کا اوٹنا ہی محال
ہی موم قہر کا جن بحر و براو پر خیال
نی ہی تجھ امر کے اب یا امام متقین
چشم خوابین شربا آتی ہی لی نیکو پناہ
مطرب اپنی عافیت کو یاد کر نالان ہر سدا
استخوان پوست سی کچی ہی رکتا ہی باب
مین گدازنگی تیرے در کی کہو بہت سوا
کہ سلیمانے نکلن اپنی پہ تو نازان ہنو
اوس زمین پر سبہ او سکا دست ہستیا فکن
موجہ تیغ برق دم الماس پیکر کے پیرے
گزر ہر شمس پہ پویدیا بخت ہ سایہ فکن
پر نہیں یہ وصف ہو سکی جو بیامین کیجئے
آسمانے تازین اور گاؤسے ماہی تلک
لینی ہے تعلیم وان ہر روز اگر گرد باد
گرد جو لٹکا کو اور سکے کو بخین کیا داغ
جہان کی ہی نہ لے مائل جلدی و سکی قدم
بلکہ از اجا تادی بان زمین جلدی کی ہست
اسمین ہی تک گرم تو آیا تو بس بہر اوڑھیں
ہست پرداز تیری باز کے مین کیا گردن
طرز و تعب مین ہر طرح عاشق کا دل

گلشن انصاف پر اوسکے یہ آجے رنگ ہے
پردہ پوشی پر جو اوسکی حلم کا آہنگ ہے
خشک ان زریا مین پانی کو وہی پائے
بسکہ منیات پر عرصہ جہان کا خشک ہے
گلزارانکی خط نہیں آتش کے او پر رنگ ہے
رویش ہر ایک دیو لک لکھیں ہر چنگ ہے
زیر چوٹ سنگ نہت او شہر و سیر فرنگ ہے
اوسکی ہی یہ گفتگو جو او عین لہج و لنگ ہے
پیش ارباب ہم یہ دست زیر سنگ ہے
کچھ سوا گل اشرفی کے سبز کرنا شک ہے
یک قدم آناعد و کوراہ سو فرنگ ہے
خود دو قاش و دو حصہ تاجدنگ ہے
بلک یہ تعریف تو اوسکی ہر ش کا شک ہے
امتحان گر کیجئے اوسکو تو ایک چورنگ ہے
جس جگہ سہ گرم کاوی پر تر اشترنگ ہے
غازہ جو بانکی خط ہونے سے جسکو تنگ ہے
بسکہ عرصہ شمش جہت کا اوسکے او برنگ ہے
بکلا ہی پر ماہی رانوسے یاد گارنگ ہے
ہی تو گورا ہی پہ کچھ مہا کاسا و شنگ ہے
اسمین گرم سیر غنچہ او شری اور کانگ ہے
مرغ دو را و ہر یوں ہسکی سیانگ ہے

گرقبیدہ کتین سودا دعائیہ پہ ختم مانگے جو مانگنا ہی تو صلہ اور کلہاں سہر گل امید سے محروم تری دوست کا لالہ سان ہو عرق التئین عدد و قاسم قدم	تمام فیہ کو وسعت اب انگی نہایت تنگ ہے نہ خراج روم و مالیت نہ باج زنگ ہے ہو نہ جیتنگ گلشن دنیا میں آب رنگ ہے پر شہر جسوقت تک آماں کو ہ وہنگ ہے
---	--

رضوان

تھے لکھا اس طرح مناقب میں کے یہ شیر پیر حسن و حسن متوکل مرے گاکب یا شاہ آیہ شہر رخون سنج سنین اول سال پندرہ جو ہوا لکھتے ہیں احمد بن سیحی اوس جگہ جمع تھے بہت احباب تھے حسن بن سماعہ ہی اوس میں اور زید علی کا سب احوال اونہیں اک شخص تھا غریب وطن یہ کہا ہے سن لو اسے یار و پن اوس کو صاحب دیون یا کاہن بیٹھے تھے اوس کے پاس ہم بد لوگ رکھتا تھا مال جہنم بسیار کی بہت اوس کی عزت و تکریم	شہر کے اعجاز اور مراتب میں مختار وہ احباب اور مصائب میں جان کب تک رہی گی قالب میں لکھا سرور نے اس مجاہد میں روح باقی رہے نہ قالب میں مسجد جامع کے جو انب میں ذکر کرتے تھے سب مطالب میں ذکر شیر کے تمام مناقب میں کرتے تھے سب بیان مصائب میں نہ شامسا تا بل اجانب میں میرے ایک شخص ہے صاحب میں اوسکی باتیں ہیں غائب میں ایسا طالع ہے اک صاحب میں گذرا وہ خانہ اقرار میں اور سن رہے تھے تار ب میں
--	---

<p>یہ کیا حکم اوسکے جانب میں مبتلا جان ہو معاقب میں کہا دخل انکو ہے مغائب میں گر نہ سچ ہو یہ قتل ہو شب میں گئے اطفال جملہ مکتب میں بسکہ رکتا شراب شرب میں موت آئی بس اوسکے جانب میں پہنچا جا کر شہاب ثاقب میں کہ وہ تھے مظہر العجائب میں عمر قتل پنے اب مطالب میں روؤن شیر کے مصائب میں نکیرے مبتلا مغائب میں نہ کہے دیو ہو کارب میں</p>	<p>جب گیا وہاں سے وہ امیر کبیر کل کے دن ہو گیا یہ پیش نظر جب سنا اس سخن کو راوی نے تین شخصوں میں سے ہوئی ہم عہد جب ہوئے صبح تو نماز پڑھے ذکر تھا یہ تمام شکر میں پنی کے نشہ میں بدحواس ہوا گر کے مالک کو جان دی اوسنے جو ستا فرمایا شاہدین نے ہوا ختم اسجا حدیث ہوتے ہی دین و دنیا کا غم نہ آئی پاس درگاہ کبریا میں کہ رضوان ہوے حاجت روا میرے یارب</p>
<p>منقبت جناب امام ثانی عشر فرائض قضا و تدبیر جناب امام محمد مدنی آخر الزمان عجل اللہ ظہورہ صلوٰۃ و السلام علیہ و علیہم اجمعین مرزا رفیع السودا جو تکلیف بیان مجھے بہر عرض حال ہرگز کسی گمراہ کے لئے ہر خراش دل دی سوز بانہن میں لیکن سہی محال مارا نہ آسمان نے کہو ناخن ہلال</p>	

<p>اجزای کار بند ہی عالم کا اسکے ہاتھ روشن ہے شمع کشتہ کے پہر کر جلائی سے روشن طبع تو نے برا ہے یہ تیرہ عقل رکتا ہے پر غرور کو جو نیزہ سر بلند اک تن نوالہ خوار نہ واس سے تا ابد ہر روز نعمتوں سے کرے سفلہ کو غنہ پاری کو دی ہی رتبہ اکیر بعد مرگ گر پامی سوختن نہ ہے اسکے درمیان سو پر زمین کہے یہ بوی گل کو بے تمیز ذہانی ہی جاناز تلے زاہد و نکی عیب ہم پر صد ارکبی مئی گل رنگ کو حرام بوجہ اسکے ہاتھ سے دل ہر شت خا خا ایدل غرض کیونکہ ندی چین کسمان حاصل نہ سوای مشقت کی اور کچھ ہم پست فطر تو نہ چلے کب متبع چرخ گر ہو شعور اس سے بچا ہین کشتو دکار</p>	<p>چیز چشم عاشقان کے جاری بائصال یعنی کہ بعد مرگ ہی آرام ہے محال کرتا ہی نور عقل کے سایہ کو پامال جو جادہ خار کساردی ہی زمین پہ پمال ہی سرنگون از لے یہ اب کاسہ سہال محتاج نان شب ہو سدا صاحب کمال دولت کہو کیونکہ ندی او سے پیر وال ہرگز کرے نہ شمع سے پروانہ کا وصال پہاڑے نقاب و می حیالی یہ بختصال دیتا ہی راز عشق کو پر دیسے یہ نکال ہر شب رکھی ہی خاطر بلبل کو پر ہلال گر تخت تخت ہی جگر کوہ کو خیال شکوہ نہ کر تو اس سے کہ ناحق ہر یہ جدال آہن کو سر کو ٹٹی گرتا ہزار سال دوڑی او دہری آب جدم نو تیرن ڈھال اس مطلع دوم کو پڑھیں جیسے حساب حال</p>
---	--

مطلع

<p>گرد و نشی کار بستہ کیلے کیونکہ ہی محال بس کیا ضرور تھا جو کیا شکوہ سپہر خواہش ہی دو جہا کی اگر تو زبان سے</p>	<p>ہرگز نہیں ہی عقدہ کشا ناخن ہلال ایدل تو سہر ز گو می ہی اپنی زبان بہال جنہ مدح شاہ سر و طعن ست سخن نکال</p>
--	---

مردی ہادی وہ اگر اوسکا نہوی حفظ
 کمل جائیں سب میں کہ گروا بین ابی
 جنکے قدم سے گلشن دنیا نے یہ شرف
 شہنم نہیں کہ چہرہ گل پر ہر ایک سات
 یمن قدم سے اوسکی جہانیں خوشی کے ہات
 ممکن نہیں کہ رات کو شاخ درخت پر
 اوسکا قدم نہوی جہانگی جو در میان
 اس خاکدانگی اوپر ہو اوس کا بار علم
 ہووے زمین زیر و زبر آسمانی ساتھ
 کیچے خدا نکر وہ طرف آسمانی سیر
 کردی فیکہ کا ہلشان کا وہ مشعل
 ہم نسبتی سی میکے جو انکو رکھتے
 یک آن بیخ خوشہ پروینکے واسطے
 جسے نہ اوسکے عمدے نے جگمگے دیا شرف
 اوس آں کے نہط کہ جو کائی کے ہوئے
 بعد از بہار روی خزان پر طمانچہ زن
 آہو کی دشت میں جو سنی ہو صدای پا
 اشرار بھی ہیں سہمی یہاں تک ضعیف و خشک
 جبکہ لکھو غیاں اوسکی خاؤتین ہے بجا

مردی کے خاک کے تو قوی ہی یہ احتمال
 لے شرق تا غرب جنوبا و شمال
 پایا کہ وہ سماں سکے عرش کا خیال
 گرتا ہے عرش سی عرق شرم الفحال
 ز اہل بیوی ہی اس قدر بصورت مال
 رکھتا ہو مرغ پر کشین اپنی زیر بال
 کب چار عنصر و عین ہی خدا اعتبار
 اہل جہانگی آئی سر او پر عجب زوال
 مانند رنگ شیشہ ساعت بالصال
 اوسکا اگر چہ یک شرر آتش جلال
 گردون کف ہو اسی یہ او جہاں مال
 گرد و ٹک اغماض کو کرتا ہے احتمال
 تاک فلک پہ آسمی خدا جانی کیا زوال
 ہر خم کے پیچ تب سی تو ہی پر ہو وہاں
 چپتا ہے پیچے درو کے دشت سی بیال
 گلشن میں اسکے عدسے ہر پرک تنال
 چینی کو بڑو ہو مہتی میں خاں شغال
 کرتے ہیں اسے موندن سدا چہ نلال
 یہ مطلع حضور میری بات پر ہی دال

مطلع

چاہی اگر کوئی دو جہانکا متاع و مال
 برسی ترا جو ابر کر امت زمین پر
 مرضی میں گر چلے نہ تیری ایک دم سپہر
 جون موم تفتہ آئین ہو جائے مضحک
 شمشیر گر علم ہو ترے جن وانس کا
 ماری اگر تو ہر کمر آسمان او سے
 شاہا تیرے جوت شتر خنجر سے ایک دم
 ہی کیا عجب کہ خوف سے ہر عضو کی لہن
 تیری سمند کے میں تائیں میں کیا کروں
 آئینہ سپہر میں پرتا ہے اوس کا عکس
 سر عقیق اوس کے راہی پہلے کے ہم سے
 جلتک وہ مرد کسی پونچھے فترہ تلک
 یک پایہ اسکو تخت سلیمان سے کم بخان
 سب جن انس دیو و پری اور خوش طیر
 شاہا تیرا بیان شجاعت میں کیا کروں
 دعویٰ بندگی ہو جے اوس جناب میں
 مستک میں فیل تے ماری گردہ تیر
 سو فادر طر حے نمودار ہو رہے
 بس جسکے ہر غلام میں قدرت ہو قدرت
 تیری ثنا و مدح کوئی غمبہ سے ہو سکے
 دریای طبع سے یہ کئی گوہر سخن

تیری گد امی درسی کمری آگے وہ سوال
 پیدا بجائے دانہ گہر ہوں ہر ایک حال
 دست قضا بہنگاوسی ویکو شمال
 گر تجہ فشار پنجہ سے آگاہ ہو جبال
 ہو جایی خشک خون گے یا تو کئی مثال
 گھاؤ زمین کے تن سے نہ لاگا رہی وال
 دشمن کے ولین سہوے گذری اگر خیال
 جامغراستخوانے چسپن شمع کی مثال
 تعریف نقش سہلی ہی اوسکی بہت محال
 نادان جانتی ہیں کہ نکلا ہی یہ ہلال
 ساتھ اوسکے دوڑے گرنکہ دیدہ خال
 پونچھے وہ اس جگہ کہ نہ پونچھے جہاں خیال
 ہو وی جو موسو ار حد کے ہی قتال
 حاضر نہوں کا ب سعاد تین کیا محال
 ہیہات اس بائلی تین کہے یہ محال
 اوسکی تین ہی فن شجاع تین یہ کہاں
 گردنیں استخوانے کہو بند ہو وی بہاں
 جواڑ و ہا پٹا سے جہاں کی ہی سر نکال
 خالق چٹا اوسکی مدح ہی غلو نکال
 ہی کیا لب و دہن مجھے کیا فضل و کیا کمال
 تیری نیاز کے لئی پونچھے مجھے رسال

ای شاہ دین پناہ شتابی سے کر ظہور اکثر جزا اختلاف بین دین نبی کے بیچ سودا کو از روی کج بگو کری ظہور تیرے ہر ایک دست کا مانند صبح عید جون شام سلخ ماہ محرم تمام سر	نادوست ہو دین شاد تو دشمن ہوں با دین اس چیلے کا بچہ ہے سو قوف الفصال اسکے ہی مشت خاک تیر ہی صفصال صفو میں روزگار کے روشن ہو جمال ظلمت میں رہے کریں اعدای خصال
--	---

مرزا کلب حسین خان نادر

حد سے افزون جو ہو ہی خلقین خون ناحق نہ ضیا ماہ میں باقی ہی نہ نور شدید نور عذر اطراف جہا میں ہی خدا خیر کرے دار پر او سکو چڑھاتی ہیں مثال منصور ارہت ہو کوی کی کاشی ہیں اسکی زبان ہر طرف خلقین طوفان ستم اوٹا ہے آتش رشک سے جل جگہ مثال چنبر ظلم ظلم ظلم ظلم کے صرا آتی ہے منقلب کے کہ قلع کو جو کوئی کرتا ہے نفس کر کے تا تیر فزون ہی حد سے سکو ہوتا ہے یہ شک لگی ہی شاید گرم طعنان ہے ہر ایک آنکھ سے دریا سر شک داغ دل خونین دوبے جو نظراتی ہیں مطہن دل نہیں ہوتا ہو پیشان اس	عرش سے فرش زمین سرخ ہی مانند شفق بی شفق شام ہے تو رنگ سرخ شامی فون نظم کا نام کسی جا ہے نہ مذکور نسق لب پہ آجاسی کسی شخص کے جو کلمہ حق شد گدگوش اگر پائیں تو بہر دین نہ سبق کیا تعجب ہے جو ہو غرق فلک کے زورق سیکڑوں رنگ بدلتا ہو چرخ ازرق پڑتے ہیں طفل دبستان جو مکتب میں سبق تو ہی حاصل ہی ہوتا ہو جو تدارد و قلق جگر سنگ عجب ہے جو نہ ہو جای شق آہ جان سوز سے جلتا ہو جو چرخ ازرق خوف ہی غرق ہو جای فلک کے زورق شک یہ ہوتا ہو کہ ہی مہر نہان شفق ٹوٹے تیرازے تو ابر نظر آتی ہیں برق
--	---

ہوتی ہے اگلی تب مرو و جلیان صرصر
 مائل ظلم و ستم خلق میں سب ہیں یکسر
 قدر کچھ علم و ہنر کے ہنیں باقی افسوس
 مسکن ز اسخ و زغن باغ جہاں شاہ بالکل
 سامنا دکھو ہر ہفتہ انہیں ساتون سے
 سرخ غصہ سی اگر رنگ کسی کا ہوئے
 راز قہر بند ہوا فاقہ ہے اکثر تھمان
 گرمی رنج سے ہی یوں لہ مضطرب تپاں
 جو پریشانی ہے ہر فرد بشر کو حاصل
 رخ ہیں اس عہد میں بھی جگوشی کی دھج
 تہی یہی فکر کہ آئی جو صد اے غیبی
 لکھ کچھ اشعار صفت میں شہ دین پر کے
 قرۃ العین علی نور نگاہ زہرا
 ستانی داد دہی جیسے کہ سری فایق
 ایسے خوش رونظر آئی ہنیں دنیا میں کہی
 قدموز و نگو جو طوبی کہوں تو بہت ہی یہ
 رخ ہے قرآن تو تفسیر خط نورستہ
 کرین محوی رخ انور سے صفا کا کہی
 کروں جو روی کتاب کی صفت کو ظہیر
 خوش نما خال ہی یوں چہرہ انورانی پر
 رخ رنگین جو کہی غلن ہو جا کے

گرمی آتش غم سے اگر آتا ہے عرق
 ہنیں امید ترحم کی کسی سے مطلق
 بی لیاقت و ہنیں سب سے ہیں این الرق
 خلق میں اگلی سے زینت ہی نہ ویسی رونق
 حسرت و یاس غم و درد و عنایت و قلق
 شک ہر اک کو ہی ہوتا ہی کہ پہلی شوق
 ہنیں باقی غزالی کی لئے اب سدر متق
 اک پر جلسے کہ قایم ہنیں ہوتا ہی نہ ہن
 گنجھ کے ہی نہ سطر سے ابر ہون ورق
 ہو گئی خلق میں ہر تہہ فرزین بیدق
 اسی کہ فتار غم و رنج تشاوش و خلق
 لے قلم ہاتھ میں رکھ پیش نظر سادہ ہرق
 جگر و جان جناب نبوی حجت حق
 صاحب الامر عدالت کے لہو میں البق
 لیکے حسن میں یوسف سے ہی شہ گوئی سبق
 کہی رضوان چمن خلد سے الحق الحق
 ابر وایت ہی تو ہی خال منور مطلق
 مہر کو عرشہ ہو تو ماہ کو عارض ہو ہن
 کم نہ قرآن سے ہوں میرے قصیدہ ورق
 جیسے ہوتی ہی ستاروں سے قمر کو رونق
 گل سے خوش رنگ نظر آئی چمن میں بقیق

نہیں شبنم کے یہ قطرہ نظر آتی ہیں تمام
 موزن جن انہو دیکھا ہے پیشانی میں
 لیلتہ القدر پہ بقیہ راگر زلفوں سے
 صفت زلف مسلسل کو گردن جو خیر
 عکس کیویں سپہ دم گلکشٹ پڑا
 صفت چشم کے نگیوں آنکھوں سے ملج لکے
 خط نور سے سی ہی یوں رخ رنگین کج ہوا
 عکس افگن ہو اگر بنرہ خط رخسار
 شبنم تر نظر آتے ہیں گل گلشن پر
 لب رنگین کے صفت زبیر رقم خامہ سے
 یوں حنا پنچہ رنگین میں نظر آتی ہے
 دست رنگین کے مثال و سر دست ہی یہ
 چرخ شاہ کی شاہدین کئی پنجم شمار
 گرم رفتار اگر مرکب خاصہ ہوے
 واہ رمی سرعت مضبوطی تیزی خرام
 تیغ خونیز نظر آتی ہی یوں زیر نیام
 حکم ترشن مکان کو جو کہی ہوتا ہے
 بیٹی جو کنگرہ قصر فلک فرسا پر
 چرخ کو اپنے کو اکب سی پیشیامانے ہو
 شاہ کو رتبہ افضل ہے جو ان لفظوں سے
 حامد حق ہنوکس طرح زبان دربار

رخ گل لوتی آیا ہی زداشت سی عرق
 خوش نما سائل دریا میں ہو جیسے زورق
 کیوں انہو نور بنین دیکھ کے شرمندہ غلق
 پیچ در پیچ ہوں اشعار کے معنی مغلط
 ہو گئی سنبل گلزار کو دوفی ردوق
 مرد دم دیدہ حورا ہی سیاہی میں سخن
 سترہ سے ہوتی ہی جسطرح چہن کے رونق
 لب رنگین ہو ہاری میں برنگ مستق
 رخ رنگین پر اگر گرمی سے اجای عرق
 ہاتھ آئی ہو خیر اگر گل کے ورق پہ
 کرین سخن میں حل جیسے کہ سونکی ورق
 پنچہ مہر جہان تاب پہ آئی ہی شفق
 نقل درکار ہوئی جبکہ برائے ساچہ
 گرد پر پونچھ نہ سپر وہیم و گمانا ابلق
 طے گرمی عرصہ کو نین تو آئی نہ عرق
 جلوہ ابر میں جسطرح ہے ہوتی ہی شفق
 قصر عالی میں بچپاتی ہیں ملک استرق
 طائر قدس سے سر پر ہو یقیناً لوق
 قصر کے دیکھ اگر وقت چراغان رونق
 ہے بجا کئے اگر اعلم و فضل اصدق
 مصدر حمد سے ہی نام مبارک مستحق

طوس و کشمیر عطا ہو سکوا کیا ہی مشہور ہے
 چرخ کو بہر قبا اطلس نگاری دی
 حاصل مصر عطا ہو سکوا کیا ہی مشہور ہے
 پر ضیا اوس سے فلک اس سے ہی پر نور ترین
 کوئی دنیا میں مقابل نہیں ہو سکتا ہے
 کہ گداؤسی ہیں اوس شاہ کی شاہان جہاں
 منتظر مقدم عالی کے ہیں آفاقین سب
 اب خدا کی لئے یا شاہ کرو جلد ظہور
 ہو یہ خوشتر سے کفار ہنگام جہاد
 آپ بھی صاف کریں کفر سے عالم کو تمام
 داد مظلوم ملے ظالموں کو ہو ہی سزا
 بادشاہی سی کسی کے عین کچھ کام نہیں
 میں یہ جانوں کہ ہو ہی صاف خدا کی بیعت
 ہوتا اوس وقت میں کچھ فکر سخن کا موقع
 کہ لے لایا ہوں قصیدہ جو نیاز دل سے
 ہوں مخالف میری یوں تیغ شہرین ہوا
 فیض تادمت شہی ہو ہر ایک کو حاصل
 جلد جمعیت خاطر ہو نصیب ناور
 اگلی لطف و کرم کے جو چلے باد مراد

شال جھکے ہر نو لیسے ہونی تھی طلسم
 شال خلعت میں چلے اور رہی ہر ناکشہ قوت
 مانگتا ہی ہو کوئی سرور و زکوٰۃ ہی حق
 علم مہر سے کب کلم ہے جلو کی بیرق
 ذات پاک لگی ہی فخر رسولان سبقت
 پدرجم ہو کوئی یا کہ ہوا بن بخت
 دوری سرور کو بنیں ہی ہتا ہی قلع
 تاکہ ہو گلشن عالم میں زیادہ رونق
 سرخ ہوں غازیوں کی بچہ دوست مرفق
 جدا مجد نے تو کی فتح حنین و خندق
 عدل انصاف ہو جای زیادہ رونق
 تخت آرا ہوں اگر آپ تو ہو ہی رونق
 ہاتھ اوس ابن بیدار شہی ہو ہون طلسم
 پی مدحت ہو ہی ہر تہمت عالی اوفی
 لطف کا سرور ذیشان ملی ہو ہون کئی
 دست قاسم سے ہوا جیسے کہ ہر قل اوزق
 ہینہ رکھ نہیں اشعار میں معنی ادنی
 کہی مجموعہ کے اہتر ہون یا شاہ ورق
 پار ہو بحرالم سے میری شاہان ورق

عیش

فضل گل آبی ہی بدلی ہی ہوا گی گلشن
 فتنہ حشر پہ راشکری بادبہار
 اکوٹین ہیں وان صورت انہا حنان
 سرور اگر تہ ہیں کھرے خلعت خضر اپنے
 تخت پر خمر و گل بیٹا ہی صدر شوکت سی
 باغین چلتی ہی ہر طرح دلی پاؤں نسیم
 پہرتے ہیں مطربہ رقص جلاجل در دست
 جام دیتا ہی جی عیش کا ساقی بہار
 جہوتا اوٹتا ہی مستوں کی طرح ابر سیاہ
 سامنے صورت خدام صنوبر ہیں کھرے
 ٹھنڈی آتی ہیں نسیم سحر کی جہوں کے
 نگاہت سنبھل ترسے ہی بہت شرمندہ
 قطرہ شبنم کے نہیں سبزہ گلشن پرخیاں
 اوس پہلو لونیہ جو پڑتے ہی تو ہوتا یقین
 ہنر کا عکس شفق سے وہ سنہرا پانے
 گود میں ہنکے اوٹتا ہی ہی وی دایہ
 دمبدم ابر سیہ مست کی اوٹتی ہیں ہپاڑ
 مست رہ رہ کی نہ کس طرحے تا کہیں ہر بار
 لطف برساتا کاد کاد فی گستاوٹا دھکے
 سر پہ طفلان چمنکے وکلاہ اخضر
 پیر میں لالہ حمر اکا وہ نافرمانے

محو ایش و زینت ہیں عروسان چمن
 شکل طاوس جنان مست پہ طاق چمن
 بلبلین شاخ صنوبر پہ ہیں سب تھمڈن
 وجد میں کے لوانج ہیں مرغان چمن
 سر و آزاد اوج ہیں ہمکامی گردن
 شرم گدگداتی ہو جسطرح کسی گہر میں دھن
 بادہ عیش سے مست ہی ہر غنچہ دھن
 جوش پرستی سرشار جو اناں چمن
 برق ہی خندہ ہر گل پہ غضب چمکنے ن
 مسند سبز پہ ہے شاہد گل جلوہ فگن
 خیمہ ابر بہاری سپہ میاں گلشن
 منہ روی نافیں آہو کے ہوا مشک ختن
 لوٹتے پہرتے ہیں فخل پہ یہ دریا عدن
 خسر و گل نے بہرے موتیوں سے سکے دھن
 اکسما پیر وہ سر شام دہنگ کا جو بن
 لڑکھڑاتے ہیں اگر چلنے میں طفلان چمن
 یا آکھی یہ گلستان سجہ ہی کجلے بن
 خوشہ انگور کے ہیں غیرت پروین و پرین
 گار ہی ہیں چین باغک اندر ساون
 جسمین پہلو لونیہ کلنا رقبائی وہ پن
 لب سون پہ وہ سی کی دھیر کا جو بن

پار ہوتی ہے کلیجہ کے ہوا کی سردی
 نحو نظارہ ہی کس حسن سے چشم بدور
 دیکھتا ہو نہیں جسے دید کا وہ شایق ہے
 اثر نامیہ سے کو پلین اتنے پہوٹن
 چار سو بڑے کیاب بطمی پہلے ہی
 اس قدر باغین ساقی فی نوں دہانی ہی شہزاد
 آپ کی نامیہ کا باغ جہا نہیں ہے و فور
 دانہ زرد جو گرتا ہے ہر آہوتا ہی
 اثر باد بہاری سے سردا ہودم میں
 پھول ہی پھول پڑے ہیں سب گلچین میں
 دیکھ کر یہ نہ باد لکھو میرے صبر و سکون
 کیا سب سے کہ جو یوں جوش پر ہو فصل بہار
 ساغر گلین بہری ہی جو شراب شبنم
 شاہد گل نظر آتا ہی جو جھکو ہر ہفت
 آج ہی عید کوئی یا ہی کیسی شادی
 بے غچہ جھکو نظر آتا ہی شیشہ در دست
 باغین کے ہے جو جاو بکشی مڑ کاٹنے
 باغ کو تو فی بنا رکھا ہی کیوں شکارم
 صافیان بروان کی ہیں جہاں گل پر
 ڈالیاں پھولوں کی ہیں نذرین کے خاطر
 جب کئی بار کہا میں مہنت آخر

قلزم بر قین شاید کہ ہو ہی غوطہ زن
 ٹٹلکی باند ہی ہو ہی نرگس شہلا ہی چین
 چشم مشتاق ہیں دیدار چین کے روزن
 شاخ گل سے ہی فزون شاخ غزالان ختن
 پھول پی سکی ہوئے مست صبیحان چین
 زاہد خشک ہی آتا ہے نظر تردد امن
 سبز آتا ہی نظر دشت و جبل کا دامن
 سبز ہے رنگے مرد کی طرح خاک چین
 خشک ہو نیکو جو سیلا ہی کوئی پیراں
 ڈالیاں پھولوں کی کہیں ہیں میان گلشن
 ایک گلچین سے میں سطر ح ہوا گرم سخن
 ناچتے وجد میں ہیں آنکھ طاووس چین
 قابل اس می کی وہ کونسا شیخ پرفن
 کسکو دکھایا گیا اس طرح کا اپنا جو بن
 یا کوئی اور ہی تقریب میان گلشن
 لڑکھڑاتے چلے آتی ہیں جوانان چین
 صاف ہے سبز بیگانہ سے سخن گلشن
 کسکی آمد ہے بیان جلد کرا می مشفق من
 کون میکش ہے یہ کیسی لٹے ہی سارا ختن
 کون ساروچ روان آئیگا کچھ کر تو سخن
 سنکھ یہ مجھ سے وہ سطر ح ہوا گرم سخن

آجنگ تجو خبر اسکی نہیں ہی ناوان
 ہی شب نیمہ شعبان معظم غافل
 اسما لئے ہی اسی شب کو نزلِ رحمت
 اس طرح قلندین خورشید کیا اپنا سنگار
 لولیاں جہدین آکے بجائی ہیں مدام
 تیرے مقدم کی صدا عرش سے دیتا ہی ملک
 خلف الصدق حسن ابن علی نور خدا
 نور عینین محمد مہربان علی
 خلف منظر قائم و حجت جمدی
 شعر کہہ دیج مبارک میں تم کہ جلدی
 سنکے یہ سینے کما سبے بجا پری یار
 جو تاسخ اور بڑی بات ہی معنی ہیں
 نیا کسے نور خدا کی ہو پہلا کیا حجت
 کیا کروں فکر ختم ہیں سیمپوشِ جلاس
 جتوہی ہی شب نے روز تیس فکر معاش
 پاس گوئی نہیں جز خیرت نہیں پاس
 اور یہ بھی محی انصاف تو کرد لین ذرا
 جب بیان کر چکا میں دل غم پرور
 رفیع افلاس کی تدبیر بھی ہی نادراں
 پیش کش خدمت سلطان زمین کرنا
 ہی یہ دربار شہشاہ کریم ابن کریم

کیا کہوں تجھ سے کہ اس تہ کیون سی چین
 ہی شب قدری شب پیش عقیدان زمین
 قدسی آتی ہیں پیہر تہنیت عید حسن
 ہوش عقیدین راستہ جبطرح دامن
 بریط و عود و مزامیر و باب دار کن
 اسی خمی ساعت مسعود وز ہی وقت حسن
 بطن مادر سی ہوا آجکی شب جلوہ فکین
 راحت جان و دل حضرت زہرا حسن
 اوسی مولود مبارک کے ہیں القاب حسن
 باہتہ سی جای فضیلت نہ یہ ہما ممکن
 ایک مدت سے نہیں مشغلہ شعر و سخن
 میں کہاں اور کہاں مدحت سلطان حسن
 خامہ قطوع ہی او میری زبان ہو لکن
 ہی شب تازیاری آنگہ میں وز روشن
 ہوں پریشان صفت زلف بہت حسن
 مجسما نادار زمین کوئی تہ چرخ حسن
 میں کروں وصف امام دو جہان خضر حسن
 پہر کیا اوسنے کہ اسی خضر و اقلیم سخن
 کہ رقم کہ صفت باد شہسود حسن
 چل سچا ور کے لئے ساتھ میرے در سخن
 نہ ہی گا کہی پابند غم و رنج سخن

<p>افزیدہ دلین : لا تا تو خیال باطل سنگے یہ اوسے لکے سینے یہ مطلع نور</p>		<p>ہدیہ مدح ہو مقبول سلیمان زمن ضوین بین مہر جانا ہے افزون روشن</p>
		<p>مطلع اول</p>
<p>مہر جامہ دی ہادی شرف اہل زمن</p>		<p>جبذا ای خلف اصدق شہ قلعہ شکن</p>
		<p>مطلع ثانی</p>
<p>ای امام دو جهان نور خداوند زمن قامت راستے تیرا الف لفظ الہ تیری پیشانی روشنی یہ لکے تو صیغ چشم قتان ہے غضب ہو بشر باطل غل یتزوہ ہن تیری مرگان مبارک کے سہام شب معراج میں ہے ابروی ہویستہ ہی سعدت بحر امامت ہن یہ گوش شنوا پہر کما دے نہیں چہرہ بینی کا مقام کیا تیرے خاں تباہت مقابل ہو گا کیدن نہ ہو نہ لے ہو یا قوت ہلا خون بجا تیرے دانتوں کی چمک بر تکر تر پاتی ہے سبب فردوس برین غنبل لاثانی ہے وام لی حسن شب قدر سیاہی اگر اکہی لہر میں مر جائے نہ پانی مائلی</p>		<p>صلواتی و سلامے لک الف الف پا بگل جسکے نظار لیسے ہی سرو گلشن لوح محفوظ الہی ہے جبین روشن چو کڑی بہولی جسے دیکھ کے آہو ختن خسے یز جائیں دل کفر میں لاکھ روڑن قاب قبین سے مقصود خداوند زمن ہی یہ بینی مبارک کہ ہی شمع روشن مصحف رخسہ ہی نگشت خداوند زمن زردی چہرہ خود شیدائز تباہی بدن ہن لب لعل تیرے رشک لعل کمین خاک ہن ملکی ہے آبروی درعان خیرت چشم کو شربے تیرا چادہ فتن سنبل خد ہی وہ کاکل پرچ شکر جسکو دس جانی تیری لطف سے کی ناگن</p>

<p>آفتاب فلک نور اگر ہیں رخسارہ گردن سازندین پیش مبارک کا مقام سپر کمال نے نہیں پیش رخ نور اسے شان ہشان اگر ہی نمایاں جس سے شاخ بلوچی ہیں اگر ساعد نازک تر سے ہاتھ وہ جسے نہ دست ظہور بخشش او نگلیاں ہیں اگر اعجاز میں انکشت نما کس طرح سے نہ کہیں مصحف خاطر تنگ شک صاف ہے یا آئینہ نور خدا کیا لگے وصف کمر پیش ہی ہرچیز دو نور انہیں ہیں کہ دو آئینہ نور خدا غیر ممکن ہے کہ ہو حال سراپا تحریر رشتہ عمر سچا ہے قبا کا ہر تار اب لکھوں صف سخا و تمین نیا وہ مطلع</p>	<p>غیرت صبح قیامت ہی بیاض گردن رعل مشکین پہی مصحف تلاق زدن وہ ہو ہی ہر جہاں تاب تو یہ او کی کرن دوش ہر دوش عنایات خداوند زدن جنوین ہیں بازوی پر نور دوشمع روشن پنجہ صم خیمہ اعجاز شہ قلعہ شکن ناخونہ ہیں سوا عقد کشائی کی چلن سینہ گنجینہ اسرار خدا کا مخزن واہری خوش بدنی ناف پے عاکس ذقن غیب کا علم ہی مخصوص خداوند زدن دو نور ساقین ہیں کہ کیا ہیں دوشمع روشن ہی دھلا نور کے ساچی میں ہر اک عضو بدن وید کے شوق میں وارستی ہی چشم سوزن مہر جہاں کو ہی شہر ہر اک اہل سخن</p>
<p>ہی عطا کا تیرے مدح خداوند زدن حاتم علی ہی تیری سامنی اک طغی بخیل شہد کا ہو کوئی طالب تو ملے نہر غسل سایل شال کو سترق و جنت ہو نصیب خانہ ویران کوئی نانگی جو زمین ہر مکان</p>	<p>ہل راقی میں ہی سخا و شکایاں و شن اس سخا و تکی کسان جعفر و افشن ہیں چلن شیر کا ہو کوئی سایل تو ملی نہر لب فعل یا لکی تو ملے شہر بدخشان زمین واہری جو دو سخا او سکھو عطا ہو نور</p>

ہندو شیرازہ بخارا و حلب کابل و چین کوی انگور کا طالب ہو جو تجربہ سے آگاہ سایل گل ہو جو کوی توٹے باغ چنان کینے مانگے جو کوی توٹے ملک حلب ایک قطرہ کا جو طالب ہو تو کوثر یائے کیسیا سیم کے طالب کو عنایت ہو ابھی اب پڑھوں وصف شجاعتمین و مطلع نادر	بلخ و ایران و ہرات دین مرو و ختن بی عکلف ہو عطا خوشہ پروین دہرن مشک مانگی جو کوی پائی وہ تانہ ختن ایک دانہ کوی مانگی تو عطا ہو خرمن ایک موتی کوی مانگی تو ملی ملک عدن بدرد زر کوی مانگی تو عطا ہو معدن طوس ہو دنگ تو حیران ہو سنگدین
--	--

مطلع

برق شمشیر ہو میدائین اگر جلوہ فلکین تیری ہیبت سی نہ لڑیں ڈنڈہ ہی اکرم ہالیک تن کا فریہ نہ روکین تیری تلوار کا دار دیکھیں انداز چو میدائین لڑائیکہ تیر زور چلتا نہیں کم زور یہ زور اور کا کیا بقول تیرے عدل سے اسی نور خدا عیش کچھ خیر ہے کرتا ہی رقم کی مدح انبیا جسکے توصف ہوں معرفت ہو خدا ایک شمع کا ہی شمع نہ رقم ہو تاخیر اس سے انس ہے کچھ غیر فلک اب پیش حضور جلد اسی منتظر منتظران غائب ہو بہر گیا ظلم سے ظلمتکدہ دہر تمام	بالیقین مستی حاسد کا جلا دی خمر مخچل سپیکے ہتھیار جہکا کر گردن زر و بکتر و چار آئینہ خود و جوشن پہلو انان عجم سو کرین جنگ پیش کات سکتا نہیں صابو تلوار آہن اقتل و برق یزدوستی روح و بدن ہی فرشتوں کی زبان جسکے ثنائین الہن اوسکے تو موج میں ہر وقت رہی گرم خمر جمع و حصاء مداح میں جو ہوں سہم مستوجب میں تیرے سمت شمشاہ زمیں نور مقدم سے ہو تا چشم تماشوں مثل شب کے میری نظر دیکھیں جہان روشن
--	--

<p>اب قوی کفر ہے اور شرع محمدی ضعیف پسیتا ہے مجھے رہو کے زمانہ ہر دم آسمان درپے آزار رہا کرتا ہے مجھ کو شادی نہیں ہوتی ہی بزرگ نصیب پھر کہا بخاؤں اگر پاس نہ آؤں میری جلد عشرت سی بدل چوبیسہ عشرت میری وسعت رزق ہی اولاد ہی ہو مجھ کو عطا آرزو مند شفاعت ہی غلام دیرین سامرہ میں مجھے بلو اسے جلدی مول سایہ نخل تو لالین ہیں دوست نہال</p>	<p>ذوالفقار اسد اللہ دیوبند برق فگن تجربہ سے فریاد ہی اسی زاد رسا بل زمین تا کج اصیر ہوا می باد شہ سر علین دیکھتا ہوں جیسے پاتا ہوں اپنا دشمن در دولت ہی بتر اہل جہان کا ماسن رزق بی منت عالم ہو عنایت فوراً ہیہ عنایت ہو صلہ ای خلف الصدق حشر کو ہاتھ میں ہو دامن زمین کا توسن سرمں برای میں ہو غیش حزن کا تسکن ہو جدا تیغ تیرا سے عدوی گردن</p>
--	---

ناسخ

<p>دکھا او کو جہانیں غل ہی جسکی آمد کا بہار گلشن دین محمد اب دکھا یا رب گھسے مثل قلم پامی طلب لیکن ہاتھ آیا شجاعت میں کریمین عدلین چون ترین عبور اللہ نے او کو دیا ہے علم باطن پر نفاق اس سی عیبان چھپی شرک خفی کو نہ کر کریگا جبکہ وہ امام اپنی حجت حق کو سیجا بہ بیعت آئیگا چرخ چارم سے جو نزدیک اس سلیمان زمانکا دور آئیگا</p>	<p>آئی ہوں بہت مشتاق دیدار محمد کا ترصد بلبل دکھو ہے فضل گل کے آمد کا لسان سایہ احمد نشان تصویر احمد کا امام آخری ہی مثل اپنے جدا مجد کا لیا ہم چند ظاہر میں نہ درس اک حزن ایجا کا محکم ہے او کا سنگ آستانہ نیک و بد کا زمانہ میں رہیگا نام ملحد کا نہ مرتد کا نہیں موسیٰ سی کم رتبہ تیری جلو کی پیوند کا سیا با تو نہیں ہو جالمی گا مسکن ام اردو کا</p>
---	--

<p>خدا تیرا معرف ہی ملک تیری ہر وصف تین بنا ای مہر تابان قصر تالوت اپنی جلد سے نہ سوی جاو دنیا ہو گیا ای شاہدین تہی گراقی رکن بن یا جوج و ماجوج کے دنیا میں نمازون میں سیا سپر مقتدی ہوگا بہر تھمیں یہ حقے علم طے یا بس عالم معافی قل ہو اللہ احد کی ہن عیان عالم</p>	<p>نہیں حد شر کنایتی اوصاف بیکر کا سیہ خانہ نظر آتا ہے یہ گنبد زبر جد کا سر یہ سلطنت تاکید ہی گویا تیرے من کا بولست شبان تو ہوتا نہ ذوالقرنین کے سد کا وہی رتبہ ہی تیرا جو کہ رتبہ تہا تیرے جد کا سوا اسکے کہ پایا مرثیہ چوب مسند کا برای قافیہ رکھا ہی میں ۲۰ میلم جد کا</p>
<p>مولد ہے آج اوس شہ عالی جناب کا موخر و یکیں آفتاب پرست آفتاب کا قاری ہوئی تمام مفتہ جہان کے انکار کیوں وجود امام زمانین ہے ہی مقلع غنیل تیری دیوان صنع کا آب و ہوا زما نہ کی کیسی بدل گئے قلقل کے بدلے شیشہ می دیتی ہیں دان شوق جسے چاند اشارہ انگشت سی کیا کیوں عجز ہو بشر کو نہ تیرے سوال سے ہی الہ نیز و حضرت یوسف کے خواب سے تلوار ایک میں ہے خزانہ ہی ایک تین کیا کم یہ معجزہ ہے ذرا سوچو مومنو</p>	<p>جو گیارہواں پسر ہے رسالت مآب کا سر کائے اپنے چہرے سے کو نالفتاب کا خمار بیچنے لگے سر کہ شراب کا منکر تو شہرہ ہی نہیں آفتاب کا قائل ہوں ای خدا میں تیری انتخاب کا جب سے ہوا ظہور معلے جناب کا ہر طرف می ہے ظرف طہار کے آب کا یہ ماہتاب ہی ہی اوسی آفتاب کا یار افرشتہ کو نہیں تیرے جواب کا رتبہ زیادہ حضرت نوح کے خواب کا عالم ہے دو با تو بخین برق و صہاب کا عمر ہزار سال میں عالم شباب کا</p>

<p>شیرین بان بارہ کے بارہ ہوی امام وہ گل ہی تو کہ گلشن عالم ہنس گیا ہی رحمت خدا سے وہ محبوب حشر ہیں کم قرص نان ماہ کرے گانہ آسمان صحنی جو ہیں نماز کریں گے بجای رقص ای شہسوار سر کے جو ہو جادو خاک ہی ہیں دست رہ شراکی موجیں شراب کہ ہر دم اگر حساب میں بارہ امام ہیں اپر سزار بارود و سلام پہنچ تیرے تیرا حودہ تیغ آفتاب پائین کے تیرے سایہ میں راہنہ اللہ ناسخ کتب خلافتی منسوخ ہو گئے</p>	<p>یہ بھی اثر وہاں بنی کے لعاب کا ہی آسمان ایک قراہہ گلاب کا باعث ہوا جو نور خدا کے حجاب کا بجلی جلا سکے کے نہ دامن حجاب کا ڈالیں گے دوڑا تجہ میں تار رباب کا بوسہ مجھے نصیب ہو تیری رکاب کا پہر تانین شہر اب میں ساغر حجاب کا پہر ڈر حساب کا ہی نہ روز حساب کا اس زندگی میں کام ہی ہے ثواب کا تیرا عدد نشانہ ہو تیرا شتاب کا سایہ ہے تو جناب رسالتا کا اب جا بجا ہی درس خدا کی کتاب کا</p>
--	---

رضوان

<p>مژدہ باد ایدل کہ اب صاحبزبان پیدا ہوا نوری او سکے جہان سارا منور ہو گیا گر ہوتی ذات پاک و کی ہوتا یہ جہان نہ ترے تاعرش ہے فیضان جسکی ذات کا ظلم کے ظلم سے کردیگا جہان پاک صاف مومنین میں شاد اور اہل فطالت ہیں ملول مومنین کو دم میں ہر تہنیت حورو ملک</p>	<p>ثانی احمد امام انس جان پیدا ہوا باعث ابقا و ارض و آسمان پیدا ہوا قائم آل نبی صاحبے مان پیدا ہوا وہ امام اتقیا عرش استان پیدا ہوا دافع بدعت امام دو جہان پیدا ہوا غل بے قتال کروہ مشرکان پیدا ہوا وارث تیغ علی صاحبے مان پیدا ہوا</p>
---	---

<p>ہو رہی ہیں دین و دنیا میں مبارکبادیان کیونکہ نہرو گردان ہو ڈر سے ظلم و ہر شک پہ پاؤ دین کا لڑکا بچکا اپنے زمین سے نالک ہاقت غیبی کی آتی میں صدائیں و مہم چشمندان دین ہر پائیں گے مومن باغ خلد رزق پاتی ہیں تمام خلق جسکے دالتے مومنو کی گھر میں یہ تکرہ ہو یہ حید خوشی استعداد و شازمین سے فرط شادیں غبار جسم البلیس لعین سے شکریہ شہر طرب سیرت ان اس میں سے رضوان بکلا خوش و طرب یا آگہی ہارتہ میں دامن ہو او سرکار در شہر</p>	<p>قدر دان ضرب تیغ دوزبان پیدا ہوا ماحی کفر و ضلالت کا نشان پیدا ہوا رائع اعلام دین صاحب قرآن پیدا ہوا یہ خوشی کا وقت ہی صاحب نشان پیدا ہوا اب جہانین قاسم نادر و جنان پیدا ہوا آج وہ شاہ زمین و آسمان پیدا ہوا خانہ کفار سے شور و فغان پیدا ہوا اور زیر آسمان ایک آسمان پیدا ہوا گوشت غم سے بہ گیا ہر جوان پیدا ہوا جسم شمع حطی کا حرز جان پیدا ہوا جو فی قتل گروہ مشرکان پیدا ہوا</p>
--	---

منقبت جناب عباس علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مرزا کلب حسین خان نادر

<p>او ترانہ دل سے وہ بیان جناب امیر کا نشہ چہرہ با جو عشق جناب امیر کا لکھن میں صفت اس شہر گروں ہر کا پیلو میں ا قوت و جو نقوش جس کا مطبوع ہے ہلال جویرا و سپیر کا درایزہ گر ہے چرخ جناب امیر کا</p>	<p>نشہ چہرہ ہامی حشم غدیر کا چہو ترانہ درونک می حشم غدیر کا مضمون میں ہی ہی قلم کے سریر کا تن پروری میں وہ بیان ہو پر کیا امیر کا بے لعل کفش پاسے جناب امیر کا سے جام آفتاب پیالہ فقیر کا</p>
--	---

<p>اللہ کے کاشقچ جناب امیر کا اللہ کے زور دست شہ قلعہ گیر کا ایثار تہا یہ خستہ رسل کے وزیر کا افطار صدم تھا یہ جناب امیر کا اللہ کے انکسار جناب امیر کا تھا اس میں ثبت نام جناب امیر کا اللہ کے اوج شان جناب امیر کا رکھا کھلا بنے مگر درامیر کا مشہور خلق پانوں نے کچھا ہے تیر کا در تھا وہ شہر علم بشیر و تندر کا کھانا جو خستہ یار کیا تھا شفیق کا مشہور معجزہ ہے جناب امیر کا آغاز تہا یہ زور جناب امیر کا ہے غلغلہ عطا ہے جناب امیر کا کیا وصف ہو سکے پیران امیر کا عباس تھا عسکر جناب امیر کا تھا مثل حسن میں نہ رخ بے نظیر کا تھا زور بازو میں جناب امیر کا</p>	<p>کا ناز میں جو پر جسریل کو قسمت علی السویدہ آہنیں کیا سایل کو دی رکوع میں خاتم براد حق کہاتے تھے وقت شام فقط کو فتنہ شیعہ بازار میں یہ کہتے تھے رسد علی کو رقعہ جو پر اس میں لب آب جو ملا کعبہ میں رکھے مہربوت یہ اپنی باڈوں سجد میں سب صحابہ کے در بند ہو گئے محو غماز کوئی علی سائبین ہوا ماکان و مایکوسے تھا علم شاہ کو آدم کے بکڑی بات علی کو بنانی تھے اسود کے ہاتھ جوڑ دئی جبکہ گئے از در کو گامواری میں دو ٹکڑے کر دیا پانی قطار اونٹوں کی مانگی جو ایک نان افضل تھے ایک ایسے اللہ ری شرف سب بیٹوں نے زیادہ پس نہ پیر و شیر سوچے سے مہ نبی ہاشم لقب ہوا اخلاق تھے حسن کے تو بڑی تھی حسین کے</p>
<p>پونچا قریب آنکی جب وقت اخیر کا</p>	<p>سب بیٹوں کو سپرد حسن شاہ نے کیا</p>

<p>تقویٰ پر حسین کے عباس کو کیا آخر کو قدمیہ بھاتی کے عباس ہو گئے پیاسا لڑا جو تین شب روز کا وہ شیر پڑھتے تھے روی پاک کو بیکہ درود اہل صفا جو دیکھتے تھے رخ کو کہتے تھے یوسف نیکون چہای رخ اپنا نقابین جب پر لگے کمانکی گوشہ تو اوڑھ چلے گل سے زیادہ باغ شہادتین پر عیان اک رشتہ اس کے دست کرم کا ہر صلیب دریائے جب وہ ابر کرم مشک لیلا اسی کی طاقت بشری سے زیادہ ہے کرتا ہے ختم اس لئے طومار نظم کا کلب حسین میں ہوں اگر تو میرا پدر یا شاہ مبتلاے تردد ہوں باندون حاجت نہیں ہی عرض کی بیجا ہی التماس بہر حسن براے حسین شدید ظلم نوکِ علم سے آپکے یا شاہ جلد تر</p>	<p>اللہ کے علم اوس شد روشن ضمیر کا ہرادرست علم جناب امیر کا ام البنین کے طرفہ اثر تھا یہ شیر کا محبوب تھا وہ بسکہ صغیر و کبیر کا کیا آئینہ ہے صنعت رب قدیر کا شہر ہے اس کے حسن عظیم النظر کا رقبہ پر ایسے کیوں نہ زیادہ ہو شیر کا غنچہ ہر ایک غازی کے پیکان تیر کا شہرہ بیفرض بخشی مین ابر بظہیر کا باران لگا برسنے ہر اک سو سے تیر کا ادراک حد وصف جناب امیر کا مداح حنا ندان جناب امیر کا ہٹا کلب آستان جناب امیر کا مخفی نہیں ہی آپسے حال اس فقیر کا ظاہر ہے حال سب میری رنج کثیر کا صدقہ غلو شان جناب امیر کا دل رخشہ دار ہوئے عدوی شریک کا</p>
--	---

رضوان

قاسم ناز و جناب نے خلد لے جا کر مین
 شان جید رہتی نمایاں شکل دار و لہرین

وصف عباس جبری لاجیطہ تقریرین
 قوت خیر شکن تھے بازوی شیر مین

واہ ری ہمت زہی حرات خفی صولت کہتا
 مار دمرد و وجب لڑ نیکو آیا آپ سے
 یہ رجز پرستے نکلسن ایجوان ہو شیار ہو
 نیزہ خطی میرا جسد م علم ہو سوی خضم
 ناوک لند و زمیرا ہی خطا جبین بنین
 سنکے یہ عباس لولی ای لعین بس جس تموش
 مین جوان ہاشمی ہون مجھ سے سن ای خیرہ
 مجھ سے واقف کون ہو گا در فن جنگ جہد
 سنکے یہ غصہ مین اگر دوش سے لیکر کمان
 چوٹنا اوکا تھا چٹکی سے کہ برق تیغے
 پہ لیا کا ندہ ہی سی نیزہ اور چپٹا وہ لعین
 دی شکا ایسی کہ آیا موٹھ کے محل ہ خیرہ سر
 چہن گیا نیزہ جو مارو کا تو رنگے اوڑا
 نیزہ سے اس کے کیا اک دار جو رہو ار پر
 کرتے ہی گھوڑیکی مار دہو گیا بدست پا
 دی ندایہ شمر کو گھوڑا میرا مارا گیا
 تب غلام اوکا سووی آقا مہ گھوڑے چلا
 طاویہ لیکر غلام کیا جو آقا کے قرین
 مثل شیر نہ قریب عجب پونچا جب جری
 اپنی گھوڑی سے او تر کر طاویہ پر ہو وار
 جس گھڑی دیکھا یہ مار دے کہ آیا شیر نہ

الامان کا شور جاری فرقت ہے پیر مین
 خوب ماہر تہا وہ فن نیزہ و شمشیر مین
 موت رہتی ہی ہمارے قبضہ شمشیر مین
 اب قضا کو جان لو پونچے ہی وہ تغیر مین
 کون ہو سکتا ہی سر بر مجھ سے فن شیر مین
 جرات و ہمت از نسے ہی میری جاگیر مین
 میرا شہر مثل حیدر ہی جوان و پیر مین
 کاتب قد رتے یہ لکھا میری تقدیر مین
 چستی و چالاکی سے ناوک رکنا گیر مین
 بال پر باقی نہ کہے اس کے مرغ تیر مین
 وار کرتا تھا وہ دست ابن خیر گیر مین
 زور باقی نہ تانہ ذرہ اوس تن بے پیر مین
 سر سے پاتک ہو گیا وہ غرق بحر قرین
 بندہ کیا گھوڑا وہ فوراً موت کی زنجیر مین
 اوسنے دیکھا ہون پھنسا مین معتنی زنجیر مین
 اب پیادہ پامی آئی ہی میری تقدیر مین
 تا سوارہ وہ لڑی میدان دار و گیر مین
 اکیا جوش شجاعت بازوی شیر مین
 راہی دوزخ میا اک ضربت شمشیر مین
 آئی جولان کر کے قرب مار دہی پیر مین
 جان گہر نعلی اوسکی تن بی پیر مین

دست بستہ عرض کی مجھ چری اب رحم کر
دی نداشتہ شہیدان فی کعباس علی
سنتے ہی اس حکم کے اکفر کو بس دو کر دیا
کیا لکھو وصف رخ ماہ نبی ہاشم کے من
واسطے عباس غازی کی یہ رضوان عرض کر

کو بلی در پیچ رہا میری بین تحقیر میں
بچ نجاوے صید آیا ہے تیری بچہ میں
غل اوٹا احسنت کا کل رض و چہ میں
مہر تہا بے نور جس پہرہ کے اب تہویر میں
یا خدا عزت میری آجای اب تہویر میں

منقبت ہمشکل مصطفیٰ گلگون قبا جناب علی اکبر علیہ السلام

التحیۃ والثناء مرزا کلب حسین خان نا در

نگیرہ کنج رہا ہے چمن میں سحاب کا
دیتا ہی لطف بادہ کشونکو زیا دہ تر
در کار قصر ہو جو پے ناز کان باغ
آبادہ بہر نقل ہوں دانہ نجوم کے
اللہ رمی جوش نامیہ و خوبی بہار
زلف پری و حور کو آتا ہی اوسی رشک
زینت کیواسطے روشونہر چلتے ہیں
نیز آئے فضل گلین سیکو یہ ذکر کیا
غوطے لگا رہی ہیں ہر ایک ست بلبلیں
سختی نہیں ہی نام کو فضل بہار میں
اہل شباب پرستی ہیں سعدیلی گلستان
آیام گل میں بادہ کشونکا ہی دور دور

ساقی شتاب دور ہو جام شراب کا
گلشن میں جہوم جہوم کے آنا سحاب کا
دی جو بیار رہنے کو بنگلہ حباب کا
ساغر جو ماہ ہو تو ہو جام آفتاب کا
سر سبز ہو گیا جو کدو ہی شراب کا
عالم یمین ہے عجب پیچ و تاب کا
عالم ہر ایک لالہ میں ہے ماہتاب کا
مضمون جانتی ہیں خیال و خواب کا
گلچین نے آج حوض بہار ہے گلاب کا
ہر خار پریمان ہے نخل کے خاب کا
ہی سبکو درس عشق و جوانی کی باب کا
فتویٰ دیا ہی قاضی فی شرب شراب کا

پیر مغانی کرتی ہیں میخوار خذ متین
 بہر بہر کے میکی کشتیان پتی ہیں بادہ خوا
 می کا جو برسی بہ نہ تو کچھ کا سبب نہیں
 میخانہ میں کیوں بطنی تیرتی بہرے
 سیلاب می سے سرخ ہوا ہنی جو آسمان
 فلک فلک جو کشتی بادہ ہی فی الشل
 کیا گل کیلے چمن میں خدا جانی دیکھئے
 اسب جانی ہیں جام می سلبیل سے
 آٹھون پر ہیں نور کے جلوہ جہا بھین
 پیر مغانی باہتہ جو مدلیں سرخ ہیں چ
 مستان باغ مٹی ہیں بادہ سبوسو
 فرمان عزل قاضی کو سر کاٹنے دیا
 کرتا ہی امتناع جو شرب شراب سے
 عہد شباب جو ش جوانی ہی اندون
 لیکن شراب ہی می عرفان مراد ہے
 بادہ کشونکے کیوں نہ موطر و ماغ ہوں
 نرس برشتہ دل ہوا اگر شک چشم سے
 باطن میں گانیکا ہی سینونکو جو خیال
 بیدار و ہوشیار میں ایام گلین ب
 فیض ہوا سے طوطی خوش رنگ بن گیا
 حیرت ہوئی جو دیکھ کے مجھ کو نور لطف

نوکر ہر اک ہی سر خط جام شراب کا
 دریا ہر اک طرف فکر روان ہی شراب کا
 بارش سے انقلاب ہی لفظ شراب کا
 ان روز و نوج خیر ہی دریا شراب کا
 سب کئی ہیں حساب و ہمای شراب کا
 تو آفتاب چرخ ہے کسر شراب کا
 تختہ قلم ہوا ہے ہر اک سو گلاب کا
 رضوانکی باہتہ میں ہی جو ساغر شراب کا
 شب ماہتابی ہی تو دن آفتاب کا
 جلوہ ہی ریش قاضی پر رنگ خضاب کا
 کیوں حاسد و کین صرف نہ خون ناب کا
 متر و مختبے ہی کام حساب کا
 قاضی کو جانتی ہیں فرشتہ عذاب کا
 می سی ابی مقام بنین اجتناب کا
 جس کا کہ استقال سبب ہو ثواب کا
 شیشون میں می کے پھول پڑا ہی گلاب کا
 تو می کشونکو لطف ہو بوی کباب کا
 دلکا ہر ایک پردہ ہی پردہ رباب کا
 کیونکر ہو دخل دیدہ نرس میں خج اب کا
 نکلا جو بیضہ توڑ کے بچہ غراب کا
 پوچھا سبب زیادہ چمن کے شباب کا

<p>ہی فیض شاہزادہ عالیجناب کا جد کو ہی رتبہ انفسا کے خطاب کا جرات میں یادگار ولایت مآب کا رہرو میرا قلم ہو طریق صواب کا</p>	<p>آئی صدائے غیب کہ تجھ کو خبر نہیں افج عظیم شائین ہے جسکے باپ کی آئینہ جمال آپس پر ہے خلق میں آتا ہی جہین مطلع ثانی رقم کروں</p>
<p>مطلع</p>	
<p>نقشہ کچے شبیہ رسالت مآب کا سب جانتی ہیں اوسکو الف انتخاب کا منکر ہوا آفتاب پرست آفتاب کا بلبل یہ سمجھے پھول کدلا ہی گلاب کا مصحف ہر اک ورق ہو نکیو نکر کتاب کا منہ زرد ہو گیا ہی گل آفتاب کا جلوہ نظر کے سامنے ہوا آفتاب کا بیوجہ تہانہ چہرہ پہ آنا نقاب کا آغاز ہی جوانی و عہد شباب کا رخ کے بیا ضمیں ہے یہ شعر انتخاب کا انگسوینیں گہرے شرم و حیا و حجاب کا جامی مداد صرف کروں مشک ناب کا یا آفتاب پر ہے یہ ٹکڑا اسباب کا زلفوں سے ڈھنگ سیکہ لیا پچتا کا شیرازہ جانتا ہوں میں اوسکو کتاب کا</p>	<p>پونچے ہم جو مجھ کو ورق آفتاب کا ہی راستی میں قامت موزون جہنیشال رخ چاند سا جو پیش نظر ہو تو ہے یقین رخسار کے ہمار جو پیش نظر ہو محی دیوانہ میں جو روی کتاب کی ہو صفت گل سے جو چہرہ کو کہی دیکھا تو رشک سے اولے نقاب چہرہ پر نور سے اگر یوسف کو حسن وی مبارک سے ترا حجاب اشارہ وان برس ہے میں سبکیتی ہناب مطلع صفت میں ابرو نکی کیون نہ فر دہو تشبیہ تام کہ ہے جو نر کس سے دون مثال در پیش وصف کیسوی مشکین جو ہی مجھے لہرار ہی ہے زلف رخ نور بار پر کب نبل چمن میں یہ تین خوبان امین سبزہ نہیں ہے مصحف خسار پر حیان</p>

سہر کلام والہ جان بخش ہوا اگر
توصیف خال لب کے کر کے کیا کوئی بیان
یون خال بین عیان لب شیرین شاہ پر
غنچہ ہزار خوش دہی بین کرمی کلام
دندان پر صفا لگی کہکشیں لب و تاب
بین دانت بمثال تو لب بی نظیر بین
آب حیات و آب بقا آب زندگے
صدر سے اوج میں ہی فزون شبہ باعتر
بریا وہ جبکہ ہو تو تھرتی بین نگاہ
طوفان قہر و غیظ تلاطم من آئے جو
جس ماہی ضعیف کو ایذا ننگ دی
چادر کو بھی چرامی جو پانکے نہر پر
یہ ہے و فور عدل کہ بجلی اگر گرے
تہڑائے مثل بید نہ کس طرح آفتاب
قوس فلک کے طرحے بمثل ہے کمان
کیا مدح تیر دنگی قدر انداز یونگی ہو
یون ڈھال زیر تیغ خمیدہ ہی جلوہ گر
بارش عدو کے خونگی کرتا ہی وقت جنگ
رہوار یا دیا ہی ہو خاصہ سوارے کا
دیکھی جو جست و خیز سوار یکین سپ کے
ڈر جو کنار کا ہی تو سائیں وقت زیب

یار انہو سچ کو ہر گز جواب کا نہ
گویا کہ فی المثل ہے بتا سا حباب کا
جیسے جوم ہووے غسل پر زباب کا
پر ہو جواب کب دہن لا جواب کا
دل پانی پانی کیون نہو در خوش آب کا
کبے جواب دس دہن لا جواب کا
رکھا ہے نام شہ کے دہن کے لعاب کا
در پر گمان کیون نہو جیتے باب کا
سوچ کلس ہے خیمہ زریں طنباب کا
موجین نہ گہر بگاڑ سکین پر حباب کا
موجوئے ہونشان عیان حجاب کا
دوڑاے عدل شاہ کٹورا حباب کا
خرمن کہی جلانہ سکے ماہتاب کا
گوشہ جو اسطرف کو ہو چشم عتاب کا
جو تیر ہے جواب ہے تیر شباب کا
طرہ اوڑاتی ہی جو کلاہ حباب کا
جیسے پس ہلال ہو لگا سحاب کا
عالم ہے ابر تیغ بین گویا سحاب کا
شکلا و کچال پر نہو کیون سیل آب کا
پارے نے ڈنک سیکہ لیا انتظار کا
چوٹی میں مل نہیں سکتا گلاب کا

با و صبا تو پوچھیگی کیا او کے گرد کو
حلقہ بگوش کیوں نہ ملے ہو چرخ پر
اور تاتا ہی جب سوار ہیں طوائف کے مثال
مانگی جو کوئی ایک تودہ پای اس قدر
موتی صرف کو شاہ فی انعام میں دے
سب ناز کون کو شاہ فی پر مایہ کر دیا
فوار و نیر و نور عنایت ہی بیشتر
اب کریم کی طرح برستی ہیں وقت جوہ
مداحی اہلیت کی کی ہے جو اختیار
سیراب کیوں نہ ہو زمین اپنی شعر کے
مہنگو چہرہ او قید و غم و رنج و فکر سے
یا شاہ جسد لیجئے مداح کے خبر
بیکاری و فراق عزیزان مسافرت
جو آشنائی بھر عنایات شاہ ہیں
کنندہ جو نام شاہ ہی دکنی نگینہ پر
و البستہ ہوں میں اسن الطاف شاہ سے
مقبول یہ قصیدہ اگر ہو حضور میں
تا و رہی دعا ہی خدا سے شبانہ و ز

بجلی فی مس کیا نہیں شہرہ کا ب کا
حلقہ کہی جو حبلوہ نامہ ہو رکاب کا
سب کہتی ہیں پری ہی کہ گور اجباب کا
ممسودہ جو شاہ نہیں ہے حساب کا
دریا کو تاج بخش دیا ہی حباب کا
خالی فقط ہی بحر میں گنبد حباب کا
خللی نہ زمین جو خزانہ ہی آب کا
کیوں کر حساب ہو کر مہ حساب کا
میں جانتا ہوں او سکھو طریقہ صواب کا
سیا ہوا یہ قطعہ ہی موتی کی آب کا
ای شاہ دین یہ کام بہت ہی صلاب کا
پیرسان نہیں ہی اب کوئی حال خراب کا
کیا ہی حساب میرے غم حباب کا
و ہو کھانہ کھائیں نہر جان پر سرب کا
اب دغدغہ نہیں ہی مجھی البتہاب کا
اندیشہ ہی زمانہ کے کیا انقلاب کا
مطلب حصول ہو ہی دل کامیاب کا
گھر ہو خراب دشمن خانہ خراب کا

رضوان

ملح یون شبیہ رسالتاب کا
لوح جبین صفحہ ہے ام الکتاب کا
رفعت کا اور براق کا پر تو نظر میں ہے
گر رخ گوشت زلفکو واللیل میں کہون
نسبت نہیں ہے چہرہ اکبر شمس کو
جس نور سے خلیل پہ گل ناز ہو گئی
جلوہ نمایہ خود نہیں فرق پاک پر
جولان عقاب جبکہ ہوا زرم گاہ کو
پونچا جو ہاتھ شمس پہ اس کے خیال کا
چتر ہستی جوانی اور نموسبزہ عذار
میدائمتیں یون ریخ کو پڑ پڑ تاب ہے
میں ہون رسول پاک کا ہمشکل دیکھ لو
داد اکویر سے چرخ سے تلوار آئی ہے
حسنی چکاو وہ نار جہنم میں مل گیا
لڑنیکو کیا جب بن غانم جناب سے
ہتا پہلوان قومی و تناور زبون خصال
دیکھا امام نے کہ مقابل ہی وہ لعین
سیراب وہ لعین ہتا میان تین دن کی پیاس
درگاہ کبریا میں یہ کی عرض اس کے کریم
کہ فحیاب اسکو کہ بندہ سے یہ تیرا
نکلی لبو نے شاہ شہید اس کے جو دعا

پیش نظر مرتفع ہے ہر دم صواب کا
مطلع یہ خوب ہاتھ لگا اب تاب کا
ہمشکل مصطفیٰ ہی سوارہ عقاب کا
ہی خوف روز و شب کے مجھے انقلاب کا
نقشہ کھچا ہے روی رسالتاب کا
وہ نور ایک جلوہ ہی نور جناب کا
سایہ رسول حق کے ہی سر پر سحاب کا
بوسہ زمین لیتی تھی اس کے رکاب کا
دل میں رہا خیال کے عالم شراب کا
محبوب کبریا کے نمونہ شباب کا
لہجہ ہتا جس سے صاف کہلا بوترا ب کا
فرزند ہون حسین سے عالیجناب کا
قبضہ ہے جسکا موتکا پھل ہے عذاب کا
وہاں جا کے اسکا ہو گیا عالم کباب کا
نشہ بہرا ہتا سر میں جو اس کے شراب کا
رستم ہتا اور سام ہتا جس کے جواب کا
کیا حال آپکی میں کہون اضطراب کا
لب تا کہ آیا ہتا میان ایک قطر آب کا
لڑ کا یہ ہے شبیہ رسالتاب کا
جسم غنیم طعمہ ہوا زرخ و عنبراب کا
بہر قبولیت ہوا وہاں فتح باب کا

<p>رو و بدل کا لطف سوال و جواب کا ترتیب سال بس خراب ہی خانہ خراب کا نشر مہین تمام ہوا تھا شہاب کا رشتہ دکھا دیا تھا خدا کے عذاب کا شایان ہو گیا وہ عذاب عقاب کا رضوان کو آتا ہے تھاری جذب کا</p>	<p>آیا بن غم جو مقابل میں آپ کے اک وار کارگر نہ لے گیا ہوا کہے متی سانس اسکی چڑھ گئی اور دم اولٹ گیا شہزادہ بھری فی اوی ضرب تیغ سے دو تھوکے راہواری روی زمین گرا میرے شفیق روز جزا آپ ہو جائے</p>
--	---

منقبت قاسم ابن حسن علیہم الصلوٰۃ والسلام
مرزا کلب حسین خان نادر

<p>اک شور ہی عالم میں میر لطف سخن کا کچھ اور بھی ہو جلوہ نما حسن سخن کا زمیندہ لطف مجھے سب جان میں کا خسر و جھگڑا کتنے میں مضامین سخن کا کرتا ہوں میں کب صرف مضامین میں کا نافہ ہی دوات آہوی چالاک سخن کا دیکھی تو بہر ہو نہ کیوں ہوش بہر کا نقاد جو میں کہتے ہیں نقاد سخن کا کیونکر نہ صدف کو ہر جہ میری دین کا کیا خوب نہ مضامین ہی صبح وطن کا دل پانی ہوا شرم سے دریا عدن کا</p>	<p>سنا نہیں لغتہ کوئی مرغان چین کا پر وہ جواوہی روی معانی کی دولین کا لیکتا ہوں مضامین بلا غنچین ہوں ہمیشہ تابع ہیں مضامین و معانی میرے بالکل معنی ہیں نئی لفظوں کی بندھنیں بے جدت کیوں مشک سخن کے نہ سیاہی میں ہر رنگت چالاک رہو اس سخن حد سے فزون ہے جو بہر کے شناسا ہیں جو ہیں صاحب کلمہ ہم سر نہیں آفاق میں ہرگز کوئے میرا آئینہ کے مانند طبیعت ہے مصفا دیکھی جو لائے مضامین صفا</p>
---	--

شمع فتنے کرتا ہوں کوئی شعر جو تھر تھر پر
 شمشاد کے ہی شاخ ہر اک مصرع موزوں
 آقا قہین ہوں موجد مضمون معائے
 مفتاح جو ہے فکر رسا فضل ہند سے
 کیا مجھ سے ہو روپوش کوئی شاعر مضمون
 لکھتا ہو نہیں اکثر صفت حضرت قاسم
 انعام میں ملتی ہیں اسے لعل زمرد
 شمشاد قدرت کے اوصاف لکھوں جو
 ادبی جو نقاب رخ پر نور کسی دن
 ہونیش نظر جو رخ صافی کی صباحت
 ابروی کمانیکے مقابل ہو کسی دن
 جیسا کہ نقاب رخ شفافین ہے نور
 خال سیہ رخ سے اگر دیکھے تشبیہ
 زلفین رخ پر نور پہ آجاتی ہیں جسوقت
 گرد رخ پر نور ہیں یہ گیسو ہے پرچ
 کیا شام میں غرتگی کمون زلف سیہ کو
 بو گیسو مشکین کے جو پہلے توقیفا
 نسبت نہیں کچھ مشک سے گیسو سیہ کو
 موزوں جو کرے گیسو مشکین کے صفت کو
 گلبرگ لب و غنچہ دہن سنبال تر زلف
 ہو سبب ہشتی سی دل نور ہی گہشا

ہوتا ہی دین خون دل لعل یمن کا
 سر سبز یمن عالم ہے عجیب سیر سخن کا
 ہر ایک مقلد ہے میرے طرز سخن کا
 کیون مدحین واہو نہ میرا قفل نہیں کا
 دو ایسی کہی ہو نہیں چیتا ہو دوس کا
 سب فیض ہے مداحی فرزند حسن کا
 مداح جو ہوتا ہے حسین و حسن کا
 پاؤں جو قلم شاخچہ سر و چین کا
 یوسف ہی ہو بس شیفۃ بیاضہ سن کا
 رنگ آئی نہ خوش پہر کل سرین سن کا
 مقدور نہیں ہے یہ کسی تیر فن کا
 جلوہ نہیں ہوتا ہی وہو جللی کرن کا
 بازار میں ہو نرخ گران مشک فتن کا
 سب اہل زمین کہتے ہیں شک چاند سن کا
 یا گردن خورشید میں حلقہ ہی رسن کا
 بان نور رخ صاف میں ہے صبح وطن کا
 لی نام خطا سے نکوی مشک فتن کا
 تحصیل ختن مول ہی ایک ایک شکن کا
 ہوتا ہی عطا باج اسی چین و ختن کا
 وہ چہرہ رنگین کوئی تختہ ہی چین کا
 عالم نظر آجائے اگر سبب ذقن کا

اعجاز نمایہ ہیں وہ از قسم جمادات
 وصف لب شیرین میں ہو یا بجے گویا
 خال لب شیرین کے جو نظارہ ہوں منظور
 نچپے کے بونہر سے گزار جہان میں
 واپس و ردان جو جسم میں کیوت
 تعریف صفا ہونین کسی ہی قلم بند
 ہر جای ابی جانم فی تو ہو ابی سلا
 اوس دست نگارین میں جو مسک ہوئی کا
 دیکھا نہیں ہر گر گل گلزار میں لطف
 تیو دین اگر قمر کے چترن ہی غضب
 جو روشنی ساق کو دیکھے تو یقیناً
 ایا مال ہی وہ دیکھے کیا نسبت پاوش
 گل کیوں نہ تباہ ہیں اپنا کرے غم سے
 شہ وار دمہ امون پی سیرنگا ہی
 بکتے ہیں ہی خود جو زیب ہر انور
 ہون فتح رکابوں میں جلوہ نیر جو حضرت
 اعدا سے جو شہ ہوین کسی معرکہ آرا
 تلوار کی دہشت سے یہ اعدا کے دلونین
 گو مرد ہوں میدان کی چلتا نہیں کھنور
 جب معرکہ میں شہ ہوتے ہیں داخل
 نیزہ اگر حیرت ارقم سے مشابہ

رتبہ نین اون ہونٹوں سے کچھ لعل میں کا
 شک سے مخاطب نے بہر اجوت دہن کا
 جو صفا حبابی نظر نہر لبین کا
 خاکا ہے مگر شاہ کی بقا میر دہن کا
 جلوہ ہو عیان موجہ دریائے عدن کا
 ہر وانت ہی موتی سی سواد ج دہن کا
 عالم ہی نزاکت میں یہ اوصاف بدن کا
 شک پنجہ خورشید میں بدل ہی گن کا
 پوشاک سے جو جسم میں عالم ہو چھین کا
 شہ آنکہ جو دکنلا میں اور ہی پوش بدن کا
 پروانہ کو ہو عشق نہ چہر شمع لکن کا
 دعویٰ نکری کبک کہی اپنی چلن کا
 خوشبو میں عجب حال ہی ملبوس بدن کا
 ہو رشک حسد گلشن فردوس کہن کا
 لو نام خدا وقت ہی یہ چاند گن کا
 لرزیکے لئے شاہ کمرین عزم جرن کا
 اک شور بیا ہوئی بکیر اور بزن کا
 ملبوس کیا زیب بدن مردون بدن کا
 یکسان ہی بیان مرتب اب چرن بدن کا
 کرتے ہیں عدد پہلے سے سامان بدن کا
 پہل پر نہ کو سطر جسے شک سائلی بدن کا

<p>کیون شکست ساکن بنو و بیت زن کا پیدا ہوا اثر مد کب خامہ میں بن کا اس واسطے کرتے نہیں پابند حسن کا ادبلی ہوئی آنکھوں میں ہی انداز میں کا اور ترسے کرے قصہ جو ہوا رکھن کا بس ہونے سے کاجہ کل آتا ہے ہرن کا انداز اڑا اسے جو ہوا اسے پہن کا ہی پیر تان چرخ جو انجم کے چکن کا در پر جو گذر ہو کسی وارہ وٹن کا انعام میں ملتا ہی اوسی اعل میں کا ہی شیر لکبان نیستائیں ہرن کا یار انہیں ہوتا ہی تر دین سخن کا سر کے نہ خبر ہے نہ بھی ہوش بدن کا نہ ہو ہی سی ہی رستہ نہیں ملتا ہی وطن کا تا دور کو نہ غم ہوئی زمانہ کے فتن کا ہرگز میں سزاوار نہیں رنج و صحن کا میں واسطہ دیتا ہوں حسین و حسن کا ہو رنج نہ دوری عزیزان وطن کا</p>	<p>جو خوبی ایوان کو کبھی دیکھ لے حاسد چلا کر ہوا فلک سیر جو دیکھ راکب کے بلا حکم و جنبش نہیں کرتا ہر جو بری کا ہے، تو طوائف کی گردن قطبین کا جو فاصلہ ہر دم میں ہ طی ہو تقلید اگر حبت کی کرتا ہی وہ گاہی ہو گرد کو ہرگز نہ رسا اس کے کس طرہ بختا ہی اوسے شاہ نے ملوں مبارک الیام شہین سے نور شاہ کے غربت پتر ہی نہ جیسے کسی پایا ہو کسی سے ہے مضر غیظ بزرگ کے مادہ لکھ ایہ قصیدہ مد و غیب سے ورنہ پابند غم و رنج و تردیوں میں ایسا دوری وطن وقت احباب عزیزان مداح کو با شاہ بچا بچو اپنے ہوشا ہر قصہ ہوا آغوش بہت جلد شکل میری آسان کرو وقت مدد ہے بچائیں مجھے سخت بکرم سے سلامت</p>
--	---

منقبت جناب قاسم گلگون قبا علیہ آلاف التحیتہ و الثناء

رضوان

دل سے عاشق قاسم گلگون قبا کا ہو گیا
 نور رخسے دل میں اسطیع ضیا کا ہو گیا
 شان حمزہ رعب جعفر قوت شیر خدا
 رعب تباہ و رعب جو شیر خدا کا وقت جنگ
 صبر و یتیم و رضا حاصل کیا شیر سے
 آیا اس نے آرزو مرد و جب نوشاہ سے
 دیکھ کر قاسم کو اوس مرد و بن دل نے کہا
 قتل کر اس کو کروں تو بکیم کیا لطیف
 چار بیٹے تھے مستحق زرم اوس مرد و کے
 جب مقابل آنکر قاسم سے وہ بن دل ہوا
 دیکھ کر بہاؤ کو خونین لوٹا بسمل صفت
 ہی ندا قاسم کو اب لرزین مت تاخیر کر
 سنتی ہی اس بات کے نوشاہ پونچا شیر سا
 دیکھ کر بہاؤ کو خونین لوٹا بسمل صفت
 ہو گیا ثانی جو ضرب تیغے رنیں و چار
 دو نو بہاؤ جبکہ دیکھ خونین لو ہو لو ہا
 کہیچ کر تلوار کو مید انہیں قاسم سے کہا
 قاسم شیرین سخن بولے یہ ترشے کیا ضرور
 کا پیتا خاصہ سے ہونٹو نکو چپا تا وہ شرم
 شاہزادی نے کیا اک ارادہ پر تیغ کا
 جب شلا نہ نارین پہنچے تو ہاتھ سے کہا

والہ و شیدا میں ابن محبت کا ہو گیا
 نوریہ چمکا گمان بدرالد جے کا ہو گیا
 جرات و مصلحت جلال کا سر اپا ہو گیا
 خلق میں ثانی جناب محبت کا ہو گیا
 خاتمہ تو شاہ پر جو دو سخن کا ہو گیا
 سامنا قاسم کا کیا گویا قضا کا ہو گیا
 لڑنا اس لڑکے سے باعث اب حیا کا ہو گیا
 ایسے گردنا مور سے قتل بچا ہو گیا
 ایک کا اوغین سے لڑنے کا ارادہ ہو گیا
 ایک ضرب تیغ سے سر سے دو پارہ ہو گیا
 دوسرا ہی آنکر رنیں صفت آرا ہو گیا
 سامنا تجھ طفل کم سن سے ہمارا ہو گیا
 صید وہ پنجہ میں اوسکے پردہ پار ہو گیا
 دوسرا ہی آنکر رنیں صفت آرا ہو گیا
 موت کے دریا سے اوسکا پہر اوتار ہو گیا
 تیسرا بیتاب آتش کا شہر آرا ہو گیا
 ہوش بر جا رکھ کہ سر تیرا دو پار ہو گیا
 جنگ کر اب امتحان تیرا ہمارا ہو گیا
 متصل قاسم کے جسم وہ قضا ہو گیا
 لٹکے دو ٹکڑے برابر جسم سار ہو گیا
 بدعت و ظلم دستم کا یہ کفار ہو گیا

تین بهائی کشته دیکه چار مینجی بکری
 شش جت مین طرح بیتا تیر درون
 غصه سے مارسیہ کی طرح بل کھاتا ہوا
 جب قریب شہزادہ پونچا وہ تیرہ درون
 پیچتی وہ برق دم تو شاہ کا دست قوی
 چاروان بیٹے اپنے ازرق نے جو دیکھی نہیں
 غیظ سے مہینہ کوڑیکو کیا میدانین آ
 دلیتی ہی اوسکو قاسم نے کہا کوئی پتھر
 سکے جکنا سو تنگ سکالہ آپوچی قضا
 جب پٹری شمشیر فرق پنج سچ اوس دیکھ
 غل اوٹھا حسنت کا فوج ملائک سے تمام
 ختم کر رضوان دعا پر نقبت اور شکر
 دین و دنیا کے مطالب جلا دینگی حسرت
 حجامہ مطلب میہ براونگی از فضل خدا
 ہوزیارت چارہ عصوم کی یا نصیب

خمسہ پیش و حواس اوس سے کنارہ ہو گیا
 اضطراب قلب آتش پہ پارہ ہو گیا
 پتھر مئی رفتار مین گویا شہزادہ ہو گیا
 ثانی دست خدا کالک اشارہ ہو گیا
 گماشا او سکامو سکامو سکامو کنارہ ہو گیا
 خون دل اس پوشین و سکامو ہزارہ ہو گیا
 قاسم لاشاہ سے وہ رزم آرا ہو گیا
 تنگ فیل اکوڑیکا تیر ہی سارا ہو گیا
 تیغ کا قاسم کے اوپر اک اشارہ ہو گیا
 راکب مرکب برابر چار پارہ ہو گیا
 غالب کفار شہزادہ ہمارا ہو گیا
 آپکی مداح کو پورا ہمارا ہو گیا
 اپنا آقا معین جہدم ہمارا ہو گیا
 چشم سے تیرہ کرم کے گرا اشارہ ہو گیا
 پنج گانہ پیمہ و ایضہ اب ہمارا ہو گیا

منقبت ہفتاد و دو تن شہدای دشت کربلا صلوٰۃ اللہ

وسلامہ علیہم اجمعین مادامت السموات والارضین

من الرضوان

سلام اوس پر جو ہی آدم کا وارث پیدا ہو
 سلام اوس پر جو وارث لوح کا ہی کشتہ بنے
 سلام اوس پر جو ہی سیدی کا ہمیشہ کا وارث
 سلام اوس پر جو علی ارث خلیلی جس کا خالق ہے
 سلام اوس پر جو وارث نبی صبح اللہ کا یارو
 سلام اوس پر جو اولاد نبی صبح اللہ کا ہمسرہ ہے
 سلام اوس پر جو ہی ختم الرسل کا ولی وارث
 سلام اوس پر جو ہی ابن ابی المونیج حیدر
 سلام اوس پر جس کا جو کہ وارثا و برادر
 سلام اوس شاہ پر جو تابع احکام باری
 سلام اوس پر کہ روضہ میں دعا مقبول ہو
 سلام اوس پر کہ نوزند جس کے مقتدر
 سلام اوس پر جو ہی کرٹ بلا کا سا گونگ
 سلام اوس شاہ پر روی ملا ایک جس کو گرو
 سلام اوس شاہ اتنے لب پہ جو پانیکو ترستا
 سلام اوس شاہ پر جو صابر و شاکر رہا ہوا
 سلام اوس ابن صدر المنتہی ہر روز شب
 سلام اوس ابن جنات اللہ جس کے غم سے تبا
 سلام اوس شاہ پر جو فی قباتی جس کے یزین
 سلام اوس شاہ پر ظلم و ستم کا جو ہٹا اتا
 سلام اوس پر پانچ پچیس چوتھ جگر یارو

سلام اوس پر جسی ور شد ملا ہی علم غمیر
 مجھ کو نہ نہیں اوس شاہ کی کچھ خطا طعشہ
 جو دیکھا طور پر ہوئی اوس ہی بس تم خنجر
 فدیا و مرجع ہو گیا وہ سید اطہر
 جلایا دین احمد کو بشد و مدبر و فر
 کیا شکر خدا اور کہدیا خنجر خنجر
 بچا یا نارسے امت کو دیکر نذر انسا
 سلام اوس پر جو ہی ابن جناب فاطمہ اطہر
 سلام اوس پر خدیجہ کا پس ہے پوشہ صفدر
 علانیہ جفا میں اور باطن صاف تھا اطہر
 لپٹی خاک سے اوس کی مریضو کو شفا ہو کر
 وہ بیشک دین دنیا کے میں ہادی پیشوا
 جو ہی شاہ شہیدان خامس آل عباس
 کہے سب قتل ناصر جس کے بیدینوں چن چکر
 نہ پونچا ایک قطرہ آب کا جس حلق کی اندر
 کہ جس کا غم ہوا واجب جن انس و ملائک پر
 سلام اوس ابن مرمز کو صفار و یاجسی اکثر
 جنائین زلزلہ قصر و مکان تہی کا پتی تہتر
 سلام اوس شاہ پر پوشاک چلی لیلی کفر
 لقب شاہ شہید انکا ملا جو رجفا سہکر
 سلام اوس پر کہ صابر جو رہا پشیدہ و اطہر

سلام او پر علی اکبری پر شکل پیغمبر
 شہ دین مرثیہ میں اس کے کشتی سیرور و
 سلام او پر علی اصغر جو شہ کے شیر خوار ہے
 سلام او پر جو ستقامی سکینہ اور علیہ السلام کا
 سلام او پر جو ماہ پاشمی ہی ہر تابان ہے
 سلام او پر جو وارث جرات شیر خدا کا ہی
 سلام او پر جو جعفر شاہ مردانگی انشانی ہے
 سلام او پر جو عثمان علی شیر دلاور ہے
 سلام او پر جو ہمنام نبی وہ شیر بجا ہی
 سلام او پر جو ابن مجتبیٰ بو بکر نامی ہی
 سلام او پر جو عبداللہ بن حسن نامی
 سلام اوں قاسم کلگون قبا پر روز نشانی
 سلام او پر جو جعفر کے پر کے نور دیدہ ہیں
 ہی اک خون جری جس کا انیسے مثل عالم ہیں
 سلام او پر جو مسلم ہے عقلی نسل سیمارو
 سلام اوں پاک دین حق جو عقلی عبد حسن
 سلام او پر جو عبد اللہ سلک عادل و جان ہے
 سلام او پر ابی عبد اللہ مسلم کا جو دنیا ہے
 سلام او پر جو عبد بن عقلی جو دلاور تھا
 سلام او پر سلیمان نام تھا اوں عبد نیکو
 سلام او پر جو قاسم نام تھا اوں شیر خواریکا

سلام اوں سینہ پر جس کے تائیز قلب کے اندر
 ہو دنیا اور باقیہاں سر پر خاک سرتاسر
 گلے پر حرملہ کا تیر کہا کر پوچھنے کو شر پر
 چھوڑا اس دنیا کو جس سنی فی ہی سر کر
 علم بردار تاشہ کا شمال حمزہ و جعفر
 ایسا شک و علم کو جس جبری فی دشمنی او پر
 لڑا کفار سے مثل علی شاینا شہ صفدر
 بلوئی کی طرح کفار کو لڑ نہیں تھا چکر
 جلا اتھین شجاع تھین ہتا مثل و ثانی حیدر
 شجاعت اور جرات تھین شجاعو نکا ہوا پر
 شہادت حسنی پائی شام کی راغوشمین مگر
 کفن جس کا بنا جوڑا شہنا ماسم کے او پر
 لڑائیں بیسی سستی ہی گوئی سنیں و کتر
 محمد و سر الزمین گویا حیدر صفدر
 اطاعت اور حمایت شامین و جان خوشی مگر
 تن و جان کا کیا اوسنے فدای بیٹے پیغمبر
 جنائین جان بکے گئے اپنی اوسنی جان کو دیکر
 فدای تھا امام پاک کا وہ غازی صفدر
 محمد نام تھا او کا شجاعو نکا تھا وہ فسر
 اطاعت کے شہادت پائی اوسنی ہر فداگر
 داں و جان کو فدائے کیا خوشی ہی کا پ

سلام اوس پنج روشن ضمیر پاک طینت پر
 سلام اوس پر جو مسیح و عیسیٰ و عیسیٰ
 سلام اوس شیر خیزند عبد اللہ نامی ہی
 سلام اوس نامور پر پیشہ عمر انحضرت ہی وہ
 سلام اوس نوجوان پر بن ہمدان حصین
 سلام عمر ان کتب شتہ سال پاک طینت پر
 سلام او سپر جو ہی صدر عانی کہ بیشک
 سلام اوس با وفا پر جو عمر قمر طار لاہ
 سلام اوس پر جو تاجوش پر زور جوان
 سلام او سپر جو شہ شہد انکار اول ہے
 سلام او سپر جو عبد اللہ ہی ابن عمر مشہور
 سلام او سپر کہ جو ابن الملک لی ماہ پیکر تہا
 سلام او سپر جو مصعب نام ہی اوس شیرید اکا
 سلام او سپر جو عروہ تہا غلام حرزی شہوت
 سلام او سپر جو مالک بن انس تہا خاتمین ظاہر
 سلام اوس قیس ہو کہ جو تہا شیرید کا
 سلام اوس و نوین جو چون شمس غفاری ہیں
 سلام او پر جو حجاج و شہید نامور ہیں
 سلام او سپر جو قاسط اور کہش شیر دل یار
 سلام او سپر کہ نہ نام تہا جس شیر غازی کا
 سلام او سپر جو انان بی بی ہی وہ دین پر

فدا روح و تن جان کر دیا ال پیسیر پر
 وہ نامی شیر تہا ازبشہ سلطان دین پر
 پھوڑا دامن شیر کو اوس شیر سے مگر
 رہا تہا شاکر و صابر جرمی حکم قضا پر
 وہ قاری تہا زید و سکا القبا و جہان شہر
 چلی تلوار جنگلے معرکہ بین صورت صرصر
 زہیر مہ لقا حافظ کتاب طیب و طہر
 لگاتا پاؤں کفار و کفر تہا وہ شوگر
 محض خاص حضرت کا حبیب و سکا القبا شہر
 کیا تیغ و سنانے جسے درہم شام کا لشکر
 گرا تا خاک ذلت کی سر اعدا پر دین پر
 وہ چمکا اوج افلاک شہادت پر فخر ہو کر
 پونہتی دشمنو تیغ تہا جس کی قضا بنکر
 مجسم تہا و فامین مثل آقا کے بکر و فر
 سلام اوس عبد رحمان جو تہا شیر کا پاؤں
 سلام عبد اللہ کامل و لا پر امدن تو کر
 حیات و موتیں ہمراہ ہی بال پیسیر
 نہ او تہا پاؤں قتل سحبی کو کہ گراں ہو کر
 لگائی تیغ کفار و کفر تہا عین ہر بکر
 لڑا تہا شامیو بسے نیزہ و تیغ و تبر بکر
 وہ مالک اور جو خوش سیر اور خوش نظر

<p>وفا کو زندگی دی شاہ پر جسے فدا ہو کر لڑی جنگاہ میں کشتو کشتہ کر دی بیکر سلام اوپر زہر این میسر ہر اسکا تاشکر کمر بستہ رہے جنگ کو دم تاشکر نصرت جسی عود فرماتی تھی ابن فاتحہ خیر وہ تھی حنان زندہ دل فریق و ناصر سرور سعید و سعد طاہر غلام ساقی کو شر جہا نین جو کہ تھی زدی نسبت نامی شہر سلام اوپر عمر اخدوس تین سیر کے باور سلام اوس جہد حسن کدن غار طاہر پر سلام اوس شوق لائز انک اختر پر خرابی کنفرین والی جنوں تیغ کو لیکر لڑی جو فوج اعدا سے تیغ و نیزہ و خنجر کہ جو کرتا تاشکر سے دفع غریب کا فران بیکر اوتھے پر وہ جو انکھو سے دیکھا جنت کو شر ہوئی جو زندہ جاوید اپنی جان دیدیکر کیا کرتا ہوں تم سب کو سلام باوہر جگر چلون کرے بلا کو جلد قرضہ سی ادا ہو کر کہا تا ہوں تمہارا جاؤں شاہین کس پر چہر او قرض خواہوں سے میرے اقا مجھے اگر میرے شکلاشای میں کیجئے دیراب دم ہر</p>	<p>سلام اوپر جو زید و قیس عبد اللہ یکسا ہیں سلام اوپر جو عالم و غیب و عمر نامی تھے سلام اوپر جو سالم اور مولایف باری ہیں سلام اوس بدر و حجاج جعفر پر و زنجار سلام اوس بن حجاج جبری پر یوم یقینی میں سلام اوپر جو عمار و عمر مجمع دلاور تھے سلام اوپر جو جذبا و زینریدیاہ سیما ہیں سلام اوپر جو جیلہ اور سالم اور اسلم ہیں سلام ابن سلیم و قاسم ابن حبیب اوپر سلام اوس عمر عبد اللہ پر جو مدنامی ہی سلام اوس حنظلہ اور عباس بن کثیرہ گوہر پر سلام اوپر شیبہ مالک و حاج دلاور ہیں سلام اوپر جرج و مرث نامی گرامی ہیں سلام اوس پہلوان پر عمر عبد اللہ خدیجی تھے سلام اوس ناصران شاہ پر جو نیک اطہر ہیں سلام اوس جاسیمان شاہ تشنہ کام پر میرا میرے ہاں باپ اور جان جگر تم پر فدا ہو کر خدا سے عرض ہے ہر دم ہی شاہ زمین میرے ہوئی کہ قرضہ لے دگر گون جالتاب اپنی منیت نہ لایاں بے یزت کرداد میں میرے زبان پر و زو شب کہتا ہوں نام پاک کو ضرور</p>
---	--

	تیارِ نختہ کتاب از مولف		
جلد سوم زر و منہ رضوان منقبت ہائے شاعران زمان از دل سر و شد ریاض جنان ۵۱۲		از عنایات خالق اکرم شدمرتب ز فیض چار و دہتن سال تاریخ جہتم از ہالفت	
تیارِ نختہ کتاب از جناب مثنوی سید عباس علی صاحب عالی			
ختم ترتیب سی ہوی جہدم رکھا کاغذ دوات اور مسلم ابر مدد رار بحر بار کرم پاد		تیسری جلد روضہ رضوان تب ہوی فخر سال عالی کو لکھد یا مہلات مین فوراً نقر زینہ جناب مثنوی میر عباس علی صاحب شخلص بعالی موعظت	
	تیارِ نختہ طبع		
کنہ میں جس کے عقل ہاری ہے بی ستون قائم آسمان کو کیا آسمان کو فروغ انجم سے افندی انلی آفتاب کو دی لائق منصب رسالت کے تاج سر پر رکھی شفاعت کے شان میں اتلی آیا ہے لولاک تا قیامت رہے گا دین انجما		لائق حمد ذات باری ہے خالق اک کن سے دو جہان کو کیا دی ہے زینت زمین کو مردم سے ضد کو اکب کو باہتاب کو دی منتخب کر کے نوع انسان سے سب کی احمد کو افسری بخشی ہی انہیں سے یہ خلقت انلاک ہی لقب ختم مرسلین اسکا	

اور بارہا میں جانشین انکے
 اول انکا علے والا ہے
 خویش بھی ہی اور ابن عم بھی ہے
 ہی خلیفہ بھی اور وہی بھی ہے
 اسکے رتبہ کو کیا کوئی جانے
 لافے منتظر شجاعت ہے
 اور سرزندہ اسکے گیارہ ہیں
 مرتبی میں یہ سب مساوی ہیں
 فاطمہ دخت رسول کبیر
 بس ہی ہیں چارہ معصوم
 بھیجا چاہئے درود و سلام
 جن کو انے نہیں محبت ہے
 باغ جنت محبت انکے ہے
 دل سے جو دوستدار حیدر ہیں
 کوئی بھائی نہیں جاناں کی شہی
 قلب جنکے ولایت ہیں جو شان
 ہیں او نہیں میں محمد اصغر ہے
 لب پہ رہتے ہی مدح آل رسول
 خود بھی گو فضل حق سے شاعر ہیں
 پر جو سنتی ہیں مدح کے اشعار
 زود گوئی میں زیر چرخ برین

جو قرابت میں ہیں قرین انکے
 جس کو خود مصطفیٰ بنی پالا ہے
 غمگسار نہان مسخ بھی ہے
 جانشین بھی ہے اور راجی بھی ہے
 یا حسد اجانی یا بنی جانے
 بل اتنی مخبر سخاوت ہے
 اسکے مل کر گنو تو بارہ ہیں
 امت مصطفیٰ کے ہادی ہیں
 جس پہ نازل ہی آتھ سیر
 جن کا ماح ہے خالق میوم
 انہیں ایک کو تا بروز قیام
 اوس لعین پر خدا کی لعنت ہے
 نار و نزع عداوت انکی ہے
 منقبت گوئی ال اطہر میں
 کام او انکی زبان کو مدح ہے
 رکھتے ہیں منقبت کو و در زبان
 و در رکھتے ہیں نفث و مدح علی
 جانتے ہیں غزل کو لغو مقبول
 نظم کے فن سے خوب ماہر ہیں
 غیر کہ بھی بلند معنی دار
 انکا اسوقت کوئی مثل نہیں

